یہودی خباثتیں

تحریر
عبداللہ التل

ترجمانی و تلخیص
سید سلمان حسینی ندوی



مکتبۃ الشباب العلمیۃ لکھنؤ

قسط : ۱

یہودی خباثتیں

﴿ تحریر : فلسطینی مفکر عبداللہ التل ، ترجمہ وتلخیص : مولانا سیّد سلمان حسینی ندوی ﴾

یہودیوں کا شیطانی مذہب اور مسخ شدہ طبعیت :

یہودیوں نے اپنی نام نہاد ''توراۃ'' کی مجرمانہ تعلیمات، مکروفریب، غداری اور خوں ریزی پر ہی اکتفاء نہ کیا بلکہ اُن کے ''ربیوں، حاخاموں''، صوفیوں اور مولویوں نے توراۃ کی من مانی تفسیر کا طومار باندھ دیا۔ اُنہوں نے اپنے جرائم، بدکاریوں اور گناہ گاریوں کی سندیں ''توراۃ'' سے پیش کرنے میں ذرا بھی جھجک اور شرم نہ محسوس کی۔ توراۃ کی یہ تفسیر سب سے پہلے ''حاخام'' یوحناس نے ۱۵۰ء میں ''مشنا'' نامی کتاب میں جمع کی۔ پھر ''مشنا'' کی شروح تیار ہونا شروع ہو گئیں فلسطین اور بابُل میں بڑے بڑے یہودیوں مفتیوں اور عالموں نے ''مشنا'' کی بہت سی شروحات لکھیں جن کے مجموعہ کو ''جامارہ'' کہا گیا۔

''مشنا'' اور ''جامارہ'' جو توراۃ کی شروح در شروح ہیں۔ تلمود کا ڈھانچہ تیار کرتی ہیں۔ تلمود کے معنی ''یہودی مذہب اور روایات کی تعلیم'' کے ہیں۔

یہ تمام شروح وحواشی دو بنیادی سرچشموں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایک ''یروشلم کی تلمود'' جو ۲۳۰ء میں فلسطین میں موجود تھی۔ دوسری ''بابُل کی تلمود'' جو ۵۰۰ء میں موجود تھی۔ [1]

اُنیسویں صدی میں جو تلمود شائع کی گئی، اُس میں متعدد مقامات پر بیاض چھوڑ دیا گیا ہے اور حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم پر سب وشتم اور طعن وتشنیع کے الفاظ وہاں سے حذف کر دیے گئے ہیں حالانکہ تلمود کے پچھلے سارے ایڈیشن عیسائیوں کی مذمت اور حضرت عیسیٰ اور مریم (علیہما السلام) پر سب وشتم سے بھرے پڑے ہیں۔ تلمود انہیں اور دیگر اقوام کو ''گوییم'' (مشرک، جاہل اور غیر) کہتی ہے۔ تلمود کے تین ایڈیشن مشہور ہیں۔ امسٹرڈام کا ایڈیشن ۱۶۴۴ء ، براگ کا ایڈیشن ۱۸۳۹ء اور فارسوفیا کا ایڈیشن ۱۸۶۳ء۔

---

[1] دیکھئے : الکنز المرصود فی قواعد التلمود از ڈاکٹر یوسف نصر اللہ۔ معارف پریس مصر ۱۸۹۹ء یہ ڈاکٹر روہلنگ کی کتاب کا عربی ترجمہ ہے۔

''تلمود'' یہودیوں کے ہاں بڑی مقدس کتاب ہے۔ توراۃ سے بھی زیادہ اِس کی اہمیت تسلیم کی جاتی ہے۔ اُن کا عقیدہ ہے کہ اگر اِن کے ''حاخاموں'' (عالموں) کے ملفوظات کی کوئی بے حرمتی کرے تو وہ سزائے موت کا مستحق ہے بلکہ اُن کے ہاں یہ جائز نہیں ہے کہ کوئی یہودی صرف توراۃ پر اکتفاء کرے۔ اسے تلمود کی روشنی میں ہی توراۃ کو سمجھنا ہے۔

''کرافٹ'' نامی یہودی کتاب میں جو ۱۵۹۰ء میں شائع ہوئی تھی، تحریر ہے :

''جاننا چاہیے کہ ''حاخاموں'' کے ملفوظات، انبیاء کے ملفوظات و اقوال سے زیادہ افضل ہیں''۔

ان کے ایک عالم کا کہنا ہے :

''حاخاموں کا خوف، اللہ کا خوف ہے۔''

ایک اور شارح کہتے ہیں :

''جو شخص ''مشنا'' اور ''جامارہ'' کے بغیر توراۃ پڑھے وہ ملحد ہے۔

تلمود کے صفحہ ۴۷ پر یہ الفاظ ہیں :

''حاخاموں کی تعلیمات میں ردّ و بدل اور اُن کی خلاف ورزی ناممکن ہے خواہ اللہ کا حکم ہی کیوں نہ ہو۔ اللہ اور یہودی عالموں کے درمیان ایک مسئلہ میں سخت اختلاف ہوا پھر ایک ''حاخام'' سے رجوع کیا گیا جس نے اللہ کی غلطی کا (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) فیصلہ (نقل کفر کفر نہ باشد) کیا''۔ [۲]

تو آیئے دیکھیں کہ ''حاخاموں'' کی آخر وہ کیا تعلیمات ہیں جو اِس قدر مقدس ہیں۔

تعلیمات و ہدایات تلمود :

۱۔ ''دن کے بارہ گھنٹے ہوتے ہیں۔ ابتدائی تین گھنٹوں میں اللہ شریعت کا مطالعہ کرتا ہے۔ دوسرے گھنٹوں میں حکمرانی کرتا ہے۔ تیسرے تین گھنٹوں میں عالَم کو کھلاتا پلاتا ہے اور آخری تین گھنٹوں میں مچھلیوں کے بادشاہ کے ساتھ کھیلتا ہے۔''

[۲] دیکھئے : الکنز المرصود فی قواعد التلمود از ڈاکٹر یوسف نصر اللہ۔ معارف پریس مصر ۱۸۹۹ء

''ہیکل سلیمانی کی ویرانی کے فیصلہ کی غلطی کو اللہ نے تسلیم کرلیا اور وہ رونے اور چلانے لگا اور کہنے لگا میری تباہی ہو کہ میں نے اپنے گھر کی ویرانی، ہیکل کو جلانے اور اپنی اولاد کے لُٹنے پٹنے کا اعلان کر دیا''۔

یہودیوں کو اِس حرمان نصیبی کی حالت میں چھوڑنے پر اللہ پشیمان ہوتا ہے۔ وہ اپنے چہرہ کو زدوکوب کرتا ہے اور روزانہ روتا ہے۔ اُس کی آنکھوں سے دو آنسو سمندر میں گرتے ہیں تو اِن کا شور دُنیا کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک سنا جاتا ہے اور طوفان آتا ہے اور زمین ہچکولے لیتی ہے اور زلزلے آجاتے ہیں۔ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

۲۔ بعض شیطان آدم کی اولاد ہیں۔ آدم کا ایک شیطان خاتون ''لیلیت'' سے ۱۳۰ سال تعلق رہا۔ اِس سے بہت سے شیطان پیدا ہوئے۔ اس دوران حواء کا بھی شیطانوں سے تعلق رہا اور اُن کی اولاد بھی شیطان ہوئی۔ (نقل کفر کفر نہ باشد)

۳۔ یہودیوں کی رُوحیں تمام جانداروں کی رُوحوں سے ممتاز ہیں۔ وہ اللہ کا جزو ہیں جیسا کہ بیٹا، باپ کا جزو ہوتا ہے۔ دیگر انسانوں کی رُوحیں شیطانی ہیں اور حیوانوں کی رُوحوں سے مشابہ ہیں۔ (اس شیطنت سے اللہ کی پناہ)۔

۴۔ جنت صرف یہودیوں کا حق ہے۔ جہنم عیسائیوں، مسلمانوں اور تمام منکروں کے لیے ہے۔ یہودیوں کے مسیح اُسی وقت آئیں گے جب شر پسندوں کی حکومت ختم ہو جائے گی۔ مسیح کی آمد پر زمین سے نعمتیں اُبلیں گی اور ہر یہودی کے دو ہزار آٹھ سو غلام ہوں گے۔

۵۔ ہر یہودی کو اِس کی کوشش کرنی چاہیے کہ دُنیا کی دیگر قوموں کی حکومت باقی نہ رہے تاکہ صرف یہودیوں کا غلبہ ہو اور یہودیوں کے غلبہ و اقتدار سے پہلے زبردست جنگ ہوگی جس میں دُنیا کی دو تہائی آبادی ہلاک ہو جائے گی۔ سات سال تک یہودی اُن ہتھیاروں کو جلاتے رہیں گے جو انہیں مال غنیمت میں ملے ہوں گے۔ اُس وقت یہودیوں کے دُشمنوں کے دانت بائیس گز نکلے ہوں گے۔

۶۔ عیسائی کو ہلاک کرنا ضروری ہے۔ عیسائی کے ساتھ عہد و پیمان کی کوئی حیثیت نہیں یہ دینی فریضہ ہے کہ یہودی تین مرتبہ مذہب کے بڑوں اور دیگر تمام دُشمنوں پر لعنت بھیجے۔

عیسیٰ (نعوذ باللہ) جہنم کے سخت عذاب میں ہے۔ اُس کی ماں مریم ''باندار'' نامی فوجی سے ملوث

ہوئی (خدا اِن مجرموں کو غارت کرے) اور عیسیٰ پیدا ہوا۔ عیسائی کلیسا کوڑا گھر کی مانند ہیں اور اُن میں تقریر کرنے والے بھونکنے والے کُتے ہیں۔

۷۔ اسرائیلی خدا کے نزدیک فرشتوں سے افضل ہے۔ اگر کوئی غیر اسرائیلی کو مارتا ہے تو وہ خدا کی عزت پر حملہ آور ہوتا ہے اور مستحق سزائے موت ہے۔ اگر یہودی نہ ہوتے تو زمین میں برکت نہ ہوتی۔ یہودی اور دیگر لوگوں میں فرق ایسا ہی ہے جیسا کہ انسان اور حیوان میں۔ دوسرے لوگ کُتے ہیں۔ مقدس تہوار نہ کتوں کے لیے ہیں نہ غیروں کے لیے۔ غیروں کو کھلانے سے کتوں کو کھلانا افضل ہے۔ جو یہودی نہیں وہ گدھا ہے۔ تمام اقوام جانوروں کے باڑوں کی طرح ہیں۔ یہودی مذہب سے نکلنے والا نجس خنزیر ہے۔ اُس کو اللہ نے انسانی شکل میں یہودیوں کی خدمت کے لیے پیدا کیا ہے۔

عیسیٰ نے یہودی مذہب سے اِرتداد اختیار کیا اور بت پرستی کی اور جو عیسائی، یہودی نہ بنے وہ بُت پرست اور دُشمن خدا ہے۔

یہ اِنصاف نہیں ہے کہ انسان اپنے دُشمنوں پر رحم کرے۔ یہودی کو حق ہے کہ کافروں کو دھوکہ دے۔ اِسے کافر کو سلام نہیں کرنا چاہیے۔ ہاں برسبیل مذاق واستہزاء سلام کرسکتا ہے۔

۸۔ دُنیا یہودیوں کی مِلک ہے۔ انہیں ہر چیز پر تسلط کا حق حاصل ہے۔ غیر یہودی کی چوری جائز ہے۔ جب دوسروں کی زندگی یہودیوں کی ملکیت ہے تو مال کیوں نہ ہوگا؟

۹۔ غیر یہودی نیک آدمی کو بھی مار دینا چاہیے۔ کسی دوسرے کی مدد کرنا اور اُسے بچانا جائز نہیں ہے۔ کافر کو مار کر یہودی کو خدا کا تقرب حاصل کرنا چاہیے۔ عیسائیوں کو قتل کرنا موجب ثواب ہے، اگر انہیں قتل نہ کرسکے تو کسی نہ کسی طرح اُن کے قتل کی ترکیب کرے۔ یہودیوں کو غیر یہودی عورتوں کی آبرو لوٹنے کی اجازت ہے۔ دوسرے مذہب کی عورتیں مثل جانور کے ہیں۔ یہودی کو کسی سے بھی اپنی شہوت پوری کرنے کی اجازت ہے۔ اس کی بیوی کو اعتراض کا حق نہیں ہے۔

۱۰۔ یہودی کو دوسروں کے ساتھ معاملات میں جھوٹ بولنے، دھوکہ دینے کی اجازت ہے۔

۱۱۔ ہم خدا کے منتخب کردہ ہیں۔ دُنیا کی قومیں ہماری خدمت کے لیے پیدا کی گئی ہیں۔ (جاری ہے)

قسط : ۲

یہودی خباثتیں

﴿ تحریر : فلسطینی مفکر عبداللہ التل ، ترجمہ و تلخیص : مولانا سیّد سلمان حسینی ندوی ﴾

یہودیوں کی خونخواری :

یہودیوں کا ایک دینی و مذہبی رواج ہے جس کی تفصیلات رونگٹے کھڑے کردینے والی ہیں۔ وہ ہر سال اپنے ایسٹر (Easter) تہوار کے موقع پر کسی بھی غیر یہودی بچہ، جوان یا کسی بھی شخص کو مار کر اُس کا تازہ خون نکال کر تہوار کی روٹی تیار کرنے کے لیے آٹا اُس سے گوندھتے ہیں اور اُسے کھا کر تہوار مناتے ہیں۔

آپ اِس کو سن کر حیران و ششدر ہو جائیں گے لیکن یہ ایک تاریخی اور ثابت شدہ حقیقت ہے اور اِسی مجرمانہ عادت کے انکشاف کی بناء پر مختلف دَوروں میں اِن کو یورپ اور ایشیاء کے ملکوں سے بڑی نفرت اور بے دردی سے نکالا گیا۔ وہ اِس سلسلہ میں اپنے جس قانون پر عمل کرتے ہیں، اُسے ''اکسوتاریک'' (EKSOTERIK) کہا جاتا ہے اور کچھ اعمال سحر اور شعبدہ بازی سے متعلق ہیں، اُسے ''اسوتاریک'' (ESOTERIK) کہتے ہیں۔ انہیں خود اِس کا اعتراف ہے۔

قدیم زمانہ سے یہودی جادوگر اور شعبدہ باز اپنے مذہبی مراسم اور سفلی عملیات کے لیے انسانی خون استعمال کرتے رہے ہیں۔ اِس کا ذکر تورات میں بھی موجود ہے۔ سفر اشعیاء اصحاح ۵۷ میں ہے :

> ''اے جادوگرنی کی اولاد، فاسق اور زانی عورت کی ذریت، اِدھر آؤ۔ تم کس کا مذاق اُڑاتے ہو، کس کے سامنے منہ کھولتے ہو اور زبان نکالتے ہو، تم گناہ زادے ہو، جھوٹ و فریب کی نسل ہو۔ ہر سر سبز درخت کے نیچے تم بتوں کی طرف لپکتے ہو وادیوں میں اور قلعوں کے دروازوں پر بچوں کو قتل کرتے ہو۔''

یہودی مؤرخ ''برنارڈ لازار'' (BERNARD LAZARE) نے اپنی کتاب ''سامی مخالف''(L'ANTISEMITISME) میں لکھا ہے کہ بچوں کو ذبح کرنے کی عادت یہودی جادوگروں نے بچوں کا خون استعمال کرنے کے لیے شروع کی۔ وہ کہتا ہے :

''انسانی خون کے واقعات، قوم میں معروف ہیں۔ یہ قصہ کہانی نہیں ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ یہودی نوجوان جادو اور شعبدہ سے بڑی دلچسپی رکھتے ہیں۔ تلمود میں جادو اور شیطانوں کا تذکرہ بڑے پُر اسرار انداز میں کیا گیا ہے۔ یہ بات اُن کے ہاں بالکل طبعی ہے کہ مذہبی رسومات میں خون کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اِس کا امکان ہے کہ یہودی جادوگروں نے غیر یہودی بچوں کو اُن کے خون کا استعمال کرنے کے لیے ذبح کیا ہو، یہ واقعات اِسی بنیاد پر مبنی ہیں۔'' [1]

کیتو (KITTO) اپنی کتاب ''مجموعہ کتاب مقدس'' اشاعت ۱۸۹۵ء میں لکھتا ہے :

''اُن کی محرابیں خون سے لت پت ہیں جو عہدِ ابراہیمی سے مملکتِ اسرائیل و یہودا کے دَور تک بہائے گئے۔''

ڈورسن (G.A.DORSEN) اپنی کتاب ''تہذیب'' (CIVILIZATION) میں لکھتا ہے :

''شہر قدس میں اُن کے عبادت خانے بڑے مہیب اور خوفناک ہیں۔ ہندو جادوگروں سے بھی بڑھ کر، یہی وہ جگہیں ہیں جہاں انسان بھینٹ چڑھائے جاتے ہیں''۔

یہودی انسائیکلو پیڈیا جلد ۸ ص : ۶۵۳، اشاعت ۱۹۰۴ء میں لکھا گیا ہے :

''حکماء نے جو بنیاد فراہم کی ہے وہ انسانی قربانیوں کی ہے۔ جو خدا ''یہوہ'' ''انسانوں کے بادشاہ'' کی خدمت میں پیش کی جاتی ہیں اور جو یہودی بادشاہت کے آخری دَور سے شروع ہوئیں۔ [2]

جرمن ڈاکٹر اَریک بیسکوف نے (Dr.ERICH BISCHOFF) جو یہودی تعلیمات و قوانین کے مطالعہ و تحقیق کے اسپیشلسٹ ہیں۔ ایک یہودی مصنف کی کتاب THKUME ZOHAR سے نقل کیا ہے :

''دین و مذہب کا یہ حکم ہے کہ غیروں کو قتل کیا جائے۔ اُن کے اور جانوروں کے درمیان

---

[1] سوئیوں والی ٹنکی (ایولی فیچی) از جنرل جواد رِفعت اتیل خان، استنبول ۱۹۵۸ء۔ ترجمہ از مجاہد فاروق حمود [2] ایضاً

فرق نہیں ہے۔ یہ قتل شرعی طریقہ پر ہونا چاہیے۔ جو لوگ یہودی مذہب اور یہودی قانون کو نہیں مانتے اُنہیں خدائے اعظم کے حضور بھینٹ چڑھا دینا چاہیے۔'' [۱]

سر رچرڈ برٹن (Sir Richard Burton) جنہوں نے (تلمود اور غیر یہودیوں کے بارے میں اس کا موقف) کے موضوع پر اپنا حاصل مطالعہ اپنی کتاب (یہودی، روشنی اور اسلام) میں پیش کیا ہے۔اس کتاب کے ایڈیشن ۱۸۹۸ء میں صفحہ ۷۳ پر لکھتے ہیں :

''یہودی عقائد کا مرکزی نکتہ یہ ہے کہ غیر یہودی درندہ صفت جانور ہیں۔ اِن کے حقوق کھیتوں میں چرنے والے جانوروں سے زیادہ نہیں ہیں''۔ [۲]

یہی مصنف صفحہ ۸۱ پر لکھتا ہے :

''تلمود کہتی ہے کہ ہمارے ہاں خدا کو راضی کرنے کے دو موقعے خون بہانے کے ہیں۔ ایک موقع انسانی خون کی گُندھی ہوئی روٹیوں کی عید کا موقع، دوسرا ہمارے بچوں کے ختنہ کا موقع۔''

یہودیوں کے ہاں دو تہوار ایسے ہیں جن میں انسانی خون میں گُندھے ہوئے آٹے کی روٹی کھائی جاتی ہے :

۱۔ پوریم تہوار (PURIM) دوسرا فصح تہوار (PASSOVER) پہلا تہوار ہر سال مارچ میں ہوتا ہے۔ دوسرا تہوار عیسائیوں کے EASTER تہوار کے موقع پر اپریل میں ہوتا ہے۔ [۳]

''پوریم'' تہوار میں بالغ جوانوں کو بھینٹ چڑھایا جاتا ہے۔ قربان شدہ جوان کا خون لے کر اُس سے تہوار کی روٹی پکتی ہے اور بقیہ خون اگلے سال کے لیے سُکھا کر رکھ لیا جاتا ہے اور فصح تہوار میں وہ بچے بھینٹ

---

[۱] یہودیوں کا رواج قتل از آرنلڈ لیز لندن ۱۹۳۸ء [۲] یہودیوں کا رواج قتل از آرنلڈ لیز لندن ۱۹۳۸ء۔

[۳] پوریم تہوار توراۃ میں مذکور ''استیر'' نامی حسین خاتون کی طرف منسوب ہے۔ اُس نے شاہ ایران کو اِس پر آمادہ کیا تھا کہ وہ یہودیوں کو اِس کی اجازت دے کہ وہ اُس کے وزیر ہامان کو ماریں کیونکہ وہ یہودیوں کو مارنا چاہتا تھا، پھر انہوں نے ہامان اور اُس کی قوم کے ہزاروں مردوں، عورتوں اور بچوں کو مارا۔ یہودی اِس تہوار میں اُس خاتون ''استیر'' اور ایرانیوں کے خلاف اپنے قتل عام کو یاد کرتے ہیں۔

چڑھائے جاتے ہیں جن کی عمر دس سال سے زیادہ نہ ہو۔

انسانی خون لینے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک لمبی ٹنکی قربانی کے قد کے برابر ہوتی ہے اور اُس کے اندر نیچے سے اُوپر تک سوئیاں لگی ہوتی ہیں۔ قربانی یعنی کسی جوان یا بچہ کو اُس ٹنکی میں کھڑا کر کے جسم میں سوئیاں چبھو دی جاتی ہیں۔ سوئیوں کے ذریعہ سے یہ خون ٹنکی کے نچلے حصہ میں پہنچتا ہے اور نیچے ایک ٹب میں جمع ہوتا ہے۔ اِس جوان یا بچہ پر اِس مجرمانہ عمل کے دوران تہوار منانے والے خونخوار خوش ہوتے ہیں اور تہوار کی رنگ رلیاں مناتے ہیں۔ [1] یا کبھی جانور کی طرح اِس ''قربانی'' کو ذبح کر دیا جاتا ہے اور کسی برتن میں خون لے لیا جاتا ہے یا انسانی بھینٹ کی رگیں متعدد مقامات سے کاٹ دی جاتی ہیں۔ خون فوارے کی طرح نکلتا ہے، اُسے کسی برتن میں اکٹھا کر لیا جاتا ہے اور پھر اُسے ''حاخام'' پادری کو دیا جاتا ہے جو خون کے پیاسے یہودی خدا ''یہوہ'' کی رضامندی کے لیے اِس انسانی خون میں گُندھی ہوئی مقدس روٹی تیار کرتا ہے۔ یہودیوں کا یہ تہوار اِس کے بغیر مکمل ہی نہیں ہوتا۔ شروع میں اِسی مقصد کے لیے یہودی کسی عیسائی لڑکے کا خون لیتے تھے کیونکہ وہ اُن کے نزدیک سب سے زیادہ قابلِ نفرت اور بڑے دُشمن تھے۔

مصنف دزرائیلی نے اپنی کتاب **Bentink 1857 Life Of Lord George** میں اِس کے بارے میں لکھا ہے :

> ''خدا کی یہ قوم ملحد کافروں سے تعاون کرتی ہے۔ مال جمع کرنے کے ماہر کمیونسٹوں سے معاہدے کرتی ہے۔ یہ منتخب قوم یورپ کے گرے پڑے انسانوں سے مصافحہ کرتی ہے اور یہ سب وہ ''مسیحیت'' کو تباہ کرنے کے لیے کرتی ہے''۔

بعد کے دَور میں یہ کینہ پرور، مجرم، خونخوار بھیڑیئے اسلام اور مسلمانوں کو بھی اپنا نشانہ بنانے لگے۔ (جاری ہے)

---

[1] سوئیوں والی ٹنکی (ایولی فیجی) از جنرل جواد رِفعت اتیل خان استنبول ۱۹۵۸ء۔ ترجمہ از مجاہد فاروق حمود

قسط : ۳

یہودی خباثتیں

﴿ تحریر : فلسطینی مفکر عبداللہ التل ، ترجمہ وتلخیص : مولانا سیّد سلمان حسینی ندوی ﴾

انسانی خون لینے کی اہم وَارداتیں :

یہودیوں کے غیر یہودیوں کو ذبح کرنے کے جتنے واقعات ہیں وہ ریکارڈ میں نہیں آسکے۔ کیونکہ یہ کارروائیاں نہایت رازداری کے ساتھ انجام دی جاتی رہیں۔ اکثر ملکوں کے ذمّہ داروں کا تو اِدھر ذہن بھی نہیں گیا۔ بے شمار مفقود بچوں کا کچھ اَتہ پتہ نہ لگ سکا اور یہ سمجھ لیا گیا کہ عام مافیا گروہوں کی یہ کارستانیاں ہیں۔

برطانوی مجاہد اور جرأت مند صاحب قلم ''آرنلڈ لیز'' نے پہلی مرتبہ اپنی ایک کتاب کے ذریعہ یہودیوں کے اِن مجرمانہ واقعات اور خونچکاں حادثات پر سے پردہ ہٹایا۔ اُن کی کتاب Jewish Ritual Murder اشاعت ۱۹۳۸ء نے تاریخی تسلسل کے ساتھ اُن واقعات کو ریکارڈ کر کے دُنیا کو حیران کر دیا۔ چند واقعات درج ذیل ہیں :

بتاریخ ۱۱۴۴ء نوروچ Norwich برطانیہ میں :

ایک ۱۲ سالہ بچے کی لاش ایک درخت کے نیچے پائی گئی جس کا خون مختلف جگہوں پر کچو کے لگا کر نکالا گیا تھا۔ یہ واقعہ یہودیوں کے تہوار کے موقع پر پیش آیا تھا۔ اِس کیس میں شہر کے میئر نے رشوت لے کر یہودیوں کو مقدمہ سے بچا لیا اور اُس بچہ کو جسے بھینٹ چڑھایا گیا ''سینٹ ولیم'' کا نام دیا گیا۔

بتاریخ ۱۱۶۰ء Gloucester برطانیہ میں :

''ہارولڈ'' نامی ایک بچہ کی لاش ملی جس کے جسم کے اُن مقامات پر جن کو سولی دینے کے لیے نشانہ ظلم بنایا جاتا ہے، زخمی کر کے خون نکالا گیا تھا۔

بتاریخ ۱۱۷۱ء Blois فرانس میں :

یہودیوں کے تہوار کے موقع پر ایک عیسائی بچہ کی لاش نہر میں پڑی ملی جس کا خون مذہبی رسوم کی

ادائیگی کے لیے نکالا گیا تھا۔ چند یہودی مجرموں کا یہ جرم ثابت ہو گیا اور اُنہیں موت کی سزا دی گئی۔

بتاریخ ۱۱۷۹ء Pontoise فرانس میں :

''رچرڈ'' نامی ایک بچہ کا خون جسم کے آخری قطرہ تک نکال لیا گیا پھر پیرس کے کلیسائے شہداء میں اُس کی لاش لے جائی گئی اور اسے SAINT (مقدس) کا لقب دے دیا گیا۔

بتاریخ ۱۱۸۱ء Burgest Edmunds برطانیہ میں :

یہودی تہوار کے لیے ایک بچہ کا خون نکالا گیا اور اُس کی لاش کو معصوم شہداء کے پہلو میں شہر کے معروف گرجا میں دفن کر دیا گیا۔

بتاریخ ۱۱۹۲ء Winchester برطانیہ میں :

ایک بچہ کی لاش ملی جس کو یہودی تہوار کے لیے سولی دی گئی تھی۔

بتاریخ ۱۱۹۲ء Braine فرانس میں :

ایک عیسائی نوجوان کو چوری کے الزام میں ''کونٹس آف ڈرو'' نے یہودیوں کے ہاتھ فروخت کردیا۔ یہودیوں نے اُس کو ذبح کر کے اُس کا خون لے لیا۔ بادشاہ فیلیپ نے اِس مقدمہ کی کارروائی خود انجام دی اور یہودی مجرموں کو زندہ جلوا دینے کا حکم جاری کیا۔

بتاریخ ۱۲۳۲ء Winchester برطانیہ میں :

ایک سولی زدہ عیسائی بچہ کی لاش ملی جس کو مذہبی رسم کے لیے مارا گیا تھا، اِس واقعہ کا تذکرہ متعدد تاریخی کتابوں میں پایا جاتا ہے۔

بتاریخ ۱۲۳۵ء Norwich برطانیہ میں :

یہودیوں نے ایک بچہ کو چرالیا اور اُس کو ذبح کرنے کی تیاری کرنے لگے، ذبح کرنے سے پہلے جس وقت وہ اُس کا ختنہ کر رہے تھے، سنگدل مجرم گرفتار کر لیے گئے۔

بتاریخ ۱۲۳۵ء Fulda جرمنی میں :

پانچ بچوں کی لاشیں ملیں جنھیں ذبح کیا گیا تھا۔ یہودیوں نے اِعتراف کیا کہ اُنہوں نے بعض

اَمراض کے علاج اور طبی مقاصد کے لیے اِن کا خون لیا تھا جس کے بعد اُن کے خلاف سخت انتقامی کارروائی ہوئی اور بڑی تعداد میں یہودی قتل کیے گئے۔

بتاریخ ۱۲۴۴ء London برطانیہ میں :

سینٹ بنڈکٹ کے مقبرہ میں ایک بچہ کی لاش ملی جس کے جسم سے خون کا ایک ایک قطرہ نکالا جاچکا تھا۔

بتاریخ ۱۲۴۷ء Valreas برطانیہ میں :

دوسال کی عمر کے ایک بچہ کی لاش ملی جس کی گردن، قدم اور کلائی میں زخم دے کر اُس کا خون نکالا گیا تھا، یہودیوں نے اعترافِ جرم کیا کہ اُنہوں نے ضرورت کے تحت ایسا کیا اور یہ نہیں بتایا کہ وہ اِس کو مذہبی مراسم میں کس طرح استعمال کرتے ہیں۔ ''پوپ سینٹ انو چہارم'' کا کہنا ہے کہ اِس کیس میں تین یہودیوں کو سزائے موت ہوئی۔ یہودی انسائیکلوپیڈیا جلد۳ صفحہ ۲۶۱ پر اِس کا تذکرہ ہے کہ اُن کے اعترافِ جرم کے بعد اُن کو سزائے موت دی گئی۔

بتاریخ ۱۲۵۰ء Saragossa اسپین میں :

ایک سولی زدہ بچہ کی لاش ملی جس کا خون نکالا گیا تھا، کلیسا نے اِس کو سینٹ (Saint) قرار دیا۔

بتاریخ ۱۲۵۵ء Linkoln برطانیہ میں :

یہودیوں نے اپنے تہوار کے موقع پر ایک عیسائی بچہ کو جس کا نام Hogh تھا اغوا کیا، اُس کو تکلیف دے کر خون نکال کر سولی پر چڑھایا۔ اُس کے والد کو اپنے بچہ کی لاش Joppin نامی ایک یہودی کے مکان کے پاس ایک کنویں میں ملی۔ دورانِ تحقیق اُس یہودی نے اپنے ساتھیوں کے نام بتانے کے ساتھ اعترافِ جرم کیا۔ ۹۱ یہودیوں پر مقدمہ قائم ہوا اور ۱۸ یہودیوں کو سزائے موت دی گئی۔ بادشاہ ہنری سوم نے اُس گواہ کو معاف کرنے کی درخواست رَد کر دی اور اُسے بھی سزائے موت دی گئی۔ پھر کلیسا نے اُس معصوم بچہ کا اعزاز کرتے ہوئے اور اُس کو شہیدوں میں شمار کرتے ہوئے لنکن کیتھڈرل میں اُس کو دفن کروایا۔

بتاریخ ۱۲۵۷ء London برطانیہ میں :

ایک بچہ کی لاش ملی جس کی گردن اور کلائی میں زخم دے کر اُس کا خون نکالا گیا تھا۔

بتاریخ ۱۲۶۱ء Baden جرمنی میں :

ایک بوڑھی عورت نے ایک سات سالہ بچی کو یہودیوں کے ہاتھ بیچ دیا، جنہوں نے اُس کا خون نکال کر اُسے دریا میں پھینک دیا۔ اُس بڑھیا کو اُس کی بیٹی کی گواہی کی بنیاد پر گرفتار کیا گیا۔ کئی یہودیوں کو سزائے موت دی گئی۔ دو یہودیوں نے خودکشی کر لی۔ بچی کو ''سینٹ'' کا لقب دیا گیا۔

بتاریخ ۱۲۷۶ء London برطانیہ میں :

ایک بچہ کی لاش ملی جس کے جسم سے فنکارانہ طریقہ پر ہر قطرۂ خون نکالا جا چکا تھا۔

بتاریخ ۱۲۷۹ء Northomton برطانیہ میں :

ایک بچہ کی لاش پائی گئی جس کا خون نکالا گیا تھا۔ یہودیوں پر مقدمہ دائر ہوا اور پچاس مجرم یہودیوں کو گھوڑوں کی دُموں سے باندھ کر گھسیٹا گیا، پھر سولی دی گئی۔

بتاریخ ۱۲۸۶ء Oberwesel جرمنی میں :

یہودیوں نے اپنے تہوار کے لیے ایک عیسائی بچہ کو جس کا نام Werner تھا، تین دن تک اَذیتیں دیں پھر اُسے اُلٹا لٹکا کر اُس کا خون نکالا گیا۔ لاش دریا میں ملی، بچہ کو ''سینٹ'' قرار دیا گیا اور اُس کی موت کی تاریخ ۱۹/اپریل کو اِس گھناؤنے جرم میں یاد کیا جانے لگا۔

بتاریخ ۱۲۸۷ء Berne سویزرلینڈ میں :

یہودیوں نے ''اُوڈلف'' نامی ایک بچہ کو اپنے تہوار میں Matler نامی ایک مالدار یہودی کے گھر میں ذبح کیا۔ بعد میں یہودیوں کو اعترافِ جرم کرنا پڑا اور اُن کی ایک بڑی تعداد کو سزائے موت دی گئی۔ بچہ کو ''سینٹ'' بنا دیا گیا اور شہر میں ایک اسٹیچو نصب کیا گیا جس میں دِکھایا گیا کہ ایک یہودی ایک چھوٹے بچہ کو کھا رہا ہے۔ یہ اسٹیچو یہودیوں کے محلّہ میں اُن کے بدترین جرائم کی یاد میں لگایا گیا۔

بتاریخ ۱۲۸۸ء Troyes فرانس میں :

یہودی مذہبی مراسم کے طریقہ پر ایک بچہ کو ذبح کیا گیا۔ یہودیوں پر مقدمہ چلا اور ۱۳/ یہودیوں کو زندہ جلا کر مارا گیا۔ دیکھئے یہودی انسائیکلوپیڈیا جلد۱۲ صفحہ ۲۶۷۔

بتاریخ ۱۲۹۰ء Oxford میں :

یہودیوں نے ۲۱ر جنوری کو ایک عیسائی بچہ کو ذبح کر کے خون نکالا۔ جرم کا ثبوت فراہم ہونے پر بادشاہ ایڈوَرڈ اَوّل نے واقعہ کے ایک مہینہ کے بعد پورے برطانیہ سے یہودی مجرموں کے اِنخلاء کا حکم دیا۔ اِس واقعہ نے انگریزوں کا پیمانہ صبر چھلکا دیا اور انہوں نے بالکلیہ یہودیوں سے گلوخلاصی کا فیصلہ کیا۔

بتاریخ ۱۴۶۳ء Innsbruck آسٹریلیا میں :

Andreas نامی ایک بچہ کو یہودیوں کے ہاتھوں بیچا گیا جس کو اُنہوں نے جنگل میں ایک چٹان پر ذبح کیا اور اُس کا خون استعمال کیا۔ جرم ثابت ہو گیا لیکن یہودی بھاگنے میں کامیاب ہو گئے اور مقدمہ نہیں چل سکا۔

بتاریخ ۱۴۶۸ء Segovia اسپین میں :

ایک عیسائی بچہ کا خون نکال کر یہودیوں نے اُسے سولی پر چڑھا دیا۔ عدالت میں جرم ثابت ہوا اور متعدد یہودیوں کو موت کی سزا ہوئی۔

بتاریخ ۱۴۷۵ء Trent اٹلی میں :

سیمون نامی ایک تین سالہ بچہ غائب ہو گیا۔ جب یہودیوں پر الزام لگنے لگا تو اُنہوں نے ایک تالاب سے اُس کی لاش نکال کر دکھائی تاکہ یہ ثابت ہو جائے کہ یہ ڈوب کر مر گیا لیکن تحقیقات سے یہ ثابت ہو گیا کہ اُس بچہ کی گردن، کلائی اور پیروں میں زخم لگا کر اور اُس کا خون نکال کر اُس کی لاش تالاب میں پھینکی گئی ہے۔ یہودیوں نے اپنے جرم کا اعتراف کیا اور اُس کا جواز یہ کہہ کر پیش کیا کہ اُنہیں اپنے مذہبی مراسم اور تہوار کی روٹی کے لیے اِس کی ضرورت تھی۔ اس جرم کی پاداش میں سات یہودیوں کو سزائے موت ہوئی اور سیمون کو ''سینٹ'' قرار دیا گیا۔

بتاریخ ۱۴۸۰ء Venice اٹلی میں :

یہودیوں نے Lorenziho نامی ایک بچہ کو ذبح کر کے اُس کا خون لیا۔ پوپ بنڈکٹ چہاردہم نے اُس کو ''سینٹ'' کا لقب عطا کیا۔

بتاریخ ۱۴۹۰ء اسپین میں :

Yuce نامی یہودی نے اِس شرط پر کہ اُسے معاف کردیا جائے، یہ اعتراف کیا کہ اُس نے اپنے شرکاء کار کے ساتھ مل کر ''کرسٹوفر'' نامی بچہ کو مذہبی مراسم کی خاطر خون لینے کے لیے ذبح کیا۔ اِس کیس میں آٹھ یہودیوں کوسزائے موت دی گئی اور بچہ کو''سینٹ'' قرار دیا گیا۔ اِنہیں جرائم کی بنیاد پر اسپین کے بادشاہ اور ملکہ نے ۱۴۹۲ء میں اسپین سے یہودیوں کی جلاوطنی کا فیصلہ کیا۔

بتاریخ ۱۴۹۴ء Tyranan ہنگری میں :

یہودیوں نے ایک بچہ کا خون لے کر اُسے سولی پر چڑھادیا۔ ایک بڑھیا نے اُن کے جرم کے بارے میں گواہی دی۔ مقدمہ کے دوران یہودیوں نے اِس کا اعتراف کیا کہ اُنہوں نے مزید چار بچوں کا خون اِسی طرح طبی مقاصد کے لیے حاصل کیا تھا۔

بتاریخ ۱۵۱۰ء Brandenburg جرمنی میں :

یہودیوں نے ایک بچہ کو خرید کر اُس کا خون نکالا۔ پھر سولی پر چڑھادیا۔ مقدمہ کے دوران اُنہوں نے اعترافِ جرم کیا اور ۴۱ ر یہودیوں کوسزائے موت دی گئی۔

بتاریخ ۱۶۰۳ء Verona اٹلی میں :

ایک بچہ کی لاش ملی جس کا خون بڑے فنکارانہ طریقہ پر نکالا گیا تھا، یہودیوں نے جج کو بڑی رشوت دے کر اپنی جان بخشی کرائی۔

بتاریخ ۱۶۷۰ء جرمنی میں :

ایک بچہ غائب ہوگیا جو اپنی ماں کے پیچھے پیچھے جارہا تھا۔ وہ کنویں سے پانی لینے جارہی تھی۔ جب یہودیوں پر شبہ ہوا تو اُنہوں نے یہ پروپیگنڈہ کیا کہ جنگلی راستہ میں بھیڑیا نے اُسے شکار کرلیا۔ تفتیش و تحقیق کے دوران جنگل میں بچہ کے جسم کے ٹکڑے ملے اور کپڑے صحیح سالم ملے جن پر خون کا دھبہ بھی نہیں تھا۔ یہ ثابت ہوگیا کہ جرم یہودیوں کا ہے اور شہر کے ایک باشندہ نے بتایا کہ اُس نے رفائیل لیوی نامی یہودی کو بچہ کو لے جاتے ہوئے دیکھا تھا۔ اُس یہودی کو گرفتار کیا گیا، اُس نے جرم کا اِقرار کرلیا اور عدالت نے اُس کوزندہ جلادینے کا حکم جاری کردیا۔ (جاری ہے)

قسط : ۴

یہودی خباثتیں

﴿ تحریر : فلسطینی مفکر عبداللہ التل ، ترجمہ وتلخیص : مولانا سیّد سلمان حسینی ندوی ﴾

یہودیوں کی خونخواری :

بتاریخ ۱۶۹۸ء Sandomir پولینڈ میں :

ایک یہودی کو ایک عیسائی بچہ کے خون لینے کے اِلزام میں سزائے موت ہوئی۔

بتاریخ ۱۷۴۸ء Dumagrod پولینڈ میں :

ایک بچہ کو خون لے کر مارنے کے جرم میں متعدد یہودیوں کو سزائے موت دی گئی۔

بتاریخ ۱۷۵۳ء Pavolochi پولینڈ میں :

Episcopal کی عدالت نے ایک بچہ کا خون لے کر مارنے کے جرم میں متعدد یہودیوں کو سزائے موت دی۔ اِسی سال تین سال کے ایک بچہ کے ساتھ اِسی جرم کے نتیجہ میں دیگر متعدد یہودی مارے گئے۔

بتاریخ ۱۸۲۳ء Valisob رُوس میں :

ڈھائی سال کا ایک بچہ یہودی تہوار کے موقع پر غائب ہوگیا۔ ایک ہفتہ کے بعد شہر کے قریب گندے پانی میں اُس کی لاش ملی۔ لاش کو دیکھا گیا تو تیز دھار والی کیلوں سے جسم کے مختلف حصوں کو زخمی کیا گیا تھا، جسم میں ایک قطرۂ خون بھی نہ چھوڑا گیا کیونکہ کپڑے پہنانے سے پہلے جسم کو دھویا گیا تھا۔ تین رُوسی عورتیں جنہوں نے جلد ہی یہودی مذہب اختیار کیا تھا اِس کا اقرار کیا کہ یہودیوں نے اِنہیں مقدس مذہبی مقاصد کے لیے بچہ کو اغوا کرنے پر آمادہ کیا تھا۔ اُنہوں نے تفتیش کمیٹی کے سامنے تفصیل سے بتایا کہ یہودیوں نے بچہ کو زندہ میز پر لٹا کر اُس کو تیز کیلوں سے کچوکے دینا شروع کیے اور وہ لطف لے رہے تھے۔ اُس کا خون بہنا شروع ہوا جس کو انہوں نے تین شیشیوں میں جمع کر کے مذہبی کارندوں کے حوالہ کر دیا۔ عدالت نے انہیں مجرم قرار دیا لیکن یہودیوں نے ہائی کورٹ کے ججوں کو رشوت دے کر اُلٹا گواہ عورتوں کو پھنسوا دیا اور انہیں جلاوطن کروا دیا۔

بتاریخ ۱۸۳۱ء St.PetersBurg بروسیا میں :

ایک بچی کی لاش ملی جس کا باپ آفیسر تھا۔ جرم یہودیوں کا ثابت ہوا۔ پانچ ججز کے پینل میں سے چار نے سزائے موت کا فیصلہ کیا، ایک جج نے اتفاق نہیں کیا۔ پھر اُنہیں سائبریا جلاوطن کر دیا گیا۔

بتاریخ ۱۸۵۲ء رُوس میں :

ماہِ دسمبر ۱۹۸۲ء میں ایک دس سالہ بچہ اور جنوری ۱۹۸۳ء میں ایک گیارہ سالہ بچہ غائب ہو گیا۔ تحقیق و جستجو کے بعد اُن کی لاشیں ''فولجا'' ندی کے ایک کنارہ پر ملیں۔ اُن کے خون کا آخری قطرہ بھی نکال لیا گیا تھا۔ دو یہودیوں ''شیورمین'' اور ''زورلوف'' پر مقدمہ چلا اور اُنہیں ۱۸/سال قید بامشقت کی سزا دی گئی۔ قید کے دوران کانوں میں کام کرتے ہوئے دونوں کی موت ہو گئی۔

بتاریخ ۱۸۸۰ء Smyrna اِٹلی میں :

لوگوں نے ایک بچہ کی خون نکلی ہوئی لاش یہودیوں کے تہوار کے موقع پر ملنے کے ردِّعمل میں بہت سے یہودیوں کو ذبح کیا۔

بتاریخ ۱۸۸۲ء Tisza Eszlar ہنگری میں :

یہودیوں نے ایک ۱۴/سالہ عیسائی لڑکی کو اغوا کیا۔ تحقیق سے یہ ثابت ہوا کہ ایک یہودی بچی نے اُس کی ماں کو اُسے اپنے گھر بلاتے ہوئے دیکھا تھا۔ وہاں سے چند یہودی اُسے کلیسا لے کر گئے تھے اور ایک یہودی لڑکے نے گواہی دی کہ اُس نے کلیسا کے دروازے پر اُس لڑکی کو ذبح ہوتے دیکھا۔ اُس کا خون ایک بالٹی میں جمع کیا گیا۔ کئی یہودیوں نے اِقرارِ جرم کیا کہ اُنہوں نے اپنے مذہبی تہوار کے لیے اُس کا خون لیا تھا۔ جرم چھپانے اور سزا سے بچنے کے لیے یہودیوں نے بے دریغ مال کا استعمال کیا۔

(۱) پولیس والوں کو رشوت دی اور اُن کے قرضے ادا کیے (۲) عدالت سے فائلوں کی چوری کروائی (۳) لڑکی کی ماں کو بڑی رشوت دے کر اُس کا بیان بدلوایا (۴) کلیسا کے دروازے کے تالہ اور چابی کو تبدیل کیا (۵) یہ پروپیگنڈہ کیا کہ لڑکی گھر سے بھاگ کر ڈوب گئی تھی اور ایک یہودی لڑکی کی لاش اِس مذبوح لڑکی کے کپڑے پہنا کر لائے کہ یہ تالاب میں ڈوب کر مر گئی تھی (۶) کروڑ پتی یہودی روت شیلڈ کے

نمائندہ گولڈ اِسمتھ نے کیس میں مداخلت کی اور ہنگری کے وزیر انصاف سے مل کر کیس کو دبوا دیا۔

اس طرح یہودیوں نے عدالت کے فیصلہ اور سزا سے اپنے کو بچالیا۔

بتاریخ ۱۸۹۱ء Xantev بروسیا میں :

ہیگ مین ہیجمان نامی ایک بچہ ذبح شدہ پایا گیا اور یہ جرم ثابت ہوگیا کہ یہودی مذہبی مراسم کے لیے اِس کا خون نکالا گیا لیکن جب چند یہودیوں کو گرفتار کیا گیا تو یہودی وزیر انصاف Schelling نے مداخلت کر کے یہودیوں کو بَری کر دیا۔

بتاریخ ۱۸۹۹ء Polna بوہیمیا میں :

ایک ۱۸ رسالہ لڑکی ''ہروزا'' نامی مقتول پائی گئی۔ نہ اُس کے جسم میں خون تھا نہ اِردگرد۔ تین اشخاص نے گواہی دی کہ ''ہلسز'' یہودی اپنے دوساتھیوں کے ساتھ لاش کی جگہ پر دیکھا گیا۔ ہلسز گرفتار ہوا، اُس نے اقرار کیا۔ فیصلہ تینوں کی سزائے موت کا ہوا لیکن پھر یہودی مال و رشوت نے اپنا کام دکھایا اور تاحیات قید کا حکم صادر ہوا۔

بتاریخ ۱۹۰۰ء Konita مغربی بروسیا میں :

ایک ۱۹ رسالہ ''ونٹر'' نامی نوجوان اِس حالت میں مقتول ملا کہ اُس کے جسم کے ٹکڑے اِدھر اُدھر پڑے تھے۔ جرم یہودیوں کا ثابت ہوگیا اور یہ معلوم ہوا کہ رات میں چند یہودیوں نے یہ حرکتِ مجرمانہ کی اور صبح فرار ہوگئے۔ اُس کے نتیجہ میں انتقام کی ایک لہر چل پڑی اور بہت سے یہودی مارے گئے۔ اِس کا تذکرہ یہودی انسائیکلوپیڈیا میں ڈھائی صفحات میں کیا گیا ہے۔

بتاریخ ۱۹۱۱ء Kiev رُوس میں :

ایک ۱۳ رسالہ لڑکے ''جوتھنکی'' کی لاش ایک یہودی کارخانہ کے قریب ملی۔ جسم پر متعدد زخم تھے لیکن جسم میں اور اِردگرد خون نہ تھا۔ میڈیکل تحقیق سے معلوم ہوا کہ گردن اور کنپٹیوں پر زخم کر کے خون نکالا گیا، یہاں تک کہ پھیپھڑوں اور گُردوں میں بھی گہرا زخم دے کر ایک ایک قطرہ خون کا نکال لیا گیا۔ متعدد یہودی مع کارخانہ کے مالک Beliss گرفتار کیے گئے، لمبا مقدمہ چلا۔ اِس دوران اُن دولڑکیوں کو جو مقدمہ میں

اصل گواہ تھیں ''کراسووسکی'' نامی یہودی نے زہریلی مٹھائی کھلا کر مار دیا، پھر یہودیوں نے لڑکیوں کی والدہ کو رِشوت دے کرچپ کرانا چاہا، کارخانہ کا مالک Beliss جیل میں رہا۔ اُدھر کمیونسٹ انقلاب برپا ہو گیا تو یہودیوں نے اُس کو رہا کرلیا اور وہ امریکا فرار ہوگیا جہاں اُس کا ۱۹۳۴ء میں انتقال ہوا، تو ایک یہودی ہیرو کی طرح اُس کا جنازہ اُٹھایا گیا، جہاں تک جج، وکیل، ڈاکٹر، پادری اور دیگر افراد کا تعلق ہے جو مقدمہ سے متعلق تھے اُنہیں ۱۹۱۷ء کے انقلاب کے ابتدائی ایام میں یہودیوں نے مار دیا۔

بتاریخ ۱۹۲۸ء Gladbeck جرمنی میں :

ایک نوجوان ۲۰/سالہ مقتول ملا، جسم میں خون نہ تھا، نہ لاش کی جگہ پر خون کا نشان تھا، متعدد یہودیوں کی گرفتاری عمل میں لائی گئی، لیکن یہودی ڈائریکٹر پولیس نے اِنہیں بری کر دیا۔

بتاریخ ۱۹۲۹ء Manau جرمنی میں :

ایک ۱۷/سالہ نوجوان ''کسلر'' نامی اِس حالت میں مقتول پایا گیا کہ اُس کی گردن کی رگ گہرا زخم لگا کر کاٹی گئی تھی، ڈاکٹروں نے پہلے یہ کہا کہ یہ یہودیوں کی حرکت ہے، یہ طریقۂ واردات اُنہیں کا ہے، لیکن یہودی رشوت نے جب اُن کے ضمیر خرید لئے تو بیان بدل دیا گیا اور کہا گیا کہ کسی درخت کے تنے یا بیل کی سینگ کی ٹکر سے یہ زخم لگا ہے۔

بتاریخ ۱۹۳۲ء Paderborn جرمنی میں :

''کامیر'' نامی ایک عیسائی لڑکی مائیر نامی یہودی قصاب کے ہاں کام کرتی تھی، اُس کے مائیر کے لڑکے ''کیرتھ'' کے درمیان جنسی تعلقات ہو گئے، لڑکی حاملہ ہوگئی، اور اُس نے یہودی نوجوان سے شادی کا مطالبہ کیا، یہودیوں کے Purim تہوار کے موقع پر لڑکی غائب ہوگئی، بعد میں اُس کے جسم کے ٹکڑے مختلف مقامات سے ملے، یہودی مجرم اور اُس کا بیٹا دونوں پکڑے گئے، لیکن یہودی رشوت کا یہ اثر ہوا، کہ عدالت نے اُس یہودی کو پاگلوں کے ہسپتال بھیج دیا اور لڑکے کو پندرہ سال جیل ہوئی۔

یہ وہ جرائم تھے جو یوروپ میں ہوئے، مشرقی یورپ اور مشرق وسطیٰ میں یہودیوں کے اِس طرح کے جرائم کا مختصر ریکارڈ کچھ اِس طرح ہے۔ (جاری ہے)

قسط : ۵

یہودی خباثتیں

﴿ تحریر : فلسطینی مفکر عبداللہ التل ، ترجمہ و تلخیص : مولانا سیّد سلمان حسینی ندوی ﴾

بتاریخ ۱۸۱۰ء حلب، شام میں :

ایک عیسائی خاتون اغوا ہوئی، بعد میں اُس کی لاش ملی اِس حالت میں کہ اُس کے جسم کا خون نکالا جا چکا تھا، ''رفول انکونا'' نامی یہودی اِس جرم میں پکڑا گیا۔

بتاریخ ۱۸۱۲ء جزیرہ کورنو، یونان میں :

یہودیوں نے دو بچوں کو ذبح کر کے اُن کا خون حاصل کیا، اِس جرم میں تین یہودی مجرم پکڑے گئے، اور اُنہیں سزائے موت دی گئی، اِس کے بعد یہودیوں نے ''ریکا'' نامی ایک یونانی لڑکے کو اغوا کر کے اُس کا خون نکالا۔

بتاریخ ۱۸۲۴ء بیروت لبنان میں :

یہودیوں نے فتح اللہ الصائغ نامی ایک لڑکے کا قتل کر کے اپنے تہوار کے لئے اُس کا خون لیا۔

بتاریخ ۱۸۲۶ء انطاکیہ، شام میں :

بتاریخ ۱۸۲۹ء حماۃ، شام میں :

بتاریخ ۱۸۳۴ء طرابلس، شام میں :

''بنوذ'' نامی ایک یہودی عورت نے یہودیوں کے جرائم اور انسانی قربانیوں اور ذبیحوں کے مظالم دیکھ کر یہودیت چھوڑ کر عیسائیت اختیار کر لی، اور وہ راہبہ (پادری) بن گئی، پادری ''کاترینا'' کے نام سے انتقال کے بعد مشہور ہوئی، اُس نے اپنی ڈائری میں یہودیوں کے بدترین جرائم اور اپنی آنکھوں دیکھے لرزہ خیز مظالم کا تذکرہ کیا، اُس نے دو عیسائی بچوں اور ایک مسلمان لڑکی کی مظلومانہ داستان خاص طور پر لکھی ہے۔

بتاریخ ۱۸۴۰ء روڈس میں :

ایک یونانی بچہ یہودیوں کے ''پورم'' تہوار کے موقع پر غائب ہوگیا، اُسے جزیرہ کے ایک یہودی محلّہ میں جاتے دیکھا گیا تھا، یونانیوں میں اِس واقعہ سے سخت غم وغصہ اور شورش پیدا ہوئی تو اُس وقت کے ترکی گورنر یوسف پاشا نے یہودی محلّہ کے محاصرہ کا حکم جاری کیا اور یہودی سرداروں کو گرفتار کرلیا گیا۔ یہودی انسائیکلوپیڈیا جلد ۱۰، صفحہ ۴۱۰ اشاعت ۱۹۰۵ء میں ذکر کیا گیا ہے کہ اِس واقعہ کے سلسلہ میں ''مانیٹوری'' یہودی کروڑ پتی کی دولت کام آئی اور گورنر ترکی نے یہودیوں کی براءت کا فرمان جاری کیا، بابِ عالی (سلطنت ترکی) کی خدمت میں رشوت پیش کرنے کے کام میں عثمانی حکومت کے بنکوں کے یہودی ڈائریکٹر، الکونٹ کمانڈو نے مدد کی، اور اِس طرح یہودی مال اِن کے جرائم کے پردہ پوشی کی مہم میں کامیاب ہوا۔

بتاریخ ۱۸۹۰ء دمشق میں :

ایک عیسائی بچہ جس کا نام ''ہندی عبدالنور'' تھا اور عمر ۶ سال تھی۔ ۷/اپریل کو یہودی تہوار سے پہلے غائب ہوگیا۔ پھر پولیس کو بچہ کی لاش یہودی محلّہ کے قریب ایک کنویں میں ملی، لاش کے پوسٹ مارٹم سے معلوم ہوا کہ اُس کی کلائی کی رگ کاٹ کر اُس کا خون نکالا گیا تھا۔ یہودیوں نے دعویٰ کیا کہ بچہ کنویں میں گر گیا تھا اور باوجودیکہ یورپین اخبارات نے اِس جرم کی تشہیر کی لیکن یہودی رشوت نے جرم پر پردہ ڈال دیا۔

بتاریخ ۱۸۴۰ء دمشق میں ایک پادری کے قتل کا سنگین واقعہ :

پادری فرانسوانطوان ٹوما، ایک اٹالین پادری تھا، وہ جزیرہ ''سردینا'' میں ۱۷۸۰ء میں پیدا ہوا، ۱۸۰۷ء میں کیپوشیا کا پادری ہوگیا، پھر دمشق کے ایک کلیسا میں اُس کا تعین ہوگیا، ۳۳ سال تک بے مثال خدمات انجام دیتا رہا۔[1]

۲/ذی الحجہ ۱۲۵۵ھ مطابق ۵/فروری ۱۸۴۰ء کی بات ہے، پادری صاحب اپنی طبی خدمات کے سلسلہ میں ایک یہودی محلّہ میں ایک بچہ کو چیچک کا انجکشن دینے گئے، اُس کے بعد اُن کا پتا نہیں لگ سکا، وہ یہودی محلّہ سے واپس نہ آئے، اور پھر سنگین حادثہ انسانی خون بہانے کا پیش آیا، یہ واقعہ اُنیسویں صدی کا اپنی

[1] دیکھیے کتاب '' الکنز المرصود فی قواعد التلمود '' از ڈاکٹر روہلنگ ترجمہ از یوسف نصر اللہ المعارف پریس ۱۸۹۹ء

نوعیت کا نہایت دِلدوز اور رُوح فرسا واقعہ ہے۔

پادری صاحب بیمار بچہ کو دیکھ کر اور علاج معالجہ کے بعد اپنے گھر سے یہودی دوست ''داؤد ہراری'' کے ہاں پہنچے۔ گھر میں ''ہراری'' کے دو بھائی چچا اور دو یہودی ''حاخام'' تھے، وہ سب ایک کمرہ میں داخل ہوئے اور پادری صاحب پر ٹوٹ پڑے، اُن کے ہاتھ پیر باندھ دیئے، منہ میں کپڑا ٹھونس دیا، سورج ڈوبنے کے بعد اُنہوں نے ''سلیمان'' نامی ایک یہودی نائی کو بلوایا، اور پادری کو ذبح کرنے کے لئے کہا، وہ ڈر گیا اور ہمت نہ کرسکا، تو پادری ''ٹوما'' کے دوست ''ہراری'' نے خود اُسترہ لے کر پادری صاحب کو ذبح کر دیا، اُس کے بھائی ہارون نے ذبح کی تکمیل کی، پھر ایک برتن میں اُس کا خون لے کر ایک بڑی بوتل میں ڈالا، اور ''حاخام'' یعقوب پاشاعنتابی کے حوالہ کر دیا جس کے حکم پر یہ کارروائی کی گئی تھی، کیونکہ حاخام کو ۱۴ر فروری کو تہوار کی رسم پوری کرنی تھی۔

اِن یہودیوں نے اِسی پر بس نہیں کیا، بلکہ جب اُس کا خادم ''ابراہیم عمار'' تلاش میں آیا، تو اُس کو بھی پکڑ کر اِسی طرح ذبح کر دیا گیا اور ''حاخام'' کو خون دیا گیا۔ تحقیقات شروع ہوئیں تو بعض لوگوں نے بتایا کہ پادری صاحب کو یہودی محلّہ میں جاتے ہوئے انہوں نے دیکھا تھا، فرانس کے کونسلر نے تحقیقات میں خصوصی دلچسپی لی اور ترکی حکومت کے تعاون سے تحقیقات مکمل طور پر روشنی میں آگئیں، اور پوری دُنیا میں اِس سنگین حادثہ کا شور مچ گیا، متعدد یورپین کتابوں میں اِس واقعہ اور مقدمہ کا تذکرہ کیا گیا ہے، ابھی بھی مقدمہ کی فائل دمشق کی عدالت میں محفوظ ہے، اِس کی تفصلات ڈاکٹر روہلنگ کی کتاب میں ذکر کی گئی ہیں جس کا ترجمہ ''الکنز المرصود فی قواعد التلمود'' کے عنوان سے ۱۸۹۹ء میں ڈاکٹر یوسف نصر اللہ نے شائع کیا۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میں اِس سنگین مقدمہ کی رُوداد کا خلاصہ قارئین کی واقفیت کے لئے ذکر کردُوں جو کتاب کے ۱۱۸ صفحات میں پھیلی ہوئی ہے۔

سلیمان نامی یہودی نائی نے مندرجہ ذیل اِعترافات کیے :

''داؤد ہراری'' نے مجھے سورج ڈوبنے کے آدھے گھنٹہ بعد میری دُوکان سے بلوایا، میں نے دیکھا کہ گھر میں ہارون ہراری، یوسف ہراری، یوسف لینبودہ، حاخام موسی ابوالعافیہ، حاخام موسی بخور، یوداسلونکی، اور گھر کا مالک داؤد ہراری موجود ہیں۔ اور پادری ٹوما کے ہاتھ پاؤں بندھے ہیں، مجھ سے داؤد اور ہارون

نے کہا کہ اِس پادری کو ذبح کر۔ میں نے کہا میرے بس میں نہیں ۔انہوں نے کہا کہ اچھا ٹھہر، پھر وہ دونوں چھری لائے ، میں بھی لوگوں کے ساتھ پادری کو گرانے اور پکڑنے میں شریک رہا، اور ایک بڑی سینی میں اُس کی گردن رکھی گئی ، داؤد نے چھری لے کر اُس کو ذبح کر دیا، اور ہارون نے رگیں کاٹنے کا کام مکمل کیا، ان کی کوشش رہی کہ ایک قطرہ بھی سینی سے باہر نہ گرے، پھر ہم نے پادری کی لاش لکڑی کے گودام میں ڈال دی، ہم نے اُس کے کپڑے اُتار دیئے اور اُنہیں جلا دیا، پھر ''مراد'' چپڑاسی آیا، اُس نے بتایا کہ اِن سات یہودیوں نے لاش کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے ۔ہم لوگوں نے پوچھا کہ لاش کے ٹکڑے کہاں پھینکنے ہیں، تو انہوں نے کہا کہ بڑے بوروں میں لے جا کر موسی ابوالعافیہ کے مکان کے پاس یہودیوں کے محلّہ کے بڑے نالہ میں پھینک دو، ہم لوگ پھینکنے کے بعد داؤد کے مکان میں آئے ،تو اُنہوں نے چپڑاسی سے کہا کہ واقعہ کا کسی کو پتا نہ لگنے پائے، اور یہ وعدہ کیا کہ وہ اپنے پیسے سے اُس کی شادی کرا دیں گے اور مجھ کو ایک رقم دینے کا وعدہ کیا۔

سوال : تم نے لاش کی ہڈیوں کا کیا کیا؟

جواب : ہم نے کلہاڑی سے توڑ توڑ کر ہڈیوں کے ٹکڑے کر دیئے۔

سوال : تم نے سر کا کیا کیا؟

جواب : اُس کو توڑ کر ٹکڑوں میں کر دیا۔

سوال : آنتوں کے ساتھ کیا کیا؟

جواب : آنتیں کاٹ کر اور بورے میں لے جا کر نالہ میں ڈال دیں۔

اسحاق ہراری کے اعترافات کچھ اِس طرح تھے :

واقعہ یہ ہے کہ ہم نے پادری ٹوما کو داؤد کے گھر میں اُس کا خون اپنے مذہبی تہوار کے لیے لینے کی خاطر قتل کیا اور ایک بوتل میں ''حاخام'' موسٰی کو خون بھیجا۔

سوال : جس بوتل میں خون بھیجا، سفید تھی یا سیاہ؟

جواب : سفید۔

سوال : کس نے حاخام کو بوتل دی؟

جواب : حاخام موسٰی سلونکی نے۔

سوال : تمہارے مذہب میں انسانی خون کا کیا ہوتا ہے؟

جواب : اِسے ہم تہوار کی روٹی پکانے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

سوال : کیا تمام یہودیوں کو یہ خون تقسیم کیا جاتا ہے؟

جواب : نہیں یہ ضروری نہیں ہے، بڑے حاخام کے پاس رہتا ہے۔

سوال : پادری کو تم لوگوں نے کس طرح بُلایا؟

جواب : حاخام موسٰی سلونکی اور حاخام موسٰی ابوالعافیہ نے اِس کی ترکیب کی۔

حاخام موسٰی ابوالعافیہ کے اعترافات مندرجہ ذیل ہیں :

''حاخام یعقوب پاشا نے ہراری خاندان کے لوگوں سے مطالبہ کیا تھا کہ اِسے دو بوتل انسانی خون چاہئے۔ اُن لوگوں نے اُس سے وعدہ کیا کہ وہ اِس کا انتظام کردیں گے۔ اِس کے بعد میرا داؤد کے گھر جانا ہوا، وہاں مجھ سے کہا گیا کہ تم اِن بوتلوں کو حاخام یعقوب کے پاس پہنچادو، قتل کا واقعہ ہراری کے ہاں پیش آیا۔

سوال : خون کا کیا فائدہ، کیا اِسے روٹی میں ڈالا جاتا ہے، اور کیا پوری قوم کو دیا جاتا ہے؟

جواب : یہ تہوار کی روٹی کے لئے استعمال ہوتا ہے، اور یہ صرف یہودی بزرگوں کو دیا جاتا ہے۔ بعض یہودی حاخام کے پاس گھر سے آٹا بھیج دیتے ہیں، وہ خود آٹا گھوندھتا ہے، اور اُس میں خون کی بھی کچھ مقدار رَازدارانہ طور پر ڈال دیتا ہے، اور اُن سب کو روٹی بھیجتا ہے، جو آٹا بھیجتے ہیں۔

سوال : کیا تم نے حاخام یعقوب سے معلوم کیا کہ وہ بڑے حاخام کو بھی خون بھیجتا ہے؟

جواب : مجھے حاخام یعقوب نے بتایا کہ اِس خون کی ایک مقدار بغداد بھیجنی ہوتی ہے۔

سوال : کیا سلیمان نائی پادری کو ذبح کرتے وقت پکڑے ہوئے تھا۔

جواب : میں نے سب لوگوں کو پادری کے اِردگرد دیکھا تھا، اور ذبح کرنے کے بعد وہ بہت خوش تھے کہ اُنہوں نے ایک دینی فریضہ پورا کیا۔

سوال : کیا پادری اور اُس کے خادم کو داؤد ہراری کے مکان میں قتل کیا گیا؟

جواب : جی ہاں! اُنہوں نے پہلے پادری کو ذبح کیا، میں نے دُوسرے شخص کو دُوسرے کمرہ میں بندھا ہوا دیکھا، میرا خیال ہے کہ وہ خادم تھا۔

ذیل میں داؤد دہراری کے اعترافات درج کیے جارہے ہیں :

''حاخام یعقوب عنتابی نے کلیسا میں ہم سات افراد سے کہا کہ تہوار کے لئے انسانی خون کی ضرورت ہے، اور اِس کا طریقہ یہ ہے کہ ہم کسی طرح پادری ''ٹوما'' کو پھانسیں، وہ اکثر محلّہ میں آتا ہے، اُسے ذبح کرکے اُس کا خون لیں۔ اِس کے چند دن کے بعد ہم نے اُس کو قتل کیا، اور موسیٰ سلونکی نے خون لے کر موسیٰ ابوالعافیہ کو دیا، اُس نے یعقوب عنتابی کو دیا۔

ٹوما پادری کے خادم ابرہیم عمار کے قتل کے بارے میں مراد فتال کے اعترافات درج ذیل ہیں :

''میں اپنے اُستاد کے پاس جب واپس گیا، تو اُس نے پوچھا کیا تمہیں پادری کے خادم کے بارے میں معلوم ہے؟ میں نے کہا، ہاں! تو اُس نے کہا کہ جاؤ ابھی جاؤ اور دیکھو کہ اُنہوں نے اُس کو پکڑا کہ نہیں، میں ماہر خارجی کے پاس گیا، دروازہ بند پایا، میں نے دروازہ کھٹکھٹایا، تو اُستاد نے آکر دروازہ کھولا، اور یہ کہا کہ ہم نے اُسے پکڑلیا، تمہیں دیکھنا ہے، یا تم جارہے ہو؟ میں نے کہا کہ میں بھی یہ منظر دیکھوں گا، کمرہ میں داخل ہونے پر میں نے دیکھا کہ اسحاق بٹشو اور ہارون اِستنبولی نے ابراہیم کے ہاتھ اُس کے رومال سے پیچھے باندھ دیے ہیں اور اُس کے منہ میں کپڑا ٹھونس دیا ہے، یہ سب گھر کے اُس حصہ میں ہورہا تھا جہاں بیت الخلاء وغیرہ کی طرف آنگن میں ایک بیٹھک تھی۔ موجود لوگوں نے دروازہ بند کر رکھا تھا، اسحاق بٹشو اور ہارون استنبولی نے جب اُس کے ہاتھ باندھ دیے تو ماہر اور مراد خارجی نے اُسے زمین پر پٹخ دیا اور تمام موجود لوگوں نے اِس میں مدد کی، جن میں اصلان خارجی، یعقوب، یوسف مناحم تھے، پھر تانبے کی ایک سینی لائے، اور مراد خارجی نے اُس کی گردن سینی میں رکھی اور اُس کو ذبح کردیا، میں اور مراد خارجی اُس کا سر پکڑے تھے اور اصلان اور اسحاق اُس کے پیروں پر بیٹھے تھے، ہارون اور دُوسرے ساتھی اُس کو دبائے ہوئے تھے کہ حرکت نہ کر سکے، اِس طرح اُس کا پورا خون نکالا گیا۔ تمام مجرموں نے اِس مقدمے میں تفصیلی گواہیاں دیں، اور پولیس کو تحقیق پر پادری اور اُس کے خادم کی لاشوں کے ٹکڑے ملے، پھر تاریخی مقدمہ چلا، دَورانِ تحقیق وتفتیش یوسف ہراری اور یوسف لینبودہ کی موت ہوگئی، بقیہ دس مجرموں کو سزائے موت ہوئی، چار ملزموں کو بری کردیا گیا، جن میں ایک موسیٰ ابوالعافیہ تھے [1] جنہوں نے اِسلام قبول کرلیا تھا، اور محمد نام رکھا تھا، انہوں نے ہی دورانِ تحقیق

---

[1] اِن کا مسلمان خاندان اُردن اور شام میں رہتا ہے۔

تمام رازوں اور تلمود کی خفیہ تعلیمات پر سے پردہ ہٹایا، بقیہ تین اصلان خارجی، سلیمان نائی اور مراد فتال تھے، اُنہوں نے تحقیقات میں تعاون کیا اور خوفناک جرائم کی تفصیلات بتائیں۔

لیکن حیرت انگیز بات یہ ہے کہ یہودی رشوت نے یہاں بھی اپنے مکروفن کے کمالات دکھائے ! یہودی کروڑ پتی مونٹیوری اور کرامیو مصر گئے، اور اِنہوں نے محمد علی پاشا کو بڑی رشوت دی، جس نے عدالتی فیصلہ کو کالعدم کر کے اِن خونخوار آدمخور بھیڑیوں کو بری کر دیا۔

محمد علی پاشا کے فرمان پر ذرا ایک نظر ڈالیے :

ہماری خدمت میں جو رپورٹ مونٹیوری اور کرامیو کی طرف سے پیش کی گئی ہے جو ہمارے پاس موسٰی کی شریعت کے تابع عام یورپین لوگوں کی طرف سے فرستادہ تھے، اُس سے واضح ہوتا ہے کہ وہ اِن یہودیوں کے حق میں جو جیل میں ہیں اور جو پادری ٹوما اور اُس کے خادم جو بتاریخ ماہ ذی الحجہ ۱۲۵۵ھ اپنے خادم ابراہیم کے ساتھ دمشق شام میں کہیں غائب ہو گئے، کے واقعہ قتل کے بعد سزا کے ڈر سے بھاگ گئے ہیں، آزادی اور امن وامان کے خواہشمند ہیں۔ اس قوم کے لوگوں کی تعداد کو دیکھتے ہوئے اُن کی درخواست کو رد کرنا مناسب نہیں ہے، لہٰذا ہمارا حکم یہ ہے کہ گرفتاروں کو رہا کر دیا جائے اور جو بھاگ گئے ہیں، اُن کو واپس آنے پر قصاص سے مستثنٰی کر دیا جائے، کارخانہ داروں کو اپنے کاموں اور تاجروں کو اپنی تجارت میں مشغول رہنے دیا جائے، تاکہ ہر فرد اپنے پیشے میں مشغول رہے، اور آپ کو چاہیئے کہ ہر ممکن طریقہ پر اِس کی کوشش کریں کہ اُن میں سے کسی پر کوئی زیادتی نہ ہونے پائے، وہ جہاں بھی ہوں، اُنہیں اپنی حالت پر چھوڑ دیا جائے، یہ ہمارا فیصلہ ہے۔ گورنر شریف پاشا کو جب یہ فرمان ملا تو اُنہوں نے مجرموں کو رہا کر دیا۔

۱۔ واقعہ یہ ہے کہ جو یہودی جرائم تاریخ میں محفوظ ہیں اور اُن کے بارے میں جو تحقیقات ہوئی ہیں، مقدمات چلے ہیں، اور رپورٹیں تیار کی گئی ہیں، وہ اِن جرائم کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں جن کا دُنیا کو پتا نہ چل سکا، ہزاروں کی تعداد میں جو بچے دُنیا بھر میں اغوا ہوتے ہیں، وہ اِنہی یہودی مذہبی تہواروں کے لئے پکڑے اور ذبح کیے جاتے ہیں، اور اِن کے خون مذہبی تہواروں کی روٹیوں کے ساتھ اِن بھیڑیوں کے پیٹوں میں جاتے ہیں۔

۲۔ یہودیوں کو اُس وقت زیادہ خوشی ہوتی ہے جب کسی دُوست کے بچہ کا خون کرتے ہیں، اور بے گناہ انسان کا خون بہا کر اِنہیں لذت اور حظ حاصل ہوتا ہے، کیونکہ اِن کا عقیدہ ہے کہ وہ اِس طرح ایک مقدس مذہبی فریضہ انجام دے رہے ہیں۔

۳۔ اِن کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ اگر انسانی قربانی کو زیادہ تکلیف دے کر مارا جائے تو زیادہ برکت ہوتی ہے، خاص طور پر بچوں کے بارے میں وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ جتنی تکلیف اور اَذیت کے ساتھ دھیرے دھیرے یہ خون نکلے گا اُتنا ہی ''خدائے یہود'' خوش ہوگا اور اپنے مخلص چہیتوں کو برکت دے گا۔

۴۔ یہودی ہمیشہ اِس کا انکار کرتے ہیں کہ وہ اپنے مذہبی تہوار کے لئے غریبوں کا خون لیتے ہیں، لیکن بے شمار واقعات اُن کے جرائم کے ثبوت کے لئے کافی ہیں، اِسی طرح بہت سے یہودی جو اپنے مذہب سے توبہ کر کے عیسائی ہو گئے اُنہوں نے بہت تفصیل کے ساتھ اِن جرائم کی کہانیاں اور عدالتوں میں اِن کے بارے میں گواہیاں پیش کی ہیں، اِن میں ''حاخام موسیٰ'' کا نام مشہور ہے جو مقدمہ کی تحقیق کے دوران مسلمان ہو گئے تھے، اور اُنہوں نے تلمود کی مجرمانہ، وحشیانہ اور خوفناک تعلیمات کا پردہ فاش کیا۔

۵۔ یہودیوں نے باوجودیکہ اپنے اِن جرائم کی پاداش میں سخت سزاؤں کو جھیلا، لیکن وہ اِن جرائم سے باز نہ آئے، بیسویں صدی میں اِن کے جرائم شمار سے باہر ہیں، آخری واقعہ اِس صدی کے ایک رُوسی بچہ ''نیکولا تھموفیش'' کے قتل کا ہے جس کو سوویت یونین کے صوبہ ''گوزبینہ'' میں مذہبی تہوار کے لیے مارا گیا۔ [1] لاطینی امریکہ کولمبیا میں متعدد بچوں کو اِسی مقصد کے لئے مارا گیا۔ [2] اور یہ جرائم یہودیت کے ساتھ لازم وملزوم ہیں۔ (جاری ہے)

---

[1] دیکھیے : پرچہ اخبار فلسطین تاریخ ۲۱؍مئی ۱۹۶۲ء [2] ''المصور'' مجلّہ میں بتاریخ ۱۹۶۴ء کولمبیا کے خون چوسنے والے ایک شخص کا واقعہ ذکر کیا گیا لیکن کولمبیا کے تحقیقی اِداروں کو یہ پتہ نہ چل سکا کہ یہ خون چوسنے والے مجرم یہودی ہیں، ہسپتالوں کو خون بیچنے والے مافیا گروپ نہیں۔

قسط : ۶

یہودی خباثتیں

﴿ تحریر : فلسطینی مفکر عبداللہ التل ، ترجمہ و تلخیص : مولانا سیّد سلمان حسینی ندوی ﴾

☆ ☆ ☆

جیسی کرنی ویسی بھرنی :

یہودیوں کو جوں ہی یورپ کے مختلف ممالک میں استقرار حاصل ہوا، اور اُن کی آبادی پھیلتی چلی گئی، تو وہ اپنی شرارتوں، خباثتوں اور فتنہ انگیزیوں کا جال بھی بچھاتے چلے گئے ، اور اُن ممالک کی اصل آبادی پر زمین تنگ ہوتی گئی ۔ عام طور پر لوگوں کو یہ محسوس ہونے لگا کہ یہودی آبادی اِن کے وجود، اِن کے مذہب واخلاق ، اِن کی معاشرت ومعاشیات کے لئے گھن ثابت ہو رہی ہے ۔ گیارہویں صدی عیسوی سے اُنیسویں صدی کے درمیانی عرصہ تک مغربی دُنیا کی مختلف اقوام میں یہ خیال زور پکڑتا گیا، اِن قوموں میں یہ احساس شدید سے شدید تر ہوتا گیا کہ یہودیوں کے ساتھ کسی معاشرہ میں رہنا ناممکن ہے ، وہ جہاں بھی رہتے ہیں دُوسروں کو زیر دست کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں، اِن کے وجود سے نہ ملکی استحکام باقی رہتا ہے، نہ معاشیات کی آزادی رہتی ہے، نہ دینی واخلاقی قدروں کی ۔

یہودی، حقیقی خدا کے مقابلہ میں ''یہوہ''، ''یہودیوں کے خدا''، ''لشکروں کے خدا'' اور'' درندگی اور خونخواری کے خدا'' کا تصور رکھتے ہیں ۔

خاص طور پر عیسائیوں کا یہ مسلسل تاریخی تجربہ رہا ہے کہ یہودیوں نے نہ صرف یہ کہ حضرت عیسیٰؑ کو سولی پر چڑھانے (حسب عقیدۂ مسیحیین) کا جرم کیا، بلکہ وہ عیسیٰ مسیح اور اُن کی ماں مریم (علیہما السلام) اور خود مذہبِ عیسائیت کو گالی گلوچ کا نشانہ بناتے رہے، اِنہوں نے ہی عیسائیوں کو فرقوں میں بانٹا، کیتھولک اور پروٹیسٹنٹ فرقوں کے درمیان لڑائیاں کروائیں ، اور کروڑوں عیسائیوں کو جنگوں کی جہنم میں جھونک دیا، اور براہِ راست اُن کے مظالم کی داستان تو مستقل ایک طویل داستان ہے ۔

برطانیہ :

سب سے پہلے یہ احساسات شدت کے ساتھ برطانیہ میں پیدا ہوئے ،لہٰذا شاہ ''جان'' کے زمانہ میں یہ فرمان جاری ہوا کہ پورے ملک کے یہودیوں کو گرفتار کیا جائے ،''ہنری'' سوم کے دور میں انکشاف ہوا کہ یہودیوں نے اُس سونے اور چاندی کو بڑی مقدار میں چرایا ہے جس کو سکوں کے ڈھالنے کے لئے استعمال کیا جاتا تھا، تو اُس نے اِن کی گرفتاری اور اَذیتوں کا حکم صادر کیا اور ۱۲۳۰ء میں یہ حکم نامہ جاری کیا کہ یہودی برطانوی حکومت کو اپنا ایک تہائی مال جرمانہ میں ادا کریں۔

بادشاہ ایڈ ورڈ اوّل نے ۱۲۷۲ء میں یہودیوں کے سودی کاروبار اور ملک کی معاشیات کو گروی رکھنے کے خوفناک نتائج دیکھ کر یہ حکم جاری کیا کہ یہودیوں کو سودی معاملات اور سودی قرضوں اور زمینوں کو گروی رکھنے کی اجازت نہیں ہے، لیکن اِس کے بعد یہودیوں کے سرکاری سونے اور چاندی کے ذخائر کی چوری کے واقعات سامنے آئے ،آخر بادشاہ نے ۱۲۸۱ء میں دوسو یہودی مجرموں کو سزائے موت دلوائی ،لیکن اِس کے بعد بھی یہودیوں کی ریشہ دوانیاں ختم نہ ہوئیں، تو ۱۲۹۰ء میں اُس نے یہ فرمان جاری کیا کہ تین مہینوں کے اندر تمام یہودی ملک چھوڑ دیں۔

برطانوی قوم نے اِس مدت کے گزرنے کا انتظار بھی نہ کیا ، یہودیوں کے خلاف فسادات بھڑک اُٹھے ، اِنہیں جابجا مارا گیا ، زندہ جلایا گیا۔''یورک'' نامی قلعہ میں جہاں یہودیوں کی ایک آبادی نے پناہ لے رکھی تھی ،آگ لگا کر پانچ سو یہودیوں کو جلا کر خاکستر کردیا گیا، جس کی بناء پر بادشاہ نے اِن کی جلاوطنی کی کاروائی میں تیزی کی ،اور اُن سے کہا گیا کہ ایک محدود ٹیکس دے کر براہ ''کنال'' حکومت کی حفاظت میں نکل جائیں ، اِس کے بعد ملک میں ایک یہودی بھی باقی نہیں رہا، تین صدیوں تک برطانیہ یہودیوں سے محفوظ رہا۔

لیکن برطانیہ میں جب ''کرومویل'' کا دور آیا اور ہالینڈ کے یہودیوں نے بادشاہ برطانیہ شارل اوّل سے ملک چھیننے میں اِس کی مدد کی ، تو اُس نے یہودیوں کی دوبارہ برطانیہ آمد کا دروازہ کھول دیا، ۱۶۵۶ء سے یہودیوں نے پھر برطانیہ میں قدم جمانا شروع کردیئے اور اُس کے بعد واقعات ایک تسلسل کے ساتھ دُوسرے رُخ پر بڑھتے گئے۔

سن عیسوی	واقعات
۱۶۵۶ء	کرومویل کے دور میں اعلانیہ یہودیوں نے برطانیہ میں داخل ہونا شروع کیا
۱۶۵۷ء میں	لندن میں پہلا یہودی کلیساء قائم ہوا
۱۶۶۰ء میں	شاہ شارل دوم نے یہودی کرنل اگستین کو ''شہسوار'' کے لقب سے نوازا
۱۶۶۵ء میں	پہلی یہودی انگریزی رفاہی سوسائٹی قائم ہوئی
۱۶۷۴ء میں	نیویارک (جو برطانیہ کے تحت تھا) کے یہودیوں کو اپنی عبادت کے حقوق دیئے گئے
۱۶۸۲ء میں	شمالی امریکا میں پہلا یہودی کنیسہ تعمیر ہوا
۱۶۹۲ء میں	''اشکناز'' یہودیوں کی پہلی سوسائٹی قائم ہوئی
۱۷۲۲ء میں	سب سے بڑے یہودی کلیساء کا افتتاح ہوا
۱۷۲۳ء میں	برطانیہ میں پیدا ہونے والے یہودیوں کو زمین کی ملکیت کا حق دیا گیا
۱۷۳۲ء میں	برطانیہ میں پیدا ہونے والے یہودیوں کو اپنے سکول کھولنے کی اجازت ملی
۱۷۴۵ء میں	یہودیوں نے برطانوی حکومت کی پہلی مالی امداد کی
۱۷۴۷ء میں	مختلف مقامات پر یہودی سوسائٹیاں قائم ہوئیں
۱۷۶۰ء میں	یہودیوں نے کینیڈا میں منتقل ہونا شروع کیا
۱۷۷۱ء میں	یہودیوں کی آمد پر کچھ پابندیاں لگیں
۱۷۸۱ء میں	برمنگھم میں پہلی یہودی سوسائٹی قائم ہوئی
۱۸۰۳ء میں	فرانس کے خلاف برطانیہ کی فوج میں یہودیوں نے خدمات پیش کیں
۱۸۰۷ء میں	کینیڈا میں پہلا یہودی ممبر پارلیمنٹ ہوا
۱۸۱۷ء میں	آسٹریلیا میں پہلی یہودی آبادی ہوئی
۱۸۳۱ء میں	کیمبرج یونیورسٹی میں پہلا یہودی طالب علم (سلفئر) داخل ہوا

۱۸۳۱ء میں	لندن میں یہودیوں پر سے تجارتی پابندیاں ختم کردی گئیں
۱۹۰۰ء میں	مائتھو ناتھان یہودی کو ''سونے کے ساحل'' کا گورنر مقرر کیا گیا
۱۹۰۹ء میں	ہربرٹ صموئیل کو وزیر مملکت بنایا گیا
۱۹۱۳ء میں	لارڈ رِیڈنگ یہودری کو چیف جسٹس کا عہدہ دیا گیا
۱۹۱۷ء میں	بلفور نے یہودیوں سے فلسطین کا وعدہ کیا
۱۹۱۸ء میں	یہودی جنرل جان موناش کو فوج کا جنرل مقرر کیا گیا
۱۹۱۸ء میں	لارڈ رِیڈنگ کو امریکا میں برطانیہ کا سفیر مقرر کیا گیا
۱۹۲۰ء میں	ہربرٹ صموئیل کو فلسطین کا وائسرائے مقرر کیا گیا
۱۹۲۰ء میں	ہندوستان میں پہلا یہودی وائسرائے لارڈ رِیڈنگ کا تقرر ہوا
۱۹۲۰ء میں	فلسطین پر برطانیہ کا قبضہ
۱۹۳۱ء میں	لارڈ رِیڈنگ وزیر خارجہ مقرر ہوا
۱۹۳۷ء میں	ہاربلیشا کو وزیر جنگ مقرر کیا گیا ۲

فرانس :

فرانس میں بھی یہودیوں کی کہانی تقریبا برطانیہ کی طرح ہے، فرانس بھی یہودی آبادی کے ابتدائی دور سے معاشی بحران میں مبتلا ہوتا چلا گیا اور اخلاقی اقدار سے عاری فرانس کے کلیسا بھی اِن کی خباثتوں سے بچ نہ سکے، آخر شاہ لوئس آگستس نے اِنہیں جلاوطن کیا، پھر بیس سال بعد وہ فرانس میں آکر بس گئے، شاہ لوئس نہم نے اُن کے تمام قرضے جو حکومت اور قوم پر تھے، کالعدم کر دیئے، پھر ایک شاہی فرمان اُن کی تمام کتابوں اور خاص طور پر تلمود کو جلا دینے کا جاری کیا، پھر شاہ فلپ کے دور میں اِنہیں جلاوطن کیا گیا اور فسادات میں اِنہیں بری طرح مارا گیا اور لُوٹا گیا۔

۱۳۴۱ء میں فرانس کے درمیانی علاقوں کی آبادی میں یہودیوں کے خلاف شدید فسادات بھڑک اُٹھے جس میں بڑی تعداد میں یہودی مارے گئے۔ ۱۳۹۴ء میں فرانس میں ایک یہودی بھی باقی نہ رہا ۳ پھر

اسپین سے جلاوطن ہونے کے بعد یہودی فرانس میں پناہ گزین ہوئے اور سخت ترین مصائب سے اِنہیں گزرنا پڑا، اِنہیں شہروں میں قیام کی اجازت سولہویں صدی کے وسط میں ملی، انقلاب فرانس ۱۷۹۰ء کے دوران یہودیوں نے ''ہیرایو'' کے ہاں تقرب حاصل کیا، اُس نے اِن کے مساویانہ حقوق کا دفاع کیا، پھر نپولین نے مشرق وسطی میں اپنی توسیع پسندانہ پالیسیوں کے لیے یہودیوں کا استحصال کرنا چاہا، لیکن وہ اُس کے کام نہ آسکے، وہ جب فرانس واپس آیا، تو اُس کا کہنا تھا کہ ''یہودی انسانی کچرا اور مرض کے جراثیم ہیں''۔ اس کے بعد یہودی اثر ونفوذ فرانس میں بڑھتا گیا اور ''دریوس'' یہودی آفیسر ۱۸۹۴ء کی جنگ کے دوران جرمنی کے ہاتھ فرنس کے فوجی راز بیچنے کی خیانت سے بری کردیا گیا، مقدمہ میں اُس کے خلاف سزائے موت کا حکم جاری ہو چکا تھا، اُنیسویں صدی کے آخر میں فرانس عالمی یہودیت اور صہیونیت کے ہاتھوں گروی ہو کر رہ گیا۔

جرمنی :

جرمنی میں آٹھویں صدی میں یہودی دریائے ''رین'' کے کنارے شہروں میں آباد ہوئے، جوں جوں اِن کی آبادی بڑھتی گئی، اِن کے اثرات بھی بڑھتے گئے، اور اِن کی فطرت کی خباثتوں نے اپنے کارنامے شروع کردیئے جس کے نتیجہ میں وقتاً فوقتاً جرمن قوم نے اِن کے خلاف کارروائیاں کیں، متعدد مرتبہ اِنہیں جلاوطن کیا گیا اور بڑی تعداد میں مارا گیا۔ ۱۹۳۳ء سے ۱۹۴۵ء تک ہٹلر نے اِن سے انتقام لیا، یہودیوں نے ''نازیوں'' اور ہٹلر کے خلاف جو عالمی پروپیگنڈہ کیا ہے، وہ درحقیقت اُن کی حکمت عملی کا ایک حصہ ہے، اُنہوں نے پہلی جنگ عظیم میں جرمنی کو جھونک کر اُن کی پیٹھ میں خنجر گھونپا اور پھر دُوسری جنگ عظیم میں اُس کو ننگا بچا کردیا، ہٹلر نے اِن کے ساتھ وہی کیا جو فرعون نے کیا تھا، ۵۸۶ ق م میں ''بخت نصر'' عراقی نے کیا تھا، اور جو اِن کے ساتھ رُومیوں اور بیزنطیوں نے کیا تھا، اور پھر جو کچھ ۷۰ء میں اِن کے ہیکل کو تباہ کرکے ''ٹائٹس'' نے کیا تھا۔

ہٹلر نے حکومت اپنے ہاتھ میں لینے کے بعد ایک کمیٹی بنائی تھی کہ یہودیوں کی صورتحال کا جائزہ لے کر رپورٹ دی جائے اور سفارشات کی جائیں۔ کمیٹی نے حکومت سے سفارش کی کہ یہودیوں کو تہ تیغ کیا جائے اور جلاوطن کیا جائے، ہٹلر نے کمیٹی کی سفارشات کی تکمیل کی تھی۔

اسپین :

جب تک اسپین میں مسلمانوں کی حکومت رہی، یہودیوں کو وہاں ہر طرح کی سہولت ملتی رہی اور

مسلمانوں کی حکومت کے سایہ تلے ترقی کرتے رہے، لیکن اسپین سے مسلمانوں کی حکومت کے ختم ہونے کے بعد یہودیوں پر بھی مصائب کے پہاڑ ٹوٹنے لگے۔ شاہ فرڈینانڈ اور ملکہ ''ازابیلا'' کے دور میں پانی سر سے اُونچا ہوگیا اور حکومت نے اِن کی جلاوطنی کا فیصلہ کیا، بتاریخ ۳۱/ مارچ ۱۴۹۲ء یہ فرمان شاہی جاری ہوا۔

ہمارے ملک میں بڑی تعداد میں یہودی رہتے ہیں، ہم نے ۱۲/ سال سے تحقیقاتی عدالتیں قائم کی ہیں جو مجرموں کو سزا دیتی ہیں، جو رپورٹیں ہمیں پیش کی گئی ہیں، بتاتی ہیں کہ یہودیوں اور عیسائیوں کا ٹکراؤ بہت نقصان دہ ثابت ہو رہا ہے جس سے کیتھولک مذہب کو خطرہ لاحق ہے، اس لئے ہم نے یہودی مردوں، عورتوں کی ہمیشہ کے لئے جلا وطنی کا فیصلہ کیا ہے، اس لئے یہودیوں کو چاہیے کہ آخری جولائی تک وہ ملک چھوڑ دیں اور پھر واپسی کی کوئی کوشش نہ کریں، ہم نے یہودیوں کو منتقلی کے لیے حمایت فراہم کی ہے، ہم اِنہیں سونے، چاندی، سونے کے سکوں اور دیگر غیر قانونی اشیاء کے علاوہ بری یا بحری راستوں سے دیگر اشیاء لے جانے کی اجازت دیتے ہیں۔ [۴]

اس طرح تقریباً پانچ لاکھ یہودیوں کو اسپین سے نکالا گیا، اسپین سے بھاگنے والے یہودیوں نے بحرِ اَبیض متوسط کے ممالک میں پناہ لی۔ بھوک، فاقوں، بیماریوں اور شدید مصائب میں ایسے گھرے کہ بڑے بڑے ڈاکوؤں اور مافیا گروپوں نے غلاموں کا کاروبار کرنے والوں کے ہاتھ ہزاروں یہودیوں کو فروخت کیا، اُن کو اُس زمانہ میں پرتگال کی حکومت نے اپنے ہاں رہنے کا موقعہ دیا، لیکن ابھی صرف سات سال گذرے تھے کہ شاہ پرتگال کو اُن کے مکر و فریب اور دغا و غداری کے تجربات کے بعد جلاوطنی کا حکم دینا پڑا۔

دیگر یورپین ممالک :

یہی صورتحال دیگر یورپین ممالک رُوس، پولینڈ، اٹلی، رُومانیہ، بلغاریہ، سویزرلینڈ اور ہنگری وغیرہ میں پیش آئی، رُوس میں وقتاً فوقتاً جس قتل عام سے یہودیوں کو گذرنا پڑا ہے اور جس طرح اُن کے خون کی ہولی کھیلی گئی ہے، اُس کا اظہار ناممکن ہے۔ اٹلی میں پوپ ہمیشہ اِن کے خلاف رہے، اور اُن کی تکفیر کے فرمانات اور فتوے جاری کرتے رہے۔ ۱۲۴۲ء میں پوپ گریگوری نہم نے تلمود کے خلاف شدید الزامات لگائے کہ یہ عیسیٰ مسیح کے خلاف دریدہ دہنی کرنے والی کتاب ہے۔

پوپ نے ایک کمیٹی تحقیقات کے لیے تشکیل دی ، پھر تلمود کے تمام نسخے جلوانے کا فرمان جاری کیا، اُن خلاف فسادات بھی ہوتے رہے ،سب سے سخت فسادنا بولی میں ۱۵۴۰ء میں ہوا ،اور یہودیوں کو بے تحاشامارا گیااور جلاوطن کیا گیا۔ ۵

ہم یہودیوں کے خلاف اِن مظالم کی حمایت نہیں کررہے ہیں ،لیکن یہ کہنا چاہتے ہیں کہ یہ سب واقعات یہودیوں کی مجرمانہ طبیعت ، مجرمانہ مزاج وساخت ،اور بدکرداریوں کا نتیجہ ہیں ، وہ نہ چین سے کہیں رہتے ہیں ، نہ رہنے دیتے ہیں۔ پوری تاریخ شاہد ہے کہ سب سے زیادہ مسلمانوں نے اُن کے ساتھ نرمی، رواداری اور انسانیت دوستی کا معاملہ کیا،لیکن آج اِس کا انتقام فلسطینی قوم سے جس شکل میں لیا جارہاہے،اُس کی تفصیلات کیا دُنیا کو بتانے کی ضرورت ہے؟ (جاری ہے)

---

۱ ''اشکناز'' وہ یہودی ہیں جو ۷۰ء میں شہر قدس کی بربادی کے بعد شمال مشرقی ایشیا چلے گئے تھے اور رُوس اور اُس کے مشرقی اور جنوبی علاقوں میں آباد ہو گئے تھے اور مغلوں کے ساتھ گھل مل گئے ۔ پھر وہ مغربی علاقوں میں پولینڈ، جرمنی اور برطانیہ میں آباد ہوئے ۔ اِن کے مقابل ''سفاردیم'' یہودی وہ کہلاتے ہیں جو بحرِ اَبیض متوسط کے اِردگرد آباد ہیں۔

۲ دیکھئے : کتاب''یہود برطانیہ'' (The Jews Of Britain) از سڈنی سلومان، اشاعت Hutchinson لندن ۱۹۳۹ء

۳ دیکھئے The Jewish Problem London Golden Hazell اشاعت لندن ۱۹۳۹ء

۴ دیکھئے (اسپین سے یہودیوں کا اِخراج) The Explusion Of The Jews From Spain Marcu Constable London 1935

۵ تفصیلی معلومات کے لیے دیکھئے History Of The Jews- Grats Philadelphia USA 1941

قسط : ۷

یہودی خباثتیں

﴿ تحریر : فلسطینی مفکر عبداللہ التل ، ترجمہ وتلخیص : مولانا سیّد سلمان حسینی ندوی ﴾

صہیونیت :(Zionism)

صہیون اُس پہاڑ کو کہتے ہیں جو بیت المقدس کے جنوبی علاقہ میں واقع ہے ،تورات(Old Testament)میں صہیون کا ذکر بہت سی جگہوں پر آیا ہے، ایک جگہ کہا گیا ہے :

''بادشاہ اور اُس کے لوگ یروشلم ، یبوسین کے پاس گئے جو اُس علاقے کے باشندے تھے اور داوٗد، قلعہ میں رہے اور اُس کا نام ''شہر داوٗد'' رکھا، داوٗد کی عظمت میں اضافہ ہوتا چلا گیا اور اَب لشکروں کا خدا اِن کے ساتھ تھا'' ۱

اور دُوسری جگہ یہ کہا گیا ہے :

''میں نے اپنے پاک پہاڑ صہیون پر اپنے بادشاہ کو برکت دی'' ۲

ایک اور جگہ کہا گیا :

''صہیون میں رہنے والے رب کے گن گاوٗ، کیونکہ وہ خون کا طالب ہے۔'' ۳

ایک مقام پر ہے :

''رب جب صہیون کو بنائے گا تو اُس کی عظمت دیکھی جائے گی تا کہ صہیون میں رب کا نام لیا جائے اور یروشلم میں اُس کی تسبیح کی جائے۔'' ۴

''رب نے صہیون کو منتخب کیا ہے اور اُس کو قیام کے لیے پسند کیا ہے۔'' ۵

ایک اور جگہ آیا ہے :

''آخری دنوں میں رب کا گھر ٹیلوں اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر ہوگا، اور تمام اقوام اُس

---

۱ سموئیل دوم ۵ ۲ مزامیر ۲ ۳ مزامیر ۹ ۴ مزامیر ۱۰۲ ۵ مزامیر ۱۳۲

کی طرف آئیں گی اور بہت سی قومیں اُدھر چلیں گی ، وہ کہیں گے کہ آؤ رب کے پہاڑ پر چڑھیں ، یعقوب کے خدا کی طرف چلیں ، پھر وہ ہمیں اپنے طریقے سکھائے گا۔''

''اور ہم اُس کے راستوں میں چلیں گے ، کیونکہ صہیون سے شریعت ظاہر ہوگی اور یروشلم کے رب کا کلمہ ظہور پذیر ہوگا۔'' [۱]

اور کہا گیا :

اُسکے سب انتظار کرنے والوں کیلئے نعمت ہے ، کیونکہ صہیون کی قوم یروشلم میں رہتی ہے۔ [۲]

ایک جگہ یوں کہا گیا :

بلند پہاڑ پر چڑھ ! اے صہیون کی خوشخبری والے ، قوت کے ساتھ اپنی آواز بلند کر ، اے یروشلم کی خوشخبری والے۔'' [۳]

صہیونیت کا لفظ جب سے وجود میں آیا ہے اُس کا بنیادی مفہوم ایک ایسی یہودی تحریک کا ہے جو بنی اسرائیل کی عزت و عظمت کی بازیافت اور مسجدِ اقصیٰ کے ڈھیر پر ہیکل سلیمان کی تعمیر کی خاطر تمام ممکنہ وسائل کے استعمال کی کوشش کرتی ہے اور وہ پوری دُنیا پر وہاں سے ایک یہودی بادشاہ کے ذریعے حکومت کا اِرادہ رکھتی ہے جو اُن کے نزدیک ''مسیح منتظر'' ہے۔ بہت سے حضرات یہ سمجھتے ہیں کہ صہیونیت اپنے جدید ''پیغامبر'' تھیوڈور ہرزل کے زمانے سے شروع ہوئی ہے ، لیکن یہ دُرست نہیں ہے حقیقتاً یہ بہت قدیم تحریک ہے جو مختلف مراحل سے گزرتی رہی ہے۔ [۴] جن میں اہم مرحلے مندرجہ ذیل ہیں :

۱۔ مکابیین کی تحریک :

سب سے پہلے مکابیین کی تحریک یہودیوں کے بابل کی گرفتاری سے واپس ہونے کے بعد شروع ہوئی جس کا اوّلین مقصد ''صہیون'' کی طرف بازگشت اور ہیکل سلیمانی کی از سرِ نو تعمیر تھی۔

۲۔ تحریکِ بارکوخبا : (۱۱۷۔۱۳۸)

بارکوخبا یہودی نے اپنی قوم میں رُوح پھونکی اور فلسطین میں اکٹھا ہونے کی اُنہیں پُرجوش دعوت

---

[۱] اشعیاء ۲۰ [۲] اشعیاء ۲۰ [۳] اشعیاء ۴۰ [۴] دیکھیے انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا لفظ Zionism

دی، اور اِس پر اُبھارا کہ وہ ہیکل سلیمانی کی تعمیر کریں اور نسل داوٗد سے ایک بادشاہ کا تقرر کریں۔

۳۔ تحریکِ موزس کریتی :

یہ تحریک بارکوخبا کی تحریک سے مشابہ تھی لیکن اِسے کامیابی نہیں ملی۔

۴۔ درمیانی صدیوں میں صہیونی سرگرمیاں یہودیوں پر گوناگوں مصائب کی وجہ سے ٹھنڈی پڑ گئیں، اِس دور میں فلسطین میں یہودی حکومت کے قیام کے لئے کوئی طاقتور یہودی تحریک نہ اُٹھ سکی۔

۵۔ ڈیوڈ روبن اور اُس کے شاگرد سولومن مولوخ کی تحریک : (۱۵۰۱۔۱۵۳۲ء)

یہ دونوں شخص یہودیوں کے انقلابی رہنما کی حیثیت سے اُبھرے اور اُنہوں نے یہودیوں کی فلسطین میں بازآبادکاری کی بھرپور کوشش کی۔

۶۔ تحریکِ منشہ بن اسرائیل :

اِس کا مطالبہ یہ تھا کہ یہودی برطانیہ میں آباد ہوں اور وہاں سے پھر فلسطین میں آباد ہونے کی کوشش کریں، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہی تحریک دراصل موجودہ صہیونی تحریک کی بانی اور اُس کا پہلا بیج ہے، جس نے تین صدیوں میں پروان چڑھ کر اور انگریزوں کی طاقت وقوت سے یہودی مقاصد کی تکمیل کے لیے بھرپور فائدہ اُٹھایا

۷۔ تحریکِ شبتائی لیوی : (۱۶۲۶۔۱۶۷۶ء)

یہ تحریک بہت سخت اور متعصب ومتشدد تحریک تھی، اِس کا بانی ''مسیحِ منتظر'' ہونے کا دعویدار تھا، لیکن اُس کا ردّ ِعمل مندلسن (۱۷۲۰۔۱۷۸۶ء) کی شکل میں سامنے آیا جس نے اپنی قوم یہود کو اِس کی دعوت دینا شروع کی کہ وہ جن ممالک میں رہ رہے ہیں اُن کے باشندوں کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کریں اور سیاسی جدوجہد ترک کر کے صرف دینی ورُوحانی اُمور پر توجہ مرکوز کریں۔

۸۔ نپولین کی دعوت پر یہودیوں میں نئی سرگرمی :

۱۸۰۶ء میں یہودیوں کی اعلیٰ کونسل کی کانفرنس کا انعقاد ہوا، جس میں نپولین نے اِن کے اندر جوش پیدا کرنے، اِنہیں لالچ دینے، اور مشرقِ عربی پر قبضہ کے لیے اُن کو اپنی مدد پر اُبھارنے کی، اِس وعدہ پر کامیاب کوشش کی کہ وہ اِنہیں فلسطین کی سرزمین حوالہ کردے گا۔ یہودیوں نے ۱۷۹۸ء سے فرانس میں زبر

دست تحریک چلا رکھی تھی اِن کے مقررین اور مقالہ نگار فلسطین میں عہدِ رفتہ کی بازیافت کے لیے جوش دِلا رہے تھے، یہودی مؤرخ ''ایلی لیوی'' نے اپنی کتاب ''یہودی دُنیا کی بیداری'' ۱؎ میں خطرناک تقریر کا اقتباس نقل کیا جو ۱۷۹۸ء میں ایک یہودی لیڈر نے کی تھی اِس کی حیثیت ایک خطرناک یہودی دستور کی ہے جو یہودی تحریک کے علمبرداروں کے ''پروٹوکول'' سے پہلے پیش کیا گیا تھا :

''میرے بھائیو! آپ کے ذہن میں یہ بات رہنی چاہیے کہ آپ کی آہیں اور چیخیں گذشتہ اَدوار میں ظلم وجور کے بوجھ تلے مدتوں دبے رہنے کے بعد آسمان کی چھت تک پہنچ گئی ہیں، تو کیا اَب آپ ذلت وانحطاط کی اِس حالت سے نکلنے کا اِرادہ رکھتے ہیں جس تک آپ کو اِن جانوروں نے پہنچا دیا ہے۔ ہم اپنی حقارت کا ہر جگہ مشاہدہ کرتے ہیں، اب دیر کی گنجائش نہیں ہے، ذلت وپستی کی زنجیریں توڑنے کا وقت آگیا ہے، ہاں! وقت ہماری ترقی اور دُنیا میں اپنی حیثیت منوانے کا آگیا ہے، آیئے یروشلم کے ہیکل کو اَز سرِ نو بنائیں، ہماری تعداد چھ ملین ہے، ہم دُنیا کے مختلف ملکوں میں بکھرے ہوئے ہیں، ہمارے پاس دولت کے خزانے ہیں اور بڑی جائدادیں ہیں، ہمیں چاہیے کہ اپنے علاقے کی بازیافت کے لیے ہم ہر ممکن وسیلہ اختیار کریں، موقع مناسب ہے اور ہم پر لازم ہے کہ ہم اِس سے فائدہ اُٹھالیں۔

ہمیں اِس مقدس مقصد کو پورا کرنے کے لیے مندرجہ ذیل وسائل اختیار کرنا ہوں گے، ہمیں ایک کونسل قائم کرنا ہوگی جس کے ممبران کا انتخاب اِن پندرہ ملکوں میں رہنے والے یہودی کریں گے، اٹلی، سویزرلینڈ، ہنگری، بولونیا، رُوس، شمالی ممالک، برطانیہ، اسپین، ویلز کے علاقے، سویڈن، جرمنی، ترکی، ایشیا، افریقہ۔ ۲؎

اِن ممالک کے نمائندہ یہودیوں کی کمیٹی حالات پر غور کرے گی اور ضروری تجاویز اپنائے گی، تمام یہودیوں پر لازم ہوگا کہ وہ اِن تجاویز کو تسلیم کریں، اور اِس کو ایک لازمی

۱؎ مطبوعہ نظام پریس مصر ۱۹۲۴ء ص ۱۰۱ بعنوان یقظة العالم الیهودی ۲؎ خیال رہے کہ یہ تقریر ایک صدی بعد ہرزل کی قیادت میں عالمی صہیونیت کی راہ ہموار کر رہی تھی۔

قانون کی حیثیت دیں، جو علاقہ فرانس کے ساتھ اِس کو قبول کرنے کے لیے تیار ہے وہ مصر کے ساحل سمندر کا علاقہ ہے، اِس کے ساتھ ایک وسیع علاقہ بھی محفوظ کیا جائے گا، جو عکا شہر سے اور بحرِ میت کے جنوب سے بحرِ احمر تک پھیلا ہوا ہے، یہ علاقہ ہمارے لیے مناسب ترین علاقہ ہے اِس کے ذریعہ بحرِ احمر کے سمندری راستوں پر ہمارا قبضہ ہو جائے گا، اور ہندوستان، عرب اور شمالی وجنوبی افریقہ کی تجارت ہمارے ہاتھ میں ہوگی۔ ہمیں اِس میں شک نہیں ہے کہ ایتھوپیا اور حبشہ کا علاقہ ہمارے ساتھ تجارتی تعلقات مکمل رضامندی سے قائم کرے گا، یہی وہ ملک ہے جو (حضرت سلیمانؑ) کے پاس سونا، ہاتھی دانت، عمدہ لکڑی اور قیمتی پتھر بھیجتا تھا۔

پھر حلب اور دمشق کا پڑوس ہمیں تجارت کی سہولیات فراہم کرے گا اور بحرِ متوسط (Meditranian Sea) ہمیں فرانس، اٹلی، اسپین اور دیگر یورپین ممالک سے تعلقات میں آسانیاں فراہم کرے گا۔ ہمارا علاقہ دُنیا کے وسط میں واقع ہونے کی وجہ سے تمام سرسبز وشاداب اَراضی کی پیداوار کا مرکز اور مخزن بن جائے گا۔

بابِ عالی (خلافتِ عثمانیہ) کی خدمت میں ہماری تجاویز سے متعلق جو معاہدے اور انتظامات کیے جا رہے ہیں، ابھی ہم اُنہیں علانیہ ظاہر نہیں کر سکتے ہم اِس مسئلہ کو فرانسیسی قوم کے حسنِ انتظام وتدبر سے مربوط رکھنے پر مجبور ہیں۔

بھائیو! اِس مقصد کے حصول کے لئے کوئی کسر اُٹھانہ رکھیں، یعنی اپنے وطن کی بازیافت کی جدوجہد کریں تاکہ ہم اپنے قانون کے تحت زندگی گذار سکیں، اور اِس مقدس علاقہ کی تجدید کر سکیں، جس کو ہمارے آباؤ اَجداد نے بڑی قربانیوں سے حاصل کیا تھا، اور اِس کی خاطر بڑی بہادری اور حوصلہ مندی کا ثبوت دیا تھا، میں دیکھ رہا ہوں کہ ایمان کے شعلے آپ کے سینوں میں بھڑک رہے ہیں، اے اسرائیلیو! تمھاری تباہی وبربادی کا دور ختم ہونے والا ہے، موقع ہاتھ آ گیا ہے اب اِسے ہاتھ سے نہ جانے دو۔[1] (جاری ہے)

---

[1] دیکھا جائے کہ اِس تقریر کا اکثر حصہ ایک واقعہ بن چکا ہے۔

قسط : ۸

یہودی خباثتیں

﴿ تحریر : فلسطینی مفکر عبداللہ التل ، ترجمہ و تلخیص : مولانا سیّد سلمان حسینی ندوی ﴾

۹۔ یہودی سرمایہ داروں مونیٹوری اور رَوٹ شیلڈ کی تحریک :

اِن دونوں یہودیوں نے یہودیوں کے خوابوں کی پرورش و پرداخت اور اِنہیں شرمندۂ تعبیر کرنے کے لیے اپنا پیسہ پانی کی طرح بہایا۔ اُنیسویں صدی کے اواسط سے اِن دونوں نے فلسطینی اراضی خریدنے اور کالونیاں بنانے کے لیے بے دریغ مال خرچ کیا ، فلسطین میں اِن کے منصوبوں کی تکمیل میں انگریز یہودی رہنماؤں ''ڈزرائیلی'' اور ''لائنس اَولیونٹ'' نے بھرپور مدد کی۔ ڈزرائیلی یہودی نے مسیحیت کا لبادہ اُوڑھ کر ملکہ وکٹوریہ کے عہد ۱۸۷۵ء میں برطانوی وزارتِ عظمٰی کا منصب حاصل کیا ، اِسی نے نہر سویز شیرز میں مصر کا حصہ مارلیا ، یعنی خدیو اسماعیل کو اپنے قرض کی ادائیگی کے لیے چار ملین جنیہ دے کر مصر کے شیرز خرید لیے ، حالانکہ اُن کی قیمت اِس حقیر رقم سے کئی گنا زیادہ تھی۔ ڈزرائیلی (لارڈ بیکن فیلڈ) کا مقصد اِس سے نمبر اول پر یہودیوں کو اور پھر انگریزوں کو فائدہ پہنچانا تھا ، اِسی لیے اُس کو اُن ممتاز یہودی شخصیات میں شمار کیا جاتا ہے جنہوں نے یہودیوں کی اُمیدوں اور آرزوؤں کو بروئے کار لانے میں بڑا اہم کردار اَدا کیا۔ جہاں تک اِس کے عیسائیت کے قبول کرنے کی بات ہے تو اِس سلسلہ میں یہودی مؤرخ ''ایلی لیوی'' کی کتاب کا اقتباس کافی ہوگا۔

''اگر کوئی بیکونس فیلڈ کے جذبات کی گہرائی میں اُترنا اور اُس کے جذبات و رُجحانات کی نبض دیکھنا چاہتا ہے کہ آیا یہ شخص اپنے پہلے عقیدہ سے وابستہ رہا اور اُس نے عیسائیت کو اپنے بلند مقاصد تک پہنچنے کا ایک ذریعہ بنایا تھا ، تو اُسے اُس کی سوانح حیات کا مطالعہ کرنا چاہیے جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اُس کی رُوح یہودیوں کے گرد گردش کرتی رہی اور وہ اُن کے لیے فکر مند رہا اور وہی اُس کی دلچسپی کا مرکز بنے رہے ، لیکن یہ بات اِسے عیسائی دینی فرائض ادا کرنے میں مخل نہیں ہوئی۔ ''(۱)

۱؎ یقظة العالم الیهودی از اَیلی لیوی مطبوعه نظام پریس ، مصر ۱۹۳۴ صفحه ۱۹۴

۱۰۔ صہیونی تحریک :

وہ صہیونی تحریک جو رُوس میں اُنیسویں صدی میں یہودیوں کے قتل عام کے بعد شروع ہوئی، جس نے امریکا کے یہودیوں سے فلسطین میں اراضی کی خریداری، یہودی کالونیوں کی تعمیر، اور رُوسی یہودیوں کی فلسطین منتقلی کے سلسلہ میں مدد کا مطالبہ کیا۔

۱۱۔ عظیم صہیونی تحریک :

یہ سب سے اہم اور خطرناک تحریک ہے جس کی قیادت آسٹریا کے صحافی تھیوڈ ہرزل (۱۸۶۰ء۔۱۹۰۴ء) نے کی ،اُس نے اِس موضوع پر ایک کتاب لکھی، جس میں تحریک کے مقاصد کی وضاحت کی، اِس تحریک کا خلاصہ یہ ہے کہ دُنیا کے یہودیوں کو مجتمع کر کے ایک یہودی حکومت قائم کی جائے۔ ہرزل یہودی نے فرانسیسی افسر ''ڈریوس'' کی خیانت کے واقعہ سے جس نے فرانسیسی فوج کے راز جرمنی منتقل کیے تھے۔اور نتیجاً یہودیوں سے سخت نفرت کی ایک لہر چل پڑی تھی، پورا فائدہ اُٹھایا اور یہ دعوی کیا کہ ڈریوس بے گناہ ہے اور اُس کے خلاف مقدمہ صرف (ANTISEMETIC) ''سامی مخالف'' جذبات کا نتیجہ ہے جو یہودیوں پر ظلم کو ہوا دیتے رہتے ہیں۔ ہرزل کو متعدد یہودی مصنفین ''ماکس نوردو'' ''اسرائیل زانجویل'' اور دیگر افراد نے بڑی مدد بہم پہنچائی۔ ہرزل نے اِسلامی رَواداری اور مسلمانوں کے منصفانہ اور عادلانہ رویہ سے جس کے سایہ تلے وہ مختلف مسلم ممالک میں زندگی گزار رہے تھے، فائدہ اُٹھانا چاہا اور اُس وقت کی سب سے بڑی اسلامی شخصیت سلطان عبدالحمید عثمانی کے مراحم خسروانہ اور کریمانہ رویہ کا استحصال کرنے کی کوشش کی، لہٰذا مئی ۱۹۰۱ء میں ہرزل نے سلطان عبدالحمید سے ملاقات کر کے کرم کی درخواست بھی کی اور زبردست مالی اعانت کی پیش کش بھی، لیکن ہرزل کی تمام کوششیں فلسطین میں آبادکاری کے وعدۂ سلطانی اور فرمانِ سلطانی کے حصول کی ناکام ہوگئیں۔ سلطان نے صہیونیوں کے عزائم کو بھانپ لیا اور فلسطین کو یہودیانے کی ہر کوشش کو ناکام بنادیا۔

ہرزل نے واپس آکر پھر یہودیوں کے زرخرید غلام انگریزوں پر اپنی ساری کوششیں مرکوز کردیں جن کے نتیجہ میں یہ نقطۂ نظر اُبھر کر آیا کہ یہودیوں کو جزیرہ نمائے سینا میں اپنی حکومت قائم کرنے کا ایک موقع دیا جائے لیکن سینا کے علاقہ میں پانی کی قلت نے اِس منصوبہ پر عمل نہ ہونے دیا۔ انگریزوں نے اِس کے بعد

ہرزل کے سامنے یہ منصوبہ رکھا کہ یہودیوں کی ریاست یوغنڈا میں قائم کردی جائے، اُس نے اِس پیش کش کو قبول کرلیا لیکن ۱۹۰۳ء میں یہودیوں کی چھٹی کانفرنس نے اِس منصوبہ کو مسترد کردیا اور اِس پر اِصرار کیا کہ فلسطین کو ہی یہودیوں کا قومی وطن بنایا جائے گا۔۱۹۰۴ء میں ہرزل کی موت ہوگئی۔ [1]

ہرزل کی صہیونی تحریک نے جو سب سے خطرناک عمل شروع کیا وہ یہودیوں کی سالانہ کانفرنسیں تھیں جو دُنیا کے کسی نہ کسی ملک میں سال بہ سال پابندی سے منعقد ہونے لگیں، جن میں بڑے بڑے یہودی لیڈران جو ''حکماء'' (بزرگ) کہلاتے ہیں، کی شرکت ہوتی تھی۔ ۱۸۹۷ء میں ہرزل نے اِن کانفرنسوں کا سلسلہ سویزرلینڈ کے شہر ''بال'' کی پہلی کانفرنس سے شروع کیا تھا، اُس کانفرنس میں بہت سی قراردادیں رازدارانہ طریقہ پر اور کچھ اعلان کے ساتھ پاس کی گئی تھیں جن قراردادوں کا اعلان کیا گیا وہ مختصرًا یہ تھیں :

۱۔ فلسطین میں یہودی ریاست کا قیام، جس کے لیے فلسطین کی اَراضی خریدی جائیں گی۔

۲۔ یہودیوں کے مالی و معاشی وسائل کو ترقی دینا۔

۳۔ عبرانی ثقافت کا اِحیاء۔

بال کی کانفرنس میں ہرزل اور دیگر لیڈروں نے سرمایہ داروں سے پُرزور اپیلیں اِن مقاصد کی تکمیل کے لیے کیں۔ یہودی سرمایہ دَاروں نے جن میں سرفہرست روٹ شیلڈ اینڈ کمپنی اور امریکن یہودی مالدار آتے ہیں، اِس صہیونی تحریک کی زبردست مالی اِمداد کی۔

رازدارانہ قراردادیں جو اِس کانفرنس میں پاس کی گئیں وہ صہیونی بزرگوں کے اُصول وضوابط (Protocols of Elders of Zion) کہلاتے ہیں۔لیکن یہ قراردادیں مخفی نہ رہ سکیں کیونکہ بیسویں صدی کے اَوائل میں رُوس میں لندن سے نکلنے والے مارننگ پوسٹ (Morning Post) کے اَخباری نمائندہ کو اِس کا ایک نسخہ ہاتھ لگ گیا جس نے اِس کا انگریزی ترجمہ شائع کردیا۔

اِس کا شائع کرنا تھا کہ یہودیوں کی طرف سے قیامت برپا کردی گئی۔اُنہوں نے اَخبار کے خلاف جنگ چھیڑدی۔ کتاب کے تمام نسخے حاصل کر کے اُنہیں جلوا ڈالا لیکن اسکیم طشت اَزبام ہوچکی تھی اور مجرمانہ قراردادوں کا پوری دُنیا کو پتہ چل چکا تھا اور بعض یہودیوں نے جن کو اُن کی قوم نے نکال باہر کیا تھا جیسے وکیل

[1] (دیکھئے ''الحکومۃ السریۃ فی برطانیۃ'' (برطانیہ کی خفیہ حکومت) از جارج اَسکاٹ، شائع کردہ دارُالکتاب العربی ۱۹۵۷ء)

ہنری کلین نے اِس کا اعتراف کیا اور اپنے پرچہ ''عورت کی آواز'' (Voice of Woman) شیکا گو امریکا ۱۹۴۵ء میں صاف لکھا تھا :

''پروٹوکول یعنی یہودیوں کے دُنیا میں غلبہ و اِقتدار کا منصوبہ ایک حقیقت ہے۔ یہودی لیڈران نے ''سان ہدرین'' نامی ہائیر کونسل دُنیا کی حکومتوں پر قبضہ کے لیے بنائی ہے۔ یہودیوں نے مجھے اِسی لیے نکال باہر کیا ہے کہ میں نے اُن کے اِن مفسدانہ اور شر پسندانہ منصوبوں کی مخالفت کی تھی۔''

ٹیکساس شہر کے جج آرم اَسٹرانگ نے اپنی کتاب ''خیانت کے علمبردار'' مطبوعہ ۱۹۴۸ء میں ۱۸۹۷ء میں بال شہر میں منعقد ہونے والی صہیونی کانفرنس کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا تھا :

''لیگ آف نیشنز اور اَقوامِ متحدہ کا تصور جس کے بعد ایک صہیونی عالمی مملکت کا قیام عمل میں لایا جائے گا، صہیونی کانفرنس میں جو بال شہر میں ۱۸۹۷ء میں منعقد ہوئی، ایک زمانی ترتیب کے ساتھ زیر بحث آیا۔ صہیونیوں نے اِس کانفرنس میں اِعلان کیا تھا کہ وہ دُنیا کی مسیحی اَقوام کو زیرنگین کر کے ایک صہیونی مملکت قائم کریں گے جس کی سربراہی ایک بادشاہ کرے گا جو پوری دُنیا کا بادشاہ ہوگا، اُن کی اسکیم اور منصوبہ اُن کی جنگ اور فتوحات کی سوچ کو واضح کرتے ہیں۔ اُنہوں نے اِس کانفرنس میں بڑے فخر سے اِس کا اِظہار کیا کہ وہ صحافت اور سونے پر قبضہ کرنے کی قدرت رکھتے ہیں۔'' [۱]

عرب ممالک میں ''صہیونی سازش کے پروٹوکول'' کا اوّلین ترجمہ محمد خلیفہ تیونسی نے کیا اور ۱۹۵۱ء میں دارُالکتاب العربی سے اِس کی اِشاعت ہوئی۔ دُوسرا ترجمہ سید احمد حامد الفقی نے ۱۹۵۱ء میں کیا جو اَلسنۃ المحمدیۃ پریس قاہرہ سے شائع ہوا۔ (جاری ہے)

---

[۱] اس کا اصل نام Protocol of the Learned Elders of Zion ہے۔''

قسط : ۹

یہودی خباثتیں

﴿ تحریر : فلسطینی مفکر عبداللہ التل ، ترجمہ و تلخیص : مولانا سیّد سلمان حسینی ندوی ﴾

۱۰۔ پروٹوکول کا خلاصہ :

ہمارا پاسپورٹ: طاقت، دروغ بیانی اور دعوی ہے۔ ہمارا حق ہماری قوت میں پوشیدہ ہے۔ اِس میں کوئی عیب نہیں ہے کہ تم جاسوس اور سراغ رساں بنو۔ ہمارے نزدیک آزادی قانون کے دائرے میں اِقدامیت کا نام ہے۔قوانین جب تک ہمارے منشاء کے مطابق ہوں گے ہم تمام آزادیوں پر قابض ہوجائیں گے۔ہم آزادی کی وہ شکلیں پیدا کریں گے جو ہمارے منشاء اور خواہش کے مطابق ہوں۔

قانون سازی اور اُس کے نفاذ کے پیچھے ہمارے ہاتھ ہیں۔ ہمارا دخل الیکشن کے معاملات میں بھی ہے اور صحافت اور نشر و اِشاعت میں بھی۔

ہم یہودیوں کے ذہن میں یہ واضح رہنا چاہیے کہ ہم نے کمیونزم کے ذریعہ ''گوییم'' (Gentiles) ''دیگر اَقوام'' کے اندر سخت اِنتشار اور اَنارکی پیدا کردی ہے۔

دُنیا کی قومیں سوشلسٹ اِنقلاب کے نتائج سے چیخ پڑیں اور بھاگ کر اُنہوں نے پناہ لینا چاہی تو ہماری گرفت میں آگئیں کیونکہ مالی مدد کے بغیر کوئی جدوجہد نہیں ہوسکتی اور مال ہمارے ہاتھ میں ہے۔ غیر یہودی قوموں کی غذائی ضروریات اُنہیں ہمارے سامنے ذِلت پر مجبور کردیتی ہیں۔

ہمارے نمائندے عالمی مسائل کو اِس طرح بیان کرتے ہیں اور اُنکا ایسا تجزیہ کرتے ہیں جو ہمارے مصالح و مفادات کے عین مطابق ہوتا ہے۔صحافت اور تمام ذرائع اِبلاغ ہمارے ہاتھ میں ہیں۔اَدب اور صحافت دو زَبردست طاقتیں ہیں جو ہمارے تصرف میں ہیں۔

ہم نے حکومتوں اور قوموں کے درمیان ایک کھائی اور خندق پیدا کردی ہے۔آپ کو

یاد رہنا چاہیے کہ آج ہم اپنے مقاصد کے بہت قریب آچکے ہیں۔ وہ وقت قریب ہے جب علامتی سانپ کے دونوں جبڑے مل جائیں گے جس کو ہم نے اپنی قوم کے لیے بطورِ مثال کے اِستعمال کیا ہے۔ اِس کے بعد پورا یورپ ہمارے قبضہ میں ہوگا اور سخت فولادی شکنجہ میں کس دیا جائے گا۔

اِستبدادی طاقتوں، ڈکٹیٹروں اور ملکوں کے سخت گیر حاکموں کی زبان پر یہ وعدے ہوں گے کہ وہ اپنی قوموں کے لیے عدل و اِنصاف، خوشحالی اور فارغ البالی اور اَقوامِ عالم کی ترقی کے خواہاں اور اُس کے لیے کوشاں ہیں اور وہ عالمی برادری سے تعلقات مستحکم کرنا چاہتے ہیں لیکن وہ اِس کا تذکرہ نہیں کریں گے کہ یہ عالمی وحدت ہمارے ذریعہ اور ہمارے تصرف میں ہوگی۔ دُنیا کی حکومت ہمارے خلاف شکلی اِحتجاج کرتی نظر آئے گی تو اَندر سے وہ ہمارے مَشوروں اور فیصلوں کے تابع ہوگی۔

طاقت حق کے ساتھ نہیں رہتی۔ صحافت کی آزادی، عقیدہ و مذہب کی آزادی اور سماجی آزادی کے خیالات خام لوگوں کے ذہنوں سے ہمیشہ کے لیے نکل جانے چاہئیں۔

ہم دُنیا کی حکومتوں کا پہیہ گھُمانے کی طاقت رکھتے ہیں کیونکہ سونا ہمارے ہاتھ میں ہے۔

صحافت کو چاہیے کہ وہ سَنسنی خیز، ہیجان انگیز، سَستی اور بے حقیقت ہو، اور کوئی اِعلان اَخبارات میں ہماری نظروں سے گزرے بغیر شائع نہ ہونے پائے۔

اَنبیاء نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اَقوامِ عالَم پر حکمرانی کے لیے منتخب کیا ہے۔

ہمارے سامنے عیسائیت کو مکمل طور پر تباہ کرنے کے چند سال رہ گئے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم عیسائیوں کے ذہنوں سے خدا کا تصور نکال دیں۔ ہمیں فریب، دروغ گوئی، رِشوت اور خیانت میں دیگر اَقوام کے ساتھ ذرا بھی تردُّد نہ کرنا چاہیے۔ ہمیں کسی چیز کو خیر اور اعلیٰ اقدار کا ایک حصہ ہونے کی حیثیت سے نہیں دیکھنا چاہیے۔ ہمیں بس ضرورت اور مصلحت کو پیشِ نظر رکھنا ہے۔ ہم اَقوامِ عالَم کے درمیان حسد و بغض و نفرت کے جذبات بھڑکا کر اور اُن کے اَخلاق و کردار کو تباہ و برباد کر کے ہی حکومت

کرسکتے ہیں۔ ''گوییم'' (غیر یہودی اَقوام) بکریوں کے ریوڑ ہیں اور ہم اُن کے بھیڑیئے۔ (فری میسن) ماسونی تنظیم جو پوری دُنیا میں پھیلی ہوئی ہے ہماری مدد کررہی ہے، ہم کو چاہیے کہ ہم اِیمانی عقائد کی زنجیر توڑ دیں۔

ہم جب اپنی مملکت حاصل کرلیں گے اُس وقت اپنے عقیدہ کے علاوہ ہم کسی عقیدہ کو نہیں رہنے دیں گے، اِس لیے ہمیں تمام اَدیان اور عقائد کا خاتمہ کردینا چاہیے۔ اگر اِس کے نتیجہ میں ملحدین پیدا ہوں تو کوئی حرج نہیں، یہ ہمارے نقطۂ نظر سے متصادم نہیں بلکہ ایک عبوری دَور ہے، عنقریب یہودی بادشاہ پوری دُنیا کا پوپ بن جائے گا۔ آج عقیدہ کی آزادی کا دَوردورہ ہے لیکن چند ہی سالوں میں عیسائیت کا مکمل سقوط ہوجائے گا پھر دُوسرے مذاہب کے ساتھ تصرف ہمارے لیے آسان ہوگا، ہم دینی نمائندوں کے اَثرات بہت محدود کردیں گے۔'' [۱]

صہیونیت یہودیوں کا نیا دین :

میرا اِحساس یہ ہے کہ صہیونیت ایک سیاسی اور دینی تحریک کی حیثیت سے یہودی دین کا ضمیمہ ہے جو دوٹھوس بنیادوں تورات اور تلمود پر قائم ہے اور میرا خیال ہے کہ صہیونی ذمہ داروں کے پروٹوکول دینِ یہود کی تیسری بنیاد و اَساس ہیں۔ موجودہ یہودی دین کا حضرت موسٰی علیہ السلام سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ دین محرف ہے۔ یہودیوں کے مجرمانہ کردار کا پس منظر وہ مظالم نہیں ہیں جن کا اُنہوں نے اپنی طویل تاریخ میں سامنا کیا بلکہ درحقیقت اُن کا یہ محرف دین ہی اُن کے مجرمانہ مزاج کا سبب ہے۔ تورات وتلمود اِن کے بگڑے ہوئے دینی پروہتوں اور پُجاریوں کی تعلیمات اور بزرگانِ صہیون کے تخریبی منصوبوں کی نمائندگی کرتی ہیں۔ اُن کے اِس محرف دین نے اُن کے اَندر جُرم، کینہ، کرپشن، پستی وگراوٹ، درندگی، تعصب اور غرور کا آمیزہ تیار کردیا ہے جس نے اُن کے لیے خون ریزی، معصوم بچوں اور عورتوں کے ساتھ سفاکی، دُروغ بیانی اور بدعہدی کو اعلیٰ اَخلاق باوَر کرارکھا ہے۔

بہت سے لوگ سمجھتے ہیں کہ صہیونیت یہودیت سے جداگانہ کوئی شئے ہے حالانکہ حقیقت میں وہ ایک

[۱] Protocol of the learned Elders of Zion Briton Pub Societv 1992

ہی سکّہ کے دو رُخ ہیں۔ صہیونیت یہودیت کے نفاذ کا آلۂ کار ہے۔ کوئی یہودی بھی آپ کو صہیونیت کا مخالف نہیں ملے گا جس کا مقصد یہ ہے کہ یہودیوں کو فلسطین کی سرزمین پر بسایا جائے اور ایک عظیم اِسرائیلی مملکت کا قیام عمل میں لایا جائے۔ جو یہودی بظاہر صہیونیت سے اِختلاف کرتے نظر آتے ہیں وہ ایک خاص منصوبہ کے تحت ایسا کرتے ہیں اور اُن کی تعداد ڈیڑھ کروڑ یہودیوں میں چند ہزار اَفراد کی ہے۔

میری نظر میں صہیونیت پُرتشدد یہودیت کا دُوسرا نام ہے۔ یہودی مؤرخ ''ایلی لیوی'' کہتا ہے :

''ہم جب غور کرتے ہیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ صہیونیت چار مختلف اَدوار پر محیط ہے۔ پہلا دَور توراۃ کا، دُوسرا ہرزل سے پہلے کا، تیسرا دَور ہرزل کے زمانہ کا جو ۱۹۰۴ء سے شروع ہو کر ۱۹۱۸ء پر ختم ہوتا ہے، چوتھا دَور بلفور کے اِعلان کے بعد کا۔'' [۱]

یہودی مؤرخ مزید کہتا ہے :

''ہم کہہ چکے ہیں کہ سب سے پہلے موسٰی نے صہیونیت کا محل تعمیر کیا، اُس کو مستحکم کیا اور اُس کے سیاسی اُصول کی نشر و اِشاعت کی۔ واقعات اِس کے شاہد ہیں کہ صہیونیت ایک طویل زنجیر کی کڑی ہے۔'' [۲]

اِس یہودی مؤرخ کے اِقتباس سے یہ اُمر واضح ہے کہ صہیونیت ہی فی الحقیقت وہ یہودی تحریک ہے جس نے حضرت موسٰی کے زمانہ سے قومی رُوح کو بیدار کیا جیسا کہ اُس کا دعوٰی ہے اِس لیے یہودیت اور صہیونیت میں فرق کرنا مناسب نہیں ہے۔

یہ ذہن میں رہنا چاہیے کہ ہر یہودی صہیونی ہوتا ہے، یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر صہیونی یہودی ہو۔ کیونکہ بعض مغربی زُعماء جن کو صہیونیت نے خریدا اور اُن کے ضمیر کا سودا کیا جیسے چرچل، ایڈن، ٹرومین، آئزن ہاور، کنیڈی اور جانسن وغیرہ اِس پر فخر کرتے تھے کہ وہ صہیونیت کے مددگار رہیں۔ چرچل اکثر کہا کرتا تھا کہ وہ خالص صہیونی ہے اور اُسے اِس پر فخر ہے۔ یہی حال ۱۹۱۷ء کے برطانیہ کے وزیرِ خارجہ آرتھر بلفور کا تھا جو صہیونیت کے مقاصد کی تکمیل کے لیے بڑا پُرجوش تھا اور روت شیلڈ اور حائم وائزمین (ہرزل کے نائب) کا گہرا دوست تھا۔ یہ بلفور ہی ہے جس نے یہودیوں کے لیے فلسطین کو وطن بنانے کا حسبِ وعدہ اِعلان کیا۔ (جاری ہے) ☆☆☆

---

[۱] یقظة العالم الیهودی (یہودی دُنیا کی بیداری) مؤلف ایلی لیوی، طبع شدہ مطبع النظام مصر ۱۹۳۴ء ص ۱۶ [۲] سابق مآخذ

قسط : ۱۰

یہودی خباثتیں

﴿ تحریر : فلسطینی مفکر عبد اللہ التل ، ترجمہ و تلخیص : مولانا سیّد سلمان حسینی ندوی ﴾

ماسونیت : (FREEMASONRY)

ماسونیت ایک قدیم خفیہ یہودی تحریک ہے جس کی تاریخ یہودیوں کی اِبتدائی تاریخ کے ساتھ شروع ہوتی ہے۔ بعض یہودیوں کا کہنا ہے کہ حضرت سلیمانؑ نے جزیرہ نمائے سینا میں پہلی ''ماسونی محفل'' کا آغاز کیا تھا اور حضرت سلیمانؑ محفل ماسونی کے اُستاذ عظیم تھے۔ ماسونیت بہت سے مرحلوں سے گزری ہے لیکن ہمیں اٹھارویں، اُنیسویں اور بیسویں صدی میں ماسونیت کے کردار کو سمجھنا ہے جس نے یہودیوں کے لیے یورپین اور امریکن حکومتوں پر اپنا اَثر و نفوذ قائم کرنے کی راہ ہموار کی۔

۱۷۱۷ء میں یہودیوں نے ماسونی تعلیمات اور اُس کے رموز و اِشارات پر نظر ثانی کی اور برطانیہ اور امریکہ کے پروٹسنٹ ماحول سے مطابقت پیدا کرنے کی کوشش کی۔ اِسی سال اُنہوں نے برطانیہ کی ''محفل اعظم'' قائم کی اور اپنا تعارف ''آزاد معماروں'' کے نام سے کرایا حالانکہ وہ ''خفیہ طاقت'' کے عنوان سے معروف تھے۔ اُنہوں نے ماسونیت کے مقاصد اِس طرح متعین کیے ہیں :

''آزادی، بھائی چارہ، برابری''

یہ مقاصد صرف فریب ہیں کیونکہ اصلاً ماسونیت کا مقصد عالمی یہودیت کی خدمت اور دُنیا پر اِس کا اِقتدار قائم کرنا ہے۔ لیکن جلد ہی برطانیہ کی ماسونی محفل نے اپنے مندرجہ ذیل مقاصد کا اعلان کیا۔

(۱) یہودیت کی حفاظت۔

(۲) عام مذاہب اور بالخصوص کیتھولکس کی مخالفت۔

(۳) اِلحاد اور اباحیت کو دُنیا کی قوموں میں پھیلانے کی کوشش۔ [۱]

برطانیہ سے ماسونی محافل کا سلسلہ کچھ اِس طرح دراز ہوتا گیا۔

---

[۱] دیکھئے ''الماسونية منشئة ملك اسرائيل'' ماسونیت اسرائیلی بادشاہت کی مؤسس الماسونیۃ از محمد علی الزغبی

پہلی ماسونی محفل	پیرس میں	۱۷۳۲ء میں قائم ہوئی
پہلی ماسونی محفل	جبل طارق میں	۱۷۸۷ء میں قائم ہوئی
پہلی ماسونی محفل	جرمنی میں	۱۷۳۳ء میں قائم ہوئی
پہلی ماسونی محفل	پرتگال میں	۱۷۳۵ء میں قائم ہوئی
پہلی ماسونی محفل	ہالینڈ میں	۱۷۴۵ء میں قائم ہوئی
پہلی ماسونی محفل	سوئیزرلینڈ میں	۱۷۴۰ء میں قائم ہوئی
پہلی ماسونی محفل	ڈنمارک میں	۱۷۴۵ء میں قائم ہوئی
پہلی ماسونی محفل	اِٹلی میں	۱۷۶۳ء میں قائم ہوئی
پہلی ماسونی محفل	بلجیکا میں	۱۷۶۵ء میں قائم ہوئی
پہلی ماسونی محفل	رُوس میں	۱۷۷۱ء میں قائم ہوئی
پہلی ماسونی محفل	سویڈن میں	۱۷۷۳ء میں قائم ہوئی
پہلی ماسونی محفل	انڈیا میں	۱۷۵۲ء میں قائم ہوئی

۱۷۳۳ء میں امریکا میں سرکاری ماسونی محفلوں کا قیام ہونا شروع ہوا۔ پہلے نیویارک میں پھر بوسٹن اور پھر دیگر اہم شہروں میں محفلیں قائم ہوئیں۔ ۱۹۰۷ء تک امریکا میں بڑی محفلیں پچاس سے زیادہ قائم ہو چکی تھیں جن کے ماتحت ملک بھر میں ہزاروں محفلیں تھیں اور جن سے ایک ملین سے زیادہ امریکی اَفراد وابستہ تھے۔ (دیکھئے برٹش انسائیکلوپیڈیا)۔ برطانیہ کی محفل اعظم کے توسط سے کنیڈا، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، مصر اور مشرق اَوسط میں محفلیں قائم ہوئیں جن کا قبلہ برطانیہ کی محفل اعظم قرار پائی۔

ماسونیت کے تین مرحلے :

(۱) اِبتدائی رمزی۔ (۲) درمیانی ملوکی۔ (۳) عالمی جو منتخب بزرگانِ اسرائیل پر مشتمل ہے۔

مبتدی، ماسونی ممبر بننے کے لیے یہ قسم کھاتا ہے :

''میں کائناتِ اعظم کا نقشہ بنانے والے کی قسم کھاتا ہوں کہ میں انجمن کے عہد کے خلاف

نہیں کروں گا اور اِس کے راز افشاء نہیں کروں گا نہ اِشارہ سے گفتگو سے اور نہ حرکات و سکنات سے نہ میں اُسے لکھوں گا نہ اُسے چھاپ کر نہ کھود کر یا تصویر کے ذریعہ پھیلاؤں گا۔ میں اِس پر راضی ہوں کہ اگر میں قسم کے خلاف کروں تو میرے دونوں ہونٹ جلتے ہوئے لوہے سے جلا دیئے جائیں اور میرے دونوں ہاتھ کاٹ دیئے جائیں اور میری گردن کاٹ دی جائے اور ماسونی محفل میں میرے جسم کو لٹکا دیا جائے تا کہ دُوسرے ممبر کے لیے عبرت ہو پھر میرا جسم جلا کر اُس کی راکھ ہوا میں اُڑا دی جائے تا کہ میرے گناہ کا کوئی اثر باقی نہ رہے۔'' [۱]

ماسونی شخص جب ماسونی مقامات طے کر کے صدورِ محفل کا اعتماد حاصل کر لیتا ہے تب اُس کی شخصیت کو مٹا کر اُس کے خاندان، اُس کی سوسائٹی اور اُس کے ماحول سے اُس کو جدا کر دیا جاتا ہے اور اُس کے تمام سابق روابط و تعلقات توڑ دیئے جاتے ہیں اور اِس سے یوں قسم لی جاتی ہے :

''میں قسم کھاتا ہوں کہ ہر انسان سے اپنے ہر طرح کے تعلقات منقطع کرتا ہوں جیسے باپ، ماں، بھائی، بہن، شوہر یا بیوی یا اَقارب اور دوست و اَحباب جن کے ساتھ میں نے امانت اور اطاعت کا معاہدہ کر رکھا تھا یا شکر گزاری اور خدمت کا۔'' [۲]

ماسونیت کے بارے میں بعض یورپین اہل الرائے کی آراء ذیل میں درج کی جاتی ہیں :

مسٹر ''سانڈرسن'' اپنی کتاب (That Which Was Lost) (شائع شدہ برطانیہ ۱۷۲۳ء) میں لکھتا ہے یہ اِس آخری مرحلہ کی بات ہے جب ماسونی تحریک اپنے نئے لباس میں سامنے آئی۔

''یہ بہت آسان ہے لیکن خلافِ انصاف ہے کہ ہم اِن بانیوں پر تنقید کریں جنہوں نے یہودی روایات کا تعارف کرایا اُنہوں نے ایک طویل کوشش عہد جدید (انجیل) میں تحریف کی تا کہ وہ عیسائیوں اور یہودیوں کے درمیان ہم آہنگی پیدا کر سکیں۔''

خفیہ سوسائٹی Haut Vente Romaine کے یہودی صدر Piccolo Tigar نے ۱۸ر جنوری ۱۸۲۲ء میں کہا تھا :

---

[۱] الماسونیۃ از محمد علی الزغبی مکتبۃ العرفان بیروت ۱۹۵۶ء [۲] الماسونیۃ از محمد علی الزغبی مکتبۃ العرفان بیروت ۱۹۵۶ء

''ہاٹ ونٹ'' سوسائٹی کسی بھی ممکن ذریعہ سے اِس کی کوشاں ہے کہ زیادہ سے زیادہ حکام ماسونی تحریک سے وابستہ ہوجائیں۔شاہی خاندان کا خون رکھنے والے حکام و باشندگان شہرت کے بہت خواہاں ہوتے ہیں لہٰذا اُنہیں یورپین ماسونی تحریک کے لیے تیار کرو۔ ہاٹ ونٹ سوسائٹی اپنے تئیں اِس ترقی کے لیے بھرپور فائدہ پہنچانے کی کوشش کرے گی۔ ابھی اِنہیں چاہیے کہ ایسے شہزادگان پر توجہ مرکوز کریں جو ذہنی طور پر متاثر ہیں۔سازشی، فریبی اور بے کار ہیں یہ بے چارے نواب و شہزادگان ہمارے کاز کے لیے مفید ہوں گے حالانکہ وہ سمجھیں گے کہ وہ اپنے کو فائدہ پہنچارہے ہیں۔یہ ایک بڑی چال ہوگی اور ہمیں ایسے بہت سے لوگ مل جائیں گے جو اِن سازشوں میں داخل ہونا چاہیں گے اور سمجھیں گے کہ کھیل اُنہوں نے جیتا۔''

۱۸۶۱ء میں ایک یہودی تعارفی پمفلٹ Laverite Isrelite میں کہا گیا تھا :

''یورپین ماسونی تحریک کی رُوح یہودیت کے بنیادی عقائد کی رُوح ہے۔اُس کی زبان، مثالیں، اِصطلاحات وہی ہیں بلکہ تنظیم بھی وہی ہے اور جو اُمیدیں ماسونی تحریک کے لیے روشنی فراہم کرتی ہیں اور اُس کے لیے مددگار ہیں وہی اُمیدیں اسرائیل کے لیے بھی روشنی کی کرنیں ہیں اور اُس کو قوت بہم پہنچاتی ہیں اور اُس کی تاجپوشی ایسی شاندار عبادت گاہ سے ہوگی جو یروشلم کے علامتی فاتحانہ مرکز میں ہوگی۔''

۱۸۶۶ء میں حاخام ڈاکٹر اسحاق وایز (Isaac Wise) نے میگزین Israelite OF America اشاعت ۳؍اگست میں لکھا تھا :

''ماسونی تحریک ایک یہودی اِدارہ ہے جس کی تاریخ اُس کے مراتب اور گریڈز، تعلیمات اور خفیہ کلمات (Code Words) شروع سے آخیر تک یہودی ہیں۔''

۱۹۰۱ء میں یہودی تعارفی کتابچہ European Freemason میں جو نیویارک میں شائع ہوا تھا کہا گیا تھا :

یورپین ماسونی تحریک ایک ایسی عمارت تعمیر کرے گی جس میں اسرائیل کا خدا ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔

۱۹۲۸ء کی بات ہے کہ یہودی میگزین Le Symbolisme شمارہ جولائی میں یہ تحریر کیا گیا :

''یورپین ماسونی شخص کی سب سے اہم ذمہ داری یہ ہے کہ وہ یہودی نسل کی عظمت کا قائل ہو جس نے عقل و دانش کے خدائی معیار کو قائم رکھا ہے۔

فلاڈلفیا سے ۱۹۰۶ء میں شائع ہونے والے فری میسن انسائیکلوپیڈیا میں لکھا گیا :

''لازم ہے کہ ہر محفل (ماسونیت کا مرکز) یہودی ہیکل کا رمز ہو اور حقیقتًا ایسا ہی ہے اور ہر اُستاد اپنی کرسی پر یہودی بادشاہ کا نمائندہ ہو اور ہر فری میسن (ماسونی) یہودی وَرکر کی تصویر ہو۔''

یہودی انسائیکلو پیڈیا اشاعت ۱۹۰۳ء جلد پنجم صفحہ ۵۰۳ پر لکھا گیا ہے :

''فنی زبان، اشارات، روایات و رُسومات جن پر یورپین ماسونیت عمل پیرا ہے، یہودی مثالوں اور اِصطلاحات سے بھرے ہوئے ہیں۔ اسکاٹ لینڈ میں تمام سرکاری خطوط و دستاویزات پر جو تاریخیں درج کی جاتی ہیں وہ یہودی تقویم اور صہیون کے مطابق درج کی جارہی ہیں اور حروف تہجی بھی عبرانی استعمال کیے جارہے ہیں۔''

ماسونیت کی خفیہ تعلیمات جنسی عمل کو مقدس قرار دیتی ہیں اور اباحیت کو پھیلانے کی مکمل آزادی فراہم کرتی ہے۔

''ہماری تمنا ہے کہ ایک ایسی سوسائٹی وجود میں لائی جائے جس میں جنسی عمل کی بالکل آزادی ہو۔ ہم ایسے لوگ پیدا کرنا چاہتے ہیں جو اپنے اَعضاء تناسلی کے بارے میں نہ شرمائیں۔ آج جبکہ عیسائی تمدن غالب ہے ہمیں بہت سی دُشواریاں ہیں لیکن آغاز عملاً ہوگیا ہے جو کتنا ہی محدود کیوں نہ ہو۔ کامیاب تجربہ ہے وسیع پیمانہ پر ہماری کامیابی یقینی ہے اگر ہم نوجوانوں کو کچی عمر سے اِن جدید خیالات اور فیشن کی غذا فراہم کریں۔ نوجوانوں کو چاہیے کہ یہ سمجھیں کہ پیدائش کے وقت سے ہی اَعضاء تناسل کو تقدس حاصل ہے۔''

اِس طرح خود یہودیوں کے اِعترافات اور اِقرار سے یہ بات واضح ہے کہ ماسونی تحریک شر پسندانہ ذہن کا نتیجہ اور یہودیوں کے تباہ کن اور خبیث مقاصد کے لیے وجود میں لائی گئی ہے جس کا ایک اہم نشانہ

قائدین و زعماء، حکام و رُء ساء رہے ہیں جن کی کردار کشی کی مہم چلائی گئی اور تخریبی مقاصد کے لیے اُن کا استعمال کیا گیا۔ اُن کو فری میسن تحریک سے وابستہ کیا گیا اور خود اُن کی رعایا اور قوموں کے مفادات سے اُنہیں دُور رکھا گیا۔ عام طور سے ماسونیت کے مقاصد نگاہوں سے اوجھل رہے ہیں اور اسے ایک انسانی خدمت والی ترقی یافتہ بین الاقوامی تنظیم سمجھا گیا۔ دُنیا کے اکثر زعماء و قائدین اور مفکرین اِس سے کسی نہ کسی حیثیت سے متاثر رہے۔ خاص طور سے یورپ کو اِس کے شکنجہ میں بری طرح کسا گیا۔ یورپ کے شاہی خاندانوں میں اَٹھارویں، اُنیسویں اور بیسویں صدی میں اِس تحریک کو زبردست اثر و نفوذ حاصل ہوا۔ شاہ ایڈورڈ (اوّل) کو چھوڑ کر برطانیہ کے تمام بادشاہ اور تاریخ کی اہم شخصیات ماسونی تحریک کی اَندھی مقلد تھیں۔

بہت سے عرب حکمراں اور رُؤساء بھی ماسونی تحریک کی زَد میں بہتے رہے۔ اُن میں سے بعض ناواقفیت کی وجہ سے شکار ہوئے اور بعض ذاتی اَغراض و مفادات کے پیچھے ماسونیوں کے شریکِ کار رہیں۔

ماسونی تحریک کی خطرناکیوں اور تخریبی سازشوں اور مفسدانہ کارروائیوں کے بارے میں بہت کچھ شائع ہوچکنے کے بعد بھی بعض عرب حکومتیں ماسونی مراکز کے قیام کی اجازت دیتی ہیں۔ عالمِ عربی میں ''ماسونی محفلوں'' سے تعلق رکھنے والے اور ذمہ دار جن کو وہاں اُن کی اِصطلاحات کے مطابق ''اُستاذِ اعظم'' اور ''سکریٹری اعظم'' اور ''قطبِ اعظم'' کے بے معنٰی اور کھوکھلے خطابات سے نوازا جاتا ہے۔ اپنے تعلق کے سلسلہ میں دوراز کار تاویلات کرتے ہیں اور یہ باوَر کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ ان کے یہ ''کلب'' اور ''لاج'' یا ماسونی محفل خالص عربی ہیں اُن کا یہودیت یا صہیونیت سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ اگر وہ واقعتاً ایسا سمجھ رہے ہیں تو اُن کی بھول کی کوئی اِنتہا نہیں ہے۔ اُن کو چاہیے کہ اُس خبیث جرثومہ کو اپنے ملک سے کھرچ کر نکال دیں ورنہ نتائج ظاہر ہیں اور بے اِنتہاء تباہ کن۔

بینائی برت (عہد و میثاق کی اَولاد) سوسائٹی :

(فرزندان عہد و میثاق) B'nai Brith نامی سوسائٹی کو ایک جرمن یہودی نے ۱۸۴۳/۱۰/۱۲ء میں قائم کیا تھا وہ ہیمبرگ سے نقل مکانی کرکے امریکا چلا گیا تھا۔ یہ سوسائٹی انٹرنیشنل فری میسنری کی ایک شاخ ہے لیکن اُس کے ممبران صرف یہودی ہوتے ہیں۔ اُس کے صدر ہنری جونز نے نیویارک شہر کو ہیڈ کوارٹر بنایا ہے۔ نیویارک سے اُس کی شاخیں ماسونی لاج کی شکل میں مختلف ممالک میں

پھیلتی چلی گئیں ۔ یہ اپنے مقصد کا اِظہار اِس طرح کرتے ہیں کہ وہ خالص اِنسانی خدمت چاہتے ہیں ۔ مظلوم یہودیوں کی اِمداد اُن کا بنیادی مقصد ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ عالمی ماسونی تحریک کے لیے اِس کو اصل محرک کی حیثیت حاصل ہے۔ اِس ماسونی لاج کی شاخیں امریکا کے طول وعرض کے علاوہ برطانیہ، فرانس، جرمنی، آسٹریلیا، افریقی وایشیائی ممالک میں بڑی تعداد میں قائم ہیں۔ مصر بھی اِن سے محفوظ نہ رہ سکا۔ وہاں بھی اِن کے دو لاج ہیں ایک کا نام ہے ''ماگین ڈیوڈ لاج نمبر ۱۴۳۶'' اِس کا دستور عربی زبان میں دستیاب ہے۔ دُوسرا ''لاج میونیٹ نمبر ۳۶۵'' کے نام سے ہے۔ اُس کی سب سے زیادہ خطرناک شاخیں امریکا اور برطانیہ میں ہیں جنہوں نے وہاں کی سیاسی، تمدنی، معاشرتی اور معاشی زندگی کو زبردست طریقے پر متاثر کیا ہے۔ یہ شاخیں ہر اُس شخص کا پیچھا کرتی ہیں جو یہودیوں کے مخالفت کرتا ہے یا اُن کے منصوبوں اور سازشوں کو بے نقاب کرتا ہے اُن کے کارندے اُن کی جان کے پیچھے پڑ جاتے ہیں اور زندگی اَجیرن کر دیتے ہیں۔ برطانیہ، امریکا اور یورپین ممالک کے عوام اُن کے گروی رَکھ دیے گئے ہیں۔

اِن ماسونی محفلوں کا معاملہ اَب وہاں پوشیدہ بھی نہیں رہ سکا ہے۔ حقیقت آشکارا ہوچکی ہے اور اہل علم کو معلوم ہے کہ اُنیسویں اور بیسویں صدی کے مہلک اِنقلابات اور فسادات میں اُن کا ہاتھ رہا ہے۔ یہ بات کُھل چکی ہے کہ فرانسیسی اِنقلاب کے پیچھے یہ کارفرما تھے۔ ۲۳/ اگست ۱۷۸۹ء میں جب فرانس کا نیا دستور وضع کیا گیا تو دستور ساز اسمبلی میں ۳۰۰ ماسونی موجود تھے جن میں بڑی تعداد میں اسی ''بنائی برت'' نامی یہودی تنظیم سے تعلق رکھنے والے لوگ تھے اِسی طرح سوئزرلینڈ کے شہر بال میں یہودیوں کی جو کانفرنس ۱۸۹۷ء میں ہوئی تھی اُس میں ''بنائی برت'' سوسائٹی کے امریکی نمائندہ وفد کے سربراہ نے کہا تھا :

> ''ہماری ذمّہ داری ہے کہ ہم ورکروں میں اِنقلاب کی رُوح پھیلائیں۔ یہی لوگ ہوں گے جن کو ہم دُشمن سے مقابلہ کے لیے اَگلی صفوں میں رکھیں گے اور کیوں کہ اُن کی خواہشات کی تسلی نہیں ہوگی اِس لیے ہمیں عیسائی تہذیب کو تباہ کرنے اور اَنارکی پھیلانے کے لیے اُن کی بے اطمینانی کی ضرورت ہوگی۔ یہ طے شدہ بات ہے کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ خود عیسائی یہودیوں سے مطالبہ کریں گے کہ وہ نظم وضبط سنبھال لیں۔''

یہی وہ سوسائٹی ہے جس نے پہلی عالمی جنگ کی آگ لگانے میں ماسونیت اور صہیونیت اور

روتھشیلڈ خاندان کے دولت مندوں کے ساتھ اپنا کردار اَدا کیا اور پھر جب ۱۹۳۳ء میں ہٹلر کے ہاتھ میں باگ ڈور آئی تو اِسی سوسائٹی کے اَرکان نے ہٹلر کے خلاف جنگ کا بگل بجایا اور دُوسری عالمی جنگ میں دُنیا کو جھونک دیا جس میں پوری دُنیا نے نقصان اُٹھایا اور یہودیوں نے صرف فائدہ اُٹھایا۔

جہاں تک ہمارے وطن فلسطین کا تعلق ہے تو یہی سوسائٹی ہے جو وہاں ۱۸۶۵ء سے شر و فساد کے بیج بوتی رہی ۱۸۸۸ء میں اِسی نے فلسطین میں سب سے پہلا ماسونی لاج قائم کیا پھر فلسطین میں بعض چھوٹی کالونیاں بسائیں جو یہودیوں کے قومی وطن کی بنیاد بن گئیں۔ فلسطین میں اِس سوسائٹی سے تعلق رکھنے والی نمایاں شخصیات میں ''ناحوم سوکالاف'' ''ڈزن کوٹ'' ''ہاییم نخمان'' ''ڈیوڈ یلین'' ''مائر برلین'' ''حائیم وایز مین'' ''گاڈ فرامکین'' ہیں۔ یہ سوسائٹی ایک زبردست اور سرکش عالمی یہودی طاقت کا مرکز ہے جو برطانیہ، امریکا اور یورپ کی حکومتوں کی تقدیر کی مالک ہے۔ یہ جاننا کافی ہوگا کہ اِس سوسائٹی کا صدر ''فلپ کلوزنگ'' Phillip Klulznisk امریکی صدر آیزن ہاور کے زمانے میں اَقوامِ متحدہ میں امریکی وفد کا صدر تھا۔ امریکا کے صدور کوئی موقع یہودی تقریبات کا اِس سوسائٹی ''بنائی برت'' کے کارناموں کے تذکرہ اور تعریف کے بغیر گزرنے نہیں دیتے۔

ہم اِس تقریر کو بھی نہیں بھول سکتے جو ''مسٹر ڈالس'' نے اُس جلسہ میں کی تھی جس کا اِنعقاد ۸ رمئی ۱۹۵۶ء میں سوسائٹی کے گریٹ لاج نے کرایا تھا، اُس نے کہا تھا :

> ''مغربی تمدن اپنی بنیاد و اَساس میں انسان کے رُوحانی مزاج کے یہودی عقیدہ پر قائم ہے اِس لیے مغربی ممالک پر لازم ہے کہ وہ پورے عزم و حزم کے ساتھ اِس تمدن کے دفاع کے لیے کوشش کریں جس کا قلعہ اسرائیل ہے۔''

یہ ہے خطرناک سازش جس نے ڈالس اور دیگر مغربی قائدین کو اِس حد تک اَندھا کر دیا ہے کہ وہ یہودی محرف مذہب کو مغربی تمدن کی بنیاد سمجھ رہے ہیں جو فی الحقیقت مشرق و مغرب کے لیے ایک مہلک کینسر ہے۔ فریب خوردہ پروٹسٹنٹ، توراۃ کی خرافات میں کھو کر مسئلۂ فلسطین کو یہودیوں کی عینک سے دیکھتے ہیں اور عالمی سیاست کو ایک آزمائش میں ڈال کر خود اپنے ممالک کے لیے مصیبتیں اور ہلاکتیں خریدتے ہیں۔

کتنے تاریک و بے نور ہیں یہ دل و دماغ !!

(جاری ہے)

قسط : ۱۱

یہودی خباثتیں

﴿ تحریر : فلسطینی مفکر عبداللہ التل ، ترجمہ وتلخیص : مولانا سیّد سلمان حسینی ندوی ﴾

سامی مخالفت : (ANTI-SEMITISM)

شاید تاریخ میں کسی دروغ گوئی اور جھوٹ کو ایسا رواج نہ ملا ہوگا جیسا کہ (سامی مخالف) نعرہ کو، یہ نعرہ یہودیوں کی ایجاد ہے جس کو اُنہوں نے پوری انسانیت سے جنگ کے لیے ایک مہلک ہتھیار کے طور پر استعمال کیا ہے۔ اُنہوں نے دُنیا کو باوَر کرانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی کہ یہودی دُشمنی، سامی دُشمنی یا سامی نسل کی دُشمنی ہے۔ یہودیوں نے اپنی بے شرمی اور ڈھٹائی کے ساتھ یہودیت کو ''سام مخالف'' پروپیگنڈہ کی آڑ میں چھپانے کی بڑی کامیاب کوشش کی ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اُس کو ''سامی مخالف'' نہیں بلکہ ''یہودی مخالف'' اِصطلاح سمجھنا چاہیے۔

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ سامی نسل صرف یہودیوں کی نہیں سارے عربوں کی ہے۔ یورپ یہودیت کا شکار ہوکر اِس حقیقت کو فراموش کرتا ہے کہ عرب قوم جو سامی نسل سے ہے یہودیت اور صہیونیت کے سخت ترین مظالم کو برداشت کررہی ہے اِس کے باوجود یہ سفید جھوٹ چلایا جارہا ہے کہ یہودی مظلوم وستم رسیدہ ہیں کیوں کہ وہ ''سامی'' ہیں۔

سامی مخالف نعرہ اُٹھارویں، اُنیسویں اور بیسویں صدی کے نصفِ اوّل میں بہت رواج پذیر ہوا۔ یہودیوں نے اپنے تمام مخالفوں کے خلاف اِس کو بڑی عیاری سے استعمال کیا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ عام طور پر اِس پروپیگنڈہ کے پیچھے بحیرۂ کیسپین سے آنے والے یہودی پیش پیش رہے جن کا سامی نسل سے کوئی تعلق نہیں ہے اور جو آج یہودی آبادی کا سب سے بڑے حصہ ہیں۔ یہودیوں نے آخر اِس ہتھیار کو کس کس طرح استعمال کیا جبکہ یہ محض ایک بے معنٰی اور کھوکھلا لفظ ہے آیئے اِس کا ایک سرکاری جائزہ لیں۔

(۱) یہودیوں نے ہمیشہ کمزور قوموں پر مظالم کیے اور جب کبھی اِن مظالم کے پیچھے اِن کے خفیہ

ہاتھ کا پتہ چلا اور اِن کے خلاف کارروائی کے لیے لوگ اُٹھنے لگے تو یہودی چیخ پڑے کہ یہ ''سام دُشمنی'' ہے۔

(۲) اُنہوں نے یورپ میں مذہبی جنگیں چھیڑ کر لاکھوں عیسائیوں کو لقمۂ اَجل بنایا اور جب لوگ اِن کی سازشوں کے ردِّعمل پر اُٹھے تو اُنہوں نے ''سام مخالف'' کا رونا شروع کر دیا۔

(۳) اُنہوں نے پہلی اور دُوسری عالمی جنگ بھڑکانے میں بھرپور حصّہ لیا اور چالیس لاکھ عیسائیوں کو موت کے گھاٹ اُتروادیا پھر جب اُن کے خلاف آزاد مغربی اہلِ قلم نے آواز بلند کی تو اُنہوں نے ''سام مخالف'' کا ہوّا کھڑا کر دیا۔

(۴) ساسون خاندان نے جب چین میں ۱۸۳۲۔۱۸۶۴ء کے درمیان افیم کی تجارت بڑے پیمانے پر کی جس میں ملک کے آزاد عناصر نے اُن کے خلاف بیانات دیے تو اُنہوں نے ''سام مخالف'' کا شور مچایا۔

(۵) جب رُوسی قوم ساٹھ لاکھ یہودیوں کی شرارتوں سے عاجز آ گئی اور اِن کی سازشوں کو ناکام بنانے کی کوشش شروع کی تو شور مچ گیا کہ ''سام دُشمنی'' کی جارہی ہے جس کے نتیجہ میں ۱۹۱۷ء کے بالشویک اِنقلاب کے آغاز میں لاکھوں آرتھوڈکس عیسائیوں کو ذبح کروادیا گیا۔

(۶) انگریزوں نے جب ٹرنسوال جنوبی افریقہ میں سونے اور الماس کی کانیں دریافت کیں اور یہودی اُن پر قبضہ کرنے اور اُن کا اِستحصال کرنے کے لیے لپکے جس کے ردِّعمل میں مقامی آبادی نے مخالفت شروع کی تو یہودیوں نے کہنا شروع کیا کہ یہ سام مخالف جذبات ہیں۔ اِس کے بعد اُنہوں نے انگریزوں کو اِس جنگ کی بھٹی میں گھسنے پر مجبور کر دیا جس نے ہزاروں برطانوی نوجوانوں کی زندگی تباہ کر دی صرف اِس لیے کہ یہ سونا برطانیہ کے یہودیوں کے خزانوں میں پہنچے اور نتیجۃً اِن کانوں کے اکثر شیرز یہودیوں کی ملکیت میں آ گئے۔

(۷) یہودیوں نے جب بھی کسی قوم کا اِستحصال کرنے اور اُس کی معدنیات پر قبضہ کرنے کی کوشش کی اور اِس کی مخالفت ہوئی تو اُنہوں نے ''اینٹی سیمی ٹیزم'' کا اِلزام لگایا۔

(۸) دُنیا میں کسی بھی جگہ جب کسی ملک کے باشندوں نے یہودیوں کے مفاد کے مقابلے میں اپنے ملک کے مفادات کو ترجیح دی تو ''سام مخالفت'' کے نعرہ کا شور مچا دیا گیا۔

(۹) جب بھی سودی لین دین اور بنکوں کے سودی نظام نے کسی ملک کے لیے ایک تباہ کن ہتھیار کی شکل اختیار کی اور اِس کے خلاف آوازیں اُٹھیں تو یہودیوں کی طرف سے یہی پروپیگنڈہ کیا گیا کہ یہ سام مخالف ہے۔

(۱۰) جب بھی لوگ بے اِنتہا گرانی اور یہودیوں کی ذخیرہ اَندوزی کے خلاف چیخ پڑے تو جواب میں یہی کہا گیا کہ یہ ''سام مخالف'' ہے۔

(۱۱) جب بھی کبھی برطانیہ اور امریکہ میں اِس کا مطالبہ کیا گیا کہ ملک کی سیاست سے یہودیوں کا بے جا دباؤ ختم کیا جائے اور وطن کے مفادات کا خیال رکھا جائے تو یہودیوں نے ''سام مخالفت'' کی چیخ و پکار شروع کی اور اِس طرح کی ہر آواز کو دبانے کی بھرپور کوشش کی۔ ٹرومین کی حکومت میں وزیرِ دفاع فارسٹال کو اُنہوں نے قتل کیا کہ وہ سام مخالف تھا اور تشہیر اِس کی کردی کہ اُس نے خودکشی کرلی۔

(۱۲) جب بھی یہودیوں نے کسی ملک میں بداَمنی پھیلائی اور ملک کو نقصان پہنچانے کے درپے ہوئے اور بعض جرأت مند قلم حرکت میں آئے تو یہودیوں نے اِس اِلزام کے ساتھ تعاقب کیا کہ یہ ''سام مخالف'' تحریک ہے۔

(۱۳) یہودیوں نے جب بھی خیانت، بدعہدی اور ناپاک تجسس کا جال بچھایا اور لوگ اِن کی حرکتوں سے تنگ آکر معترض ہوئے تو شور مچ گیا کہ یہ ''سام مخالف'' ہیں۔ جب بعض اَخبارات نے یہ خبر شائع کی کہ امریکا و برطانیہ میں جتنے جاسوس پکڑے گئے وہ یہودی تھے تو یہودیوں نے خوب ہنگامہ کیا کہ یہ ''سام مخالف'' کوشش ہے۔

(۱۴) جب رُوس میں ۱۹۵۳ء میں بعض ڈاکٹروں کو گرفتار کیا گیا جنہوں نے بعض بے گناہ اَفراد کو زہریلے انجکشن دے کر مارا تھا تو شور مچایا گیا یہ گرفتاری (سام مخالف) ہے۔ اِسی طرح رُوس میں جب بہت سے یہودی اسمگلر مافیا اور بلیک مارکیٹنگ کرنے والے پکڑے گئے تو جواب میں یہی ہنگامہ کیا گیا کہ لیجیے سوویت رُوس میں بھی ''سام مخالف'' پھیل گئے۔

(۱۵) جب بعض اَخبارات نے یہ خبر شائع کی کہ یہودی ڈاکٹر مریضوں پر کینسر کے انجکشن کا تجربہ کرتے ہیں اور اِس وحشیانہ حرکت پر اُنہوں نے آواز اُٹھائی تو یہودیوں نے کہنا شروع کردیا کہ یہ

''سام مخالف'' پروپیگنڈہ ہے۔

(۱۷) جب یہودی جرائم اور معصوم بچوں کو قتل کر کے اُن کے خون سے اپنے تہوار میں روٹیاں تیار کرنے کے ناپاک اور درندہ خصلت عمل پر دُنیا چیخ پڑی تو اُنہوں نے ''سام مخالف'' کا حربہ استعمال کر کے توجہ ہٹانے کی کوشش کی۔

(۱۸) جب بھی کبھی تلمود اور یہودیوں کے مجرمانہ پروٹوکول پر تنقید کی گئی تو جواب یہی ملا یہ ''سام مخالف'' رُجحانات ہیں۔

(۱۹) یہودیوں کی سازشوں اور خطرناک منصوبوں سے جب بھی پردہ ہٹایا گیا اور دُنیا کو اِن کی خطرناکی سے واقف کرنے کی کوشش کی گئی تو یہودیوں نے اِسی ''سام مخالف'' نعرہ کا سہارا لیا۔

(۲۰) فری میسن تحریک کی جو بھی مخالفت کرتا ہے اور اُس کی تخریبی سرگرمیوں کی نشاندہی کرتا اور یہ بتاتا ہے کہ یہ خفیہ یہودی تنظیم ہے تو یہودی ''سام مخالف'' کا شور مچانا شروع کر دیتے ہیں۔

(۲۱) امریکن عیسائی جب بھی اپنے سکولوں میں اپنی مذہبی دُعاء پڑھنا چاہتے ہیں تو ''سام مخالف'' کا نعرہ لگا کر اِس پر روک لگا دی جاتی ہے۔

(۲۲) جب بھی کسی ملک میں دینی تحریک زور پکڑتی ہے تو یہ یہودی ''سام مخالف'' کا واویلا مچاتے ہیں، مقصد اِن کا دینی تحریک کا ختم کرنا ہوتا ہے۔

(۲۳) جب بھی کوئی آزاد اور بے باک قلم یا زبان، صحافت، ریڈیو، اشاعتی اِداروں، ٹیلی ویژن اور ایڈورٹائزنگ کمپنیوں پر یہودی قبضہ کی حقیقت کا اِنکشاف کرتی ہے تو اِس قلم کو توڑنے اور اِس زبان کو تراشنے کی یہودی بھرپور کوشش کرتے ہیں اور ''سام مخالف'' کا حربہ استعمال کرتے ہیں۔

(۲۴) جب بھی کسی اِدارہ تنظیم یا کمپنی میں یہودیوں کی بڑھتی شرح اور کثیر نمائندگی کی نشاندہی کی جاتی ہے تو یہود اِس کو ''سام مخالف'' کا نام دیتے ہیں۔

اِس طرح ''سام مخالف'' نعرہ ایک خوفناک، مسموم اور قاتل حربہ ہے جو یہودیوں کی عالمی خفیہ حکومت کی مدد کرتا رہتا ہے اور جو یورپ و امریکہ کے اِیوانوں کو یرغمال و غلام بنائے ہوئے ہے۔ دُنیا کے بڑے بنکوں پر یہودی قبضہ اور ہارڈ کرنسی پر اِن کے تسلط نے اِس ہتھیار کو استعمال کرنا اِن کے لیے آسان

بنا رکھا ہے۔ یورپ و امریکہ کے حکام کی آنکھوں پر ایسی پٹیاں باندھ دی گئی ہیں کہ وہ یہودی اِنصاف پسند مفکرین کے اُن بیانات پر بھی دھیان نہیں دیتے کہ یہودی خود درحقیقت ''سام مخالف'' ہیں۔ برنارڈ لازار اپنی کتاب Antisemitism میں جو ۱۸۹۴ء میں شائع ہوئی تھی لکھتا ہے :

''جن اَسباب نے ''سام مخالف'' جذبات کو جنم دیا وہ خود یہودیوں کی غلطیوں کا نتیجہ ہیں نہ کہ اُن کے مخالفین کی۔ دُوسری طرف یہودیوں کے رُجحانات اور جذبات نے دُنیا کے انقلابات میں ہمیشہ اپنا کردار ادا کیا ہے۔''

دُوسرا اِعتراف ایک بڑے صہیونی لیڈر حاییم وائزمین کا ہے جس نے اینگلو امریکن تحقیقات کمیٹی کے سامنے ۱۹۴۶ء میں فلسطین میں کہا تھا :

''ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم جہاں بھی جاتے ہیں اپنے توشہ دان میں ''سام مخالف'' جذبات لے جاتے ہیں۔''

بتاریخ ۲۵/اپریل ۱۹۵۲ء لندن سے شائع ہونے والے پرچہ Chronicle Jewish نے ممبر پارلیمنٹ ''سلورمین'' کی گفتگو نقل کی تھی جو اُس وقت عالمی یہودی کونسل کا وائس پریسیڈنٹ بھی تھا۔ وہ سوویت یونین میں یہودی کلچر کے زوال و اِنحطاط پر تبصرہ کرتے ہوئے کہہ رہا تھا کہ :

''میں چاہتا ہوں کہ یہودیوں کے اِنحطاط و گراوٹ کے اَسباب کو سام مخالف عنصر کی طرف پھیرنے کی کوشش یا سوچ کے بارے میں واضح کردوں کہ یہ معنوی اعتبار سے شرارت انگیز اور سیاسی اعتبار سے بھی ایک مجنونانہ اور احمقانہ عمل ہے۔''

عالمی یہودیت اور لیگ آف نیشنز یا یونائیٹڈ نیشنز : (League Of Nations)

لیگ آف نیشنز اصلاً یہودیوں کی پیداوار ہے جس کو یہودیوں نے عالمی رائے عامہ اور ممبر ملکوں کو اپنے سیاسی اور عسکری دباؤ میں لینے کے لیے ماسونیت اور صہیونیت کو بطور آلۂ کار استعمال کر کے قائم کیا۔ ۱۹۱۸ء کی پہلی جنگِ عظیم کے بعد ''اتحادِ اَقوام'' اچانک وجود میں نہیں آ گیا بلکہ اُس کی منصوبہ سازی یہودی ایک صدی سے کر رہے تھے۔ ''لیٹ مین روزنثال'' نے اپنی کتاب (When Prophets Speak) ''جب نبی بولتے ہیں'' میں لکھا ہے کہ یہودی ماکس نورڈ نے ۱۹۰۳ء کی چھٹی صہیونی کانفرنس میں کہا تھا :

''قریب ہی ایک عالمی کانفرنس کی دعوت دی جائے گی ...... اور مجھے یہ بات کہنے دیجیے گویا کہ میں آپ کو ایک ایسی سیڑھی کے پائے دکھا رہا ہوں جو ہمیں بلندیوں کی طرف لے جائے گی یعنی ہرزل۔ صہیونی کانفرنس۔ یوگینڈا سے متعلق برطانوی تجاویز۔ آئندہ عالمی جنگ اور صلح کانفرنس جس کے ذریعہ برطانیہ کی مدد سے ایک یہودی آزاد فلسطین کا وجود ہوگا۔''

۳۰/۲۹/۲۸ جون ۱۹۱۷ء کو عالمی ماسونی مجالس کی کانفرنس کی قراردادوں میں کہا گیا تھا :

''اِس کی بڑی اہمیت ہے کہ ہم مستقبل کا ایک مسرور و شاداں شہر وجود میں لائیں اِسی ماسونی مقصد کے لیے آج آپ کو زحمت دی گئی ہے، ہم نے اِس جنگ کو منظم جمہوریتوں اور ظالم عسکری طاقتوں کے درمیان ایک خوفناک جھگڑے میں تبدیل کر دیا ہے، اِس آندھی نے قدیم قیصری طاقتوں کو توڑ دیا ہے اور آزادی کی مزید آندھیاں باقی حکومتوں کو اُکھاڑ پھینکیں گی ،اِس لیے ایک بالا دست عالمی اِقتدار وجود میں لانے میں اَب کوئی حرج نہیں۔ ماسونیت امن و سلامتی کی بانی ہے اِس نئی تشکیل ''لیگ آف نیشنز'' کو موضوع بحث بنایا جانا چاہیے۔''

''لیگ آف نیشنز'' کے قیام کے بعد ''جسی سامتر'' یہودی نے اپنی کتاب ''رہنمائے صہیونیت'' میں لکھا تھا :

''لیگ آف نیشنز ایک قدیم یہودی خیال تھا''۔

یہودی ماسونی ''لین ہوف'' نے ''وائز فری موررز ائٹنگ'' نامی پرچہ شمارہ نمبر ۶ / میں سن ۱۹۲۷ء میں لکھا تھا :

''جو لوگ ماسونیت اور لیگ آف نیشنز میں رابطہ قائم کرتے ہیں صحیح کرتے ہیں کیونکہ لیگ آف نیشنز ماسونیت کی تعلیمات واَفکار سے ہی ماخوذ ہے''۔

یہودی جرنل (Judische Rundschou) شمارہ نمبر ۸۳ میں بتاریخ ۱۹۲۱ء لکھا گیا تھا :

''لیگ آف نیشنز کی صحیح جگہ ''جنیوا'' یا ''لاہائی'' نہیں ہے ''چینز برگ'' نے صہیونی پہاڑ پر ہیکل کا خواب دیکھا تھا جہاں دُنیا کی اَقوام کے نمائندہ اَبدی مقام پر ہیکل کا اِفتتاح کریں گے اور حقیقی امن اُس وقت تک قائم نہیں ہوسکتا جب تک کہ تمام دُنیا کے لوگ بحیثیتِ سیاح اس ہیکل کی زیارت کے لیے نہ آئیں''۔

مشہور یہودی مؤرخ (اسرائیل زانجویل) نے لندن سے شائع ہونے والے جیوش گارجین نامی جریدہ میں بتاریخ ۱۱/۶/۱۹۲۰ء لکھا تھا :

''اقلیتوں کے معاہدات'' لیگ آف نیشنز کے لیے کسوٹی ہیں، یہودیوں کو اس کی ہی فکر و خیال ہے''۔

صہیونی لیڈر (ناحوم سوکولوف) نے اِس یہودی کانفرنس میں جس کا اِنعقاد بتاریخ ۲۷/۸/۱۹۲۲ء ''کارلس باڈ'' میں ہوا تھا، کہا تھا اور دُوسرے دن نیویارک ٹائمز نے اِس کو شائع کیا تھا :

''لیگ آف نیشنز یہودی سوچ ہے ہم نے ۲۵ سال کی محنت کے بعد اِسے وجود بخشا ہے اَب کسی دن قدس عالمی امن کا پایہ تخت ہوگا ہم نے ۲۵ سال میں جو کچھ کیا ہے اُس کا سہرا تھیوڈور ہرزل کے سرہے''۔

یہ اَقوال وتصریحات جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں خود یہودیوں اور صہیونیوں کے ہیں۔ اِس اتحاد کے قائدین جن کو عالمی یہودیت نے پہلی جنگِ عظیم میں استعمال کیا بڑے متعصب اور سخت ماسونی تھے، اِن کا سربراہ امریکہ کا (وِلسن) تھا اور اِس کا یہودی مشیر ''ہاؤس'' برطانیہ کا ''لائڈ جارج'' اور اُس کا یہودی سیکرٹری ''ساسن'' اس کے ساتھ تھے جس نے مشرق میں افیم کی تجارت پر قبضہ کر رکھا تھا اور اِسی فہرست میں فرانس کا (کلی منسو) اور اُس کا پرائیویٹ سیکریٹری (ماندل اوٹشیلٹ) تھا۔ سب سے اہم اور پہلا کام جو لیگ آف نیشنز نے کیا تھا وہ یہ کہ ''اریک ڈرنمونڈ'' (Eric Drunmond) کو ایک سرکاری خط دے کر صہیونی قائد، حاییم وایزمین کے پاس اِس کا اطمینان دلانے کے بھیجا تھا کہ لیگ آف نیشنز کا اہم فریضہ یہودیوں کے حقوق کی حفاظت ہے۔ یہودیوں نے لیگ آف نیشنز کا استعمال فلسطین پر برطانیہ کے اِقتدار کے لیے کیا تھا تا کہ بالفور کے وعدہ کو پورا کرایا جائے، فلسطین کو یہودیانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔ (جاری ہے)

قسط : ۱۲

یہودی خباثتیں

﴿ تحریر : فلسطینی مفکر عبداللہ التل ، ترجمہ و تلخیص : مولانا سیّد سلمان حسینی ندوی ﴾

اَقوامِ متحدہ : (United Nations)

یہودیوں نے پہلی عالمی جنگ کے بعد لیگ آف نیشنز کا قیام فلسطین کو یہودیانے کے لیے کیا تھا پھر اُنہوں نے دُوسری عالمی جنگ کی منصوبہ بندی کی جس کے بعد اُنہوں نے ''اَقوامِ متحدہ'' کو جنم دیا تاکہ فلسطین پر غاصبانہ قبضہ کے جرائم کی دُوسری کڑی کی کارروائی شروع کی جائے یعنی فلسطین کی تقسیم کا فیصلہ کر کے یہودی حکومت کے قیام کی قرارداد پاس کرائی جائے۔

جب سے اَقوامِ متحدہ کا وجود ہوا ہے اُس کے ٪۶۰ فیصد ملازمین یہودی ہیں جب کہ یہودیوں کا تناسب دُنیا میں 0.5% یعنی سو میں صرف آدھا ہے ایک بھی نہیں، لیکن اَقوامِ متحدہ اپنے وجود سے آج تک یہودیوں کی خدمت کا فریضہ انجام دے رہا ہے۔ ہر وہ قرارداد جو یہودیوں کے خلاف جاتی ہے اُس کو ویٹو کر دیا جاتا ہے۔

اَقوامِ متحدہ کے ممبران کی تعداد ۱۱۴ ہے (خیال رہے کہ یہ بات ۱۹۷۸ء کی ہے) اِن میں ۲۰ ممبر ممالک اسرائیل کو تسلیم نہیں کرتے جن میں عربی و اِسلامی ممالک ہیں۔ بادشاہِ ترکی و ایران مستثنیٰ ہیں۔ ۹۴ رممالک اسرائیل کو تسلیم کرتے ہیں اور اپنے سُفراء عالمی یہودی حکومت کے مرکزِ قدس بھیجتے ہیں۔

اَقوامِ متحدہ کی تشکیل کے اِبتدائی سالوں میں اُس کے اَسٹاف کا چارٹ کچھ اِس طرح تھا :

ٹریگی لی	جنرل سیکریٹری	یہودی
بنیامین کوہین	نائب سیکریٹری برائے ذرائع ابلاغ	یہودی
کے ونٹر	دفتر کے اِنتظامی ڈائریکٹر	یہودی
روزنبرگ	شعبہ اِقتصادیات کے چیف	یہودی

ڈاکٹر ویتھر وب	ڈائریکٹر شعبۂ اِقتصادیات	یہودی
بنولیوی	فلم سیکشن کے ڈائریکٹر	یہودی
میکس ابراموتش	اِنتظامی کمیٹی کے نائب مدیر	یہودی
اے فیلر	ڈائرکٹر شعبہ قانون	یہودی
ڈاکٹر زابلودسکی	شعبہ مطبوعات (دستاویزی سیکشن) کے ڈائریکٹر	یہودی
جے رابینوتش	ترجمہ سیکشن کے ڈائریکٹر	یہودی
ایم برجمین	اکزیکیٹیو ڈائریکٹر	یہودی
ڈاکٹر مورس	جینوا کے عالمی دفتر کے ڈائریکٹر	یہودی
ایم منڈلز	ورلڈ بنک کے سیکریٹری	یہودی
کے جٹ	مدیر شعبۂ مالیات	یہودی
وی الٹیمن	نائب مدیر شعبہ مالیات	یہودی
ایم بریشٹائن	بین الاقوامی مالیات کی تحقیقات کے ڈائریکٹر	یہودی
جوزیف گولڈ	مشیر اوّل شعبۂ مالیات	یہودی
لیولافنتھال	مشیر ثانی شعبۂ مالیات	یہودی
جے مایر	بین الاقوامی حفظانِ صحت بورڈ کے فنی ڈائریکٹر	یہودی
ایم کوہین	بین الاقوامی پناہ گزیں فاؤنڈیشن کے ڈائریکٹر	یہودی
جے جیکوبسن	بین الاقوامی پناہ گزیں فاؤنڈیشن کے نائب مدیر	یہودی
ز ڈاچمین	بین الاقوامی حفظانِ صحت بورڈ کے نائب مدیر	یہودی
وی کلین برگ	بین الاقوامی دفتر برائے اَعصابی تناؤ کے ڈائریکٹر	یہودی
برنارڈ باروخ	ایٹامک اِنرجی کمیٹی کے ممبر	یہودی

ایرنٹ کروز	اَقوامِ متحدہ کے دائمی نائب سفیر	یہودی
الفرڈ کاٹزن	کوریا میں اَقوامِ متحدہ کے نمائندہ	یہودی
ازاء ورلوبین	اِقتصادی کمیٹی اور ملازمین کے مسائل کے لیے اَقوامِ متحدہ کے نمائندہ	یہودی
جولیوس کاٹزسوشی	پولینڈ کے دائمی سفیر	یہودی
مانیلوسکی	سلامتی کونسل میں رُوس کے سفیر	یہودی
آر۔یوڈین	بین الاقوامی جرمانہ سیکشن کے ڈائریکٹر	یہودی

اَقوامِ متحدہ کے یونیسکو سیکشن میں ثقافتی واَدبی سرگرمیوں پر یہودیوں کا قبضہ ہے جو عالمی یہودی مقاصد کے لیے اُسے استعمال کرتے ہیں۔ یونیسکو کے اہم ذمہ دار :

جے ایزن ہارٹ	ثقافتی دفتر نشر واشاعت کے ڈائریکٹر	یہودی
ایس۔لوفمین	بین الاقوامی کلچرل تعاون کی ڈائریکٹر	یہودی
ایچ۔کابلن	علاقاتِ عامہ کے ڈائریکٹر	یہودی
ایچ۔سی لسکی	شعبہ ملازمین کے ڈائریکٹر	یہودی
ایم۔ابرامسکی	شعبہ رہائش کے ڈائریکٹر	یہودی
آلف اسمرفلٹ	شعبہ بیرونی تعلقات کے ڈائریکٹر	یہودی
بی۔ویرمائل	شعبہ تعمیرات کے ڈائریکٹر	یہودی
اے۔ویلسکی	جنوبِ ایشیاء میں سنٹر فارسائنٹفک ریسرچ کے ڈائریکٹر	یہودی

(ا) نورمبرگ کے مقدمات :

یہودیوں کے اَقوامِ متحدہ کے مختلف اِداروں اور شعبوں میں قبضہ کی واضح دلیل نورمبرگ کے مقدمات ہیں جن کی منصوبہ بندی یہودیوں نے کی اور اُن کے لیے جج، نائب جج اور ایکزیکیٹو اَفراد کا تقرر کیا

اور جب حلیف حکومتوں برطانیہ، امریکہ اور رُوس کے نمائندوں کی لندن میں ۸/اگست ۱۹۴۵ء کو عدالت کے قانون کو وضع کرنے کے لیے میٹنگ ہوئی تو وہ نمائندگان مندرجہ ذیل اَفراد تھے :

جوویٹ	برطانیہ کا نمائندہ	یہودی
رابرٹ جکسن	امریکہ کا نمائندہ	یہودی
آنز فالکو	عبوری فرانسیسی جمہوریہ کا نمائندہ	یہودی
نکٹ شنکو	سوویت یونین کا نمائندہ	یہودی
اے ٹرینن	رُوسی نمائندہ	یہودی

نورمبرگ کے مقدمات میں جس شخص نے بنیادی کردار اَدا کیا اور جس نے عدالت کے انتظامات کیے وہ یہودی جج صموئیل روزن مین ہے۔ مزید ممبران کے نام درج ذیل ہیں :

ایچ، لوینتھال	روزن مین کا مشیر	یہودی
شلڈون گلوئنگ	مقدمہ کی تیاری کے لیے روزن مین کا سیکریٹری	یہودی
ایل جسٹس لارنس	برطانوی جج	یہودی
جسٹس بیرکٹ	دُوسرا برطانوی جج	یہودی
کرنل فولکوف	رُوسی جج	یہودی
فرانس بیڈل	امریکی جج	ماسونی
جان پارکر	امریکی جج	ماسونی
ڈونیڈی ڈی فابری	فرانسیسی نائب جج	یہودی
لوٹر باخت	جنگی جرائم کمیٹی کا ممبر	یہودی
جیکو بووچ	مقدمہ کی آخری پیشی کا مترجم	یہودی
ڈبلیو فرانک	عدالت کے قیدیوں کے بارے میں فیصلوں کا مترجم	یہودی

کارل جیکوبی	اِس نے وہ دستاویز تیار کی تھی جس کو ملازمین کے خلاف استعمال کیا گیا	یہودی
کرنل بی اندروز	عدالت میں مقدمہ کے دَوران ملازمین کی قید کا ذمہ دار	یہودی
ایل گولڈن سن	نورمبرگ کے جیل کا نفسیاتی طبیب	یہودی

یہودی جان وڈز John Woods نے ملازمین پر موت کے فیصلہ کا نفاذ کیا اور قصداً اُس نے ایک یہودی تہوار Hashanaraba (ہشانہ ربا) کے دن فیصلہ کا نفاذ کیا۔ سولی پر موت دینے میں بھی یہودیوں نے وحشیانہ طریقہ استعمال کیا۔ بعض ملزمین سولی پر ۲۴ منٹ زندگی اور موت کی دردناک تصویر بنے رہے۔ یہ یہودیوں کا جرمنی کے لیڈروں سے لیا جانے والا بزدلانہ اور بدترین انتقام تھا صرف اِس لیے کہ اُنہوں نے عالمی یہودیت کے غلبہ کو روکنے کی کوشش کی تھی۔

یہ اَقوامِ متحدہ کا ماضی ہے، آج بھی اَقوامِ متحدہ یہودیت وصہیونیت کا کھلونا ہے بلکہ اُس کی نوکر چاکر اور ذلیل و بے بس غلام اَقوامِ متحدہ نے دھیرے دھیرے یہودی قبضہ سے اپنے کو آزاد کرنے کی کوشش کی تھی لیکن موجودہ امریکی اور برطانوی صہیونی جارحیت اور افغانستان اور عراق کے خلاف موجودہ دَور کے چنگیز و ہلاکو کے وحشیانہ مظالم کے خلاف آواز اُٹھانے کی اَب اُس میں جرأت نہیں۔ ''لیگ آف نیشنز'' کی طرح اِس کی بھی موت کا اَب انتظام کیا جارہا ہے۔ اِس اِدارہ کے نمائندے امریکی و برطانوی بالادستی کے تحت جمع ہوتے ہیں تو اُن کی مثال اُس بیمار پالتو کتے سے زیادہ نہیں ہوتی جس کو مالک بار بار مارتا ہے، دُھتکارتا ہے لیکن پھر وہ چند چھچھڑوں کے لیے حاضر ہو جاتا ہے۔

دُنیا کا ضمیر اگر زندہ ہوتا اور اُس میں اَدنی غیرت ہوتی تو وہ امریکہ و برطانیہ کا ہاتھ پکڑ کر اُن کو انسانیت کا پابند بناتی یا اُن کی کمر توڑنے کے لیے کمر کس لیتی۔

لیکن افسوس شراب وسؤر نے ایک قوم کی غیرت وحیا کو اگر بالکل ختم کر دیا تو دُوسری طرف اُس کے ہم سایہ وہم نوالہ حقیر نوکروں اور چاکروں کی ذلیل و بے حیا زندگی نے بقائے انسانیت و ناموس پر ناپاک لذت اور شہوت کو ترجیح دی۔ لعنت ہو ایسی اَقوامِ متحدہ اور اُس کے غلاموں پر۔ (جاری ہے)

قسط : ۱۳

یہودی خباثتیں

﴿ تحریر : فلسطینی مفکر عبداللّٰہ التل ، ترجمہ و تلخیص : مولانا سیّد سلمان صاحب ندوی ﴾

✡ ✡ ✡

اَندھا یورپ :

عالمی یہودیت اور اُس کی خفیہ حکومت نے اپنے خوفناک ہتھیاروں، ماسونیت، بنائی برت، صہیونیت اور سامی مخالف جیسی سازشی تنظیموں اور سونے کے اُن ذخائر کے ذریعہ جن پر اُنیسویں صدی کے اواسط سے اُن کا قبضہ ہو گیا تھا، یورپ اور امریکا میں زبردست کامیابی حاصل کی اور برطانیہ فرانس امریکہ اور سوویت یونین پر اپنی خفیہ حکومت کا سکہ جاری کر دیا۔ اُنیسویں صدی گذرتے گذرتے یہودیوں نے امریکا اور یورپ کے اکثر ممالک پر اپنا شکنجہ کس لیا تھا۔

ا۔ روٹ شیلڈ کمپنی اور اپنے کروڑ پتی ساہوکاروں مائڈسن ، باروخ، فرانکفورت ، لازارد مارگنٹو، سلیگمان، چڑاَوس اور کفلر کے ذریعہ یہودیوں نے دُنیا کے اکثر سونے کے ذخائر پر قبضہ کیا۔

۲۔ امریکا اور یورپ میں سنٹرل بنکوں کے ذریعہ سکے جاری کیے۔

۳۔ امریکا اور اکثر یورپین ممالک میں زبردست انوسٹمنٹ کے ذریعہ ریلوے نظام قیام کیا۔

۴۔ دُنیا بھر کی الماس، چاندی، پیتل، اور نِکل کی کانوں پر قبضہ کیا۔

۵۔ ساسن کمپنی کے ذریعہ دُنیا میں اَفیم کی تجارت اپنے ہاتھ میں لی۔

۶۔ مخرب اخلاق فلموں کو تیار کرنے اور اُنہیں پھیلانے کے لیے فلم اِنڈسٹری کے عالمی سطح پر مالکانہ اِختیارات حاصل کیے۔

۷۔ مختلف حکومتوں کے درمیان تجارتی تبادلوں اور منافع اور کمیشن طے کرنے کے عالمی اِختیارات کا حصول۔

۸۔ اَزدواجی زندگی اور گھروں کے ماحول کو تباہ کرنے کے لیے فیشن شوز اور عریانیت کا فروغ۔

۹۔ دُنیا کے دو اہم ترین بحری راستوں ''سویز کنال'' اور ''پناما کنال'' پر اِن کی کمپنیوں کے اکثر شیئرز خرید کر قبضہ۔ ۱۸۷۹ء میں روٹ شیلڈ اور اُس کے ساتھی سلیگمان نے پناما کمپنی کے شیئرز کی خریداری کے لیے ۱۵۰ ملین ڈالر دیے تھے۔

۱۰۔ فرانس، برطانیہ، امریکا اور کناڈا میں اَناج اور دیگر غذائی سامان کی فراہمی پر کنٹرول۔

۱۱۔ امریکا، برطانیہ، فرانس اور اکثر یورپی ممالک کے بنکوں پر قبضہ، امریکا میں ۱۹۲۶ء میں اُن کی دولت کا اندازہ پانچ سو ہزار ملین ڈالر لگایا گیا تھا جس میں تین سو ہزار ملین ڈالر کی ملکیت صرف روٹ شلیڈ کی تھی جبکہ امریکا کے دیگر دولت مندوں کی ثروت کا اندازہ پچیس ہزار ملین ڈالر لگایا گیا تھا۔

۱۲۔ رُوس، اسپین، فرانس، جرمنی اور اِٹلی میں ہونے والی جنگوں اور انقلابات کی اِنہوں نے بھرپور مالی مدد کی اور دونوں عالمی جنگوں کے اخراجات میں بڑا حصہ لے کر اِنہوں نے اپنے نفع اور مفاد کا زیادہ سے زیادہ انتظام کیا۔

۱۳۔ لیگ آف نیشنز اور پھر اقوام متحدہ کا اپنے مقاصد و مفادات کے لیے قیام کیا۔

۱۴۔ اِنہوں نے ملیشیا، سموئیل اور ساسن خاندانوں کے توسط سے برطانیہ میں؛ مارگانٹو، برکنز، فرانکفورٹر اور باروخ کے خاندانوں کے ذریعہ امریکا میں؛ اور بلوم مانڈل زیس، ڈینز، زیروسکی خاندانوں کے ذریعہ فرانس میں؛ وابش ٹائن اور ہائی مین کے ذریعہ بلجیکا میں؛ زامورا، ازاناس اور روزن برگ کے ذریعہ اسپین میں؛ اور کاجونوفنش، لیٹ فینوف، کاراگنز اور روٹسکی کے ذریعہ رُوس میں تمام پارٹیوں اور حکومتوں پر اپنا قبضہ قائم رکھا، چاہے وہ کمیونسٹ ہوں یا سوشلسٹ یا ڈیموکریٹک۔

۱۵۔ اِنہوں نے صحافت، ذرائع ابلاغ، ریڈیو، سینما گھر، ٹیلیویژن، اشاعتی اداروں، پبلک لائبریریز پریس اور ایڈورٹائزمنٹ کمپنیوں پر مضبوط گرفت قائم کی۔ اپریل ۱۸۴۶ء میں یعنی آج سے ۱۱۸ سال پہلے یہودیوں کے درمیان مسیحیت کے فروغ کی سوسائٹی نے اپنے ایک ماہانہ نشریہ میں لکھا تھا :

> ''یورپ کی ڈیلی سیاسی صحافت بڑی حد تک یہودیوں کے قبضہ میں ہے، اگر کوئی اَدیب یا قلمکار سیاسی طاقتوں پر اثر اَنداز ہونے کے لیے یہودیوں کے راستہ میں آتا ہے تو یورپ کے اہم ترین اخبارات اُس کا سخت تعاقب کرتے ہیں۔''

بتاریخ ۲۶ر جولائی ۱۸۷۹ء لندن کے اخبار (Graphic) نے لکھا تھا :

''یورپ کے براعظم کی صحافت بڑی حد تک یہودیوں کے قبضہ میں ہے۔''

☆ ☆ ☆

تو آیئے اِس کا جائزہ لیں کہ کیسے یہودیوں نے اِن ممالک اور اِن کی حکومتوں پر اِس درجہ اثر ڈالا اور معاشی، سیاسی، عسکری اور ابلاغی ذرائع و وسائل پر وہ کیسے اِس درجہ قابض ہوتے چلے گئے کہ حکومتوں کی باگ ڈور اِن کے ہاتھ میں آگئی اور اِنہوں نے یورپ کو نہ صرف اَندھا غلام بنالیا بلکہ ذلت کے ساتھ اپنے مقاصد و مفادات کے لیے اُس کی ناک میں نکیل ڈال کر اِس حد تک استعمال کیا کہ یورپ نے اِنہیں سرزمینِ فلسطین اپنی عالمی حکومت کے دارُالخلافت کے قیام کے لیے سونپ دی۔

۱۔ برطانیہ ـــــــــ یہودیوں کو برطانیہ سے بادشاہ ایڈورڈ اوّل کے دور ۱۲۹۰ء میں جلا وطن کردیا گیا تھا لیکن وہ پھر ظالم و فجابر حاکم'' کروموویل'' کے دور میں ۱۶۵۶ء میں برطانیہ میں دوبارہ آباد ہونے میں کامیاب ہوگئے، یہ کامیابی اُنہیں اِس لیے ملی تھی کہ اُنہوں نے کروموئیل کی بغاوت میں بھرپور مالی امداد کی تھی، اس مالی امداد میں سب سے بڑا حصہ ''منسہ بن اسرائیل'' اور ''موزش کاروگل'' کا تھا، اِس مرحلہ پر برطانیہ کے لیے یہودیوں کی تھیلیاں کھل گئیں تھی اور اُنہوں نے اِس مرتبہ پچھلے حالات سے سبق لیتے ہوئے اپنے استحکام کے انتظام پر پوری توجہ مبذول کی۔

یہودیوں نے اپنے اثرات قائم کرنے کے لیے مال کا بے دریغ استعمال کیا اور روٹ شیلڈ کا خاندان برطانیہ کے تمام معاملات میں دخیل ہونے کے منصوبہ بند طریقوں کے لئے زبردست مالی امداد فراہم کرتا رہا، یہ وہی خطرناک صہیونی ہے جس نے جرمنی، فرانس برطانیہ اور امریکا میں اپنا مستحکم جال پھیلانے میں بڑی کامیابی حاصل کی۔

کروموئیل نے جو رَواداری کی پالیسی اختیار کی تھی اُس کا یہودیوں نے معاشی سیاسی اور ثقافتی میدانوں میں بھرپور فائدہ اُٹھایا یہاں تک کہ اُنہیں اِس درجہ نفوذ حاصل ہوگیا کہ ملکۂ وکٹوریہ کے زمانہ میں ایک یہودی وزیر اعظم بنا، یہ ہی لارڈ بیکونس فیلڈ ہے جس نے ۱۹۷۵ء میں سویز کنال کے مصری شیئرز چرا کر برطانیہ میں ضم کرلیے تھے۔

بیسویں صدی شروع ہوتے ہوتے یہودی برطانیہ میں ایک زبردست طاقت بن چکے تھے اِنہوں نے روٹ شیلڈ اور ساسن کمپنیوں کے ذریعہ برطانیہ کی اقتصادیات، بنک، تجارتی اور صنعتی کمپنیوں پر قبضہ کرلیا تھا برطانیہ کی حدود میں سونے، الماس اور پٹیل وغیرہ کی کانوں پر بھی وہ قابض ہوگئے، انگلینڈ کے سنٹرل بنک کے جو کاغذی نوٹ جاری کرتا ہے، اکثر شیئرز اِنہوں نے خرید لیے تھے، اِسی طرح ایران، عراق اور کویت میں برطانیہ کی پیڑول کمپنیوں کو بھی خرید لیا۔

میدانِ سیاست میں اِنہوں نے اِس درجہ نفوذ حاصل کیا کہ لارڈ ریڈنگ حاکم ہندوستان اور لارڈ ماونٹ بیٹن یہودی تھے۔ برطانیہ کے شاہی نظام کے ممبران میں مندرجہ ذیل یہودی لیڈران داخل تھے :

(۱) فیکانیٹ سموئیل (۲) لارڈ ناتھن (۳) لارڈ سلکن (۴) سرہنری سلسیر (۵) سر پیرس ہارس (۶) سر سڈنی ابرافرے (۷) سرلونیل کوھن (۸) سر فیلکس کاسل (۹) ہار بلیچ (۱۰) امانمول سٹویل (۱۱) چڑاوس۔

اِن کے علاوہ ایک لمبی تعداداُن سیاست کاروں اور ممبران کی ہے جونیم یہودی تھے اُن میں اکثر کو وزارتی مناصب اور عہدے حاصل ہوتے رہے، وزارتی مناصب سے کم دیگر مناصب پر تو بے شمار یہودی فائز ہوئے۔

یہودیوں کے برطانیہ پر اَثرات نے برطانوی قوم کو مسخ کر کے رکھ دیا، لندن کی میونسپلٹی کے صرف ایک الیکشن میں ۲۷ر یہودی کامیاب ہوئے، تمام برطانوی پارٹیوں پر بھی یہودیوں نے قبضہ کر رکھا ہے۔ کنزرویٹیو ہو، یالیبر، کمیونسٹ ہو یالبرلسٹ ہر پارٹی اِن کو راضی کرنے اور اِن سے مالی امداد کی بھیک مانگنے میں لگی رہتی ہے، برطانیہ کا کوئی بھی حکمراں یا ذمہ دار شخص یہودی شکنجہ سے باہر نہیں ہے، یہودیوں نے اِنہیں اپنی مضبوط گرفت میں لے رکھا ہے۔ (جاری ہے)

قسط : ۱۴

یہودی خباثتیں

﴿ تحریر : فلسطینی مفکر عبداللہ التل ، ترجمہ و تلخیص : مولانا سیّد سلمان صاحب ندوی ﴾

۞ ۞ ۞

برطانیہ میں یہودی صحافت :

اٹھارہویں صدی کے اَواخر سے یہودیوں نے برطانوی صحافت پر بھی اپنے پنجے گاڑ دیے۔ 1788ء میں جب ''ڈیلی ٹائمز'' نکلا تو یہودیوں نے اِسے خرید لیا، وہ دن ہے اور آج کا دن اِس اخبار کا چیف ایڈیٹر یا خارجی داخلی مالی یا سیاسی مسائل کا ایڈیٹر ہمیشہ یہودی رہا۔ 1908ء میں جب اِس کی ملکیت ایک کمپنی کے ہاتھ میں آئی تو اُس کے بنیادی ممبران یہودی تھے۔

1855ء میں یہودیوں نے ڈیلی ٹیلی گراف خرید لیا اور پھر دھیرے دھیرے تمام اہم اَخبارات اِن کی ملکیت میں آگئے، صحافت اور وسائل ابلاغ کے ذریعہ اسمبلی اور پارلیمنٹ میں بھی اِن کی بڑی تعداد پہنچ گئی۔ انگریز بتدریج یہودیوں کی غلامی میں جکڑ لیے گئے، ونسٹن چرچل جو بڑا باجبروت اور ذہین لیڈر تھا عالمی یہودیت کا ایک اَدنیٰ خادم بنا ہوا تھا اور اِس پر فخر کرتا تھا کہ وہ ''اصلی صہیونی'' ہے۔ چرچل کے نقش قدم پر تمام سیاسی زُعماء اور عسکری حکام بھی چلتے رہے، اپنی قوم کے مفادات کے خلاف یہودیوں کی عالمی مخفی حکومت کی خدمت کو اُنہوں نے اپنا شیوہ بنالیا تھا۔

جہاں تک ماسونی (Freemason) تحریک کا تعلق ہے اُس نے شروع ہی سے برطانیہ کو حریت، برادری اور مساوات کے خوش کن نعروں سے مسحور کرکے اپنا مرکز بنالیا تھا۔ ماسونی لاج برطانیہ اور اسکاٹ لینڈ میں پہلے قائم ہوئے پھر دیگر ممالک میں اِن کا جال پھیلتا چلا گیا، ماسونیت نے اپنی تخریب کاریوں کے ذریعہ انگریز کی شخصیت تحلیل کرکے اور اُس کی عیسائیت کو بالکل بے حس، نیم مردہ یا مردہ کرنے کے بعد یہودیت کا ضمیمہ اور ایک اَدنیٰ خادم بنادیا۔

2 - فرانس :

1789ء کے انقلابِ فرانس کے بعد فرانس میں یہودیوں کا اَثر و نفوذ بڑھنا شروع ہوا، اِنقلابِ

فرانس کے برپا کرنے اور اُس کو مشتعل رکھنے میں یہودیوں کا بڑا کردار رہا ہے۔لندن سے ''بنیامن گولڈ اسمتھ اور اُس کا بھائی ابرام اور موسیٰ موکاٹ'' اور اُس کا داماد ''موسیٰ مونیٹوری'' اس کو ایندھن فراہم کرتے رہے اور برلین سے ''دانیال اٹزک'' اور ''ڈیوڈ فرایڈ لانڈر'' اور ''ہرزشربیر'' انقلابِ فرانس کی مدد کرتے رہے، انقلابِ فرانس کا نتیجہ کیا نکلا؟

فرانسیسی قوم یہودیوں کے طے کردہ راستہ پر سفر کرنے لگی۔معاشرتی اور تمدنی زندگی بے حیائی اور اَنارکی کے سیلاب میں بہنے لگی، نصف صدی میں یہودیوں نے فرانس کو بدکاری کا ایک اَڈّہ بنادیا۔

یہودیوں نے فرانس میں بھی اپنی وہی پالیسی اختیار کی جو برطانیہ میں کامیاب ہوچکی تھی، فرانس کی سیاست، معاشیات اور ذرائع اَبلاغ پر وہ قابض ہو گئے دو عالمی جنگوں کے نتیجہ میں فرانس میں یہودیوں کے اَثر ونفوذ کا یہ عالم ہوا کہ فرانس یہودیوں کی ایک کالونی بن کر رہ گیا۔فرانس کے سیاسی معاشی اور عسکری ڈھانچہ میں کیا زبردست تبدیلی رُونما ہوئی اِسے آپ اِس سے سمجھ سکتے ہیں کہ بیسویں صدی کے نصف اوّل کی تمام فرانسیسی نمایاں شخصیات یہودی تھیں۔

لیون بلوم		وزیراعظم
فنسان اوریول		صدرِ جمہوریہ
ربینہ مائیر		صدرِ جمہوریہ کئی مرتبہ وزیر ہوئے
جول موخ		صدرِ جمہوریہ
دانیال مائیر		صدرِ جمہوریہ
ماریس شومان		صدرِ جمہوریہ
فروسر		صدرِ جمہوریہ
موریس بٹنش		صدرِ جمہوریہ
ہیروی الونڈ		اٹلانٹک کونسل میں فرانس کے دائمی نمائندہ
بوریز		صدر کمیونسٹ پارٹی

منڈس فرانس		وزیراعظم
جاک چڑن		کئی مرتبہ وزیر ہوئے
ہنری الور		کئی مرتبہ وزیر ہوئے
گاسٹن بالوسکی		محکمہ ایٹمی طاقت کے ذمّہ دار
دی مارگولین		یورپین کوآپریٹیو معاشی فاؤنڈیشن کے جنرل سیکرٹری
اے مانٹو		جنرل ڈی گول کے سیکرٹری
جے گرنفال		سفیر اور حاکم مراکش
سوسٹیل		سفیر اور حاکم الجزائر
اڈجرفور		وزیراعظم
جارج بوری		صدرِ مملکت کے دائمی مشیر اور ایڈیٹر اَخبار Law-Lumiere
اندریہ یٹلم		تأسیسی کونسل کے نائب صدر
ریمون آرون		سوربون یونیورسٹی کے پروفیسر
لوئی جوکسی		ماسکو میں فرانس کے سفیر
دانیال لیوی		ہندوستان، جاپان اور چیکوسلوواکیہ میں سفیر فرانس
لیون میس		فرانس کے چیف جسٹس
جولین کین		صدر نیشنل لائبریری
رابرٹ ہرشی		ڈائریکٹر مخابرات (محکمہ جاسوسی)
و بوم جارٹز		فرانسیسی بنک کے آڈیٹر جنرل
ہنڈرریز		امریکہ میں فرانسیسی صحافت کے نمائندہ
لیوکوورسکی		ڈائریکٹر اٹامک لیبارٹری

جنرل کوینگ		جرمنی کے مقبوضہ علاقہ میں فرانسیسی فوج کے کمانڈر اور وزیر دفاع
جنرل زنوئی بیسکوف		جاپان میں فرانسیسی اَفواج کے کمانڈر اِن چیف
اڈمیرل لوئی کان		صدر .N.A.T.O اور ایک مرتبہ فرانس کی مسلح اَفواج کے جنرل سیکرٹری رہے۔
جنرل بیلو		وزیر دفاع
جنرل بیر برساک		یورپ کی متحدہ اَفواج کی ہائی کمان کے کمانڈر اِن چیف
رابرٹ والکو		نورمبرگ مقدمہ میں فرانس نمائندہ
ہ۔الفانڈ		ماسکو میں بعض علاقوں کے بارے میں گفت وشنید کے لیے
ر۔کاچ		فرانس کے نمائندہ

یہ نام اِختصار کے ساتھ دیئے گئے ہیں اگر اِن لوگوں کے ناموں کا اِستقصاء کیا جائے جو فرانس کے مختلف شعبہ ہائے جات میں اہم ترین اور حساس مقامات اور مناصب تک پہنچنے میں کامیاب ہوئے تو صرف فہرست کے لیے کئی جلدیں دَرکار ہوں گی۔

جہاں تک فرانس کے ذرائع ابلاغ کا تعلق ہے تو برطانیہ کی طرح یہودی فرانس کے ذرائع ابلاغ پر بھی پوری طرح قابض ہو گئے۔ اِنہوں نے نہ صرف یہ کہ فرانسیسی پرچوں اور رسالوں کو خرید لیا بلکہ اپنے میگزین اور اَخبارات جاری کیے، خالصتاً یہودی جرائد کی تعداد ۳۶ تھی بعض پرچے ''یدیش'' (یورپ کے یہودیوں کی زبان) میں اور متعدد پرچے فرانسیسی زبان میں جاری کیے، ذرائع ابلاغ کے استعمال کے نتیجہ میں اُنہوں نے فرانسیسیوں کے ذہن ودماغ کو اِس درجہ متاثر کردیا کہ اَب وہ ''کوہین'' اور ''حائیم'' کے عینک سے ہی حقائق کو دیکھنے کے عادی ہو گئے ہیں۔ کمال یہ ہے کہ یہودیوں نے فرانسیسی ہیرو ''بیٹن'' کو خائن اور مجرم قرار دیا اور ''بلوم''، ''مندلیس''، ''سوسٹیل'' وغیرہ مجرمین اور خائنین کو وزارتِ عظمٰی کی کرسی تک پہنچا دیا۔

3 - رُوس :

زارِرُوس کی حکومت سے یہودیوں نے زبردست انتقام لیا جس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ وہ عیسائیت

کے استحکام وفروغ کے لیے مستحکم ستون کی حیثیت رکھتی تھی اور اُس نے یہودیت اور صہیونیت پر روگ لگا رکھی تھی اور جب بھی یہودیوں کی ریشہ دوانیوں سے کسی رُوسی شہر کی معاشیات متاثر ہوئی تو زارِ رُوس کی حکومت نے یہودیوں کے خلاف سخت ترین کارروائیوں سے گریز نہ کیا۔ یہودیوں کی مخفی حکومت نے رُوس سے عیسائیت کی جڑیں اُکھاڑنے اور رُوسی قوم سے انتقام لینے کا فیصلہ کیا، اِس پس منظر میں ۱۹۱۷ء کے بالشویک انقلاب کو دیکھنا چاہیے اِس انقلاب کی زبانی، عملی، مالی اور منصوبہ بندی کی کوششوں کے پیچھے مندرجہ ذیل شخصیات نمایاں تھیں :

1	ٹروٹسکی	TROTSKY
2	سوردلو	SVERDLOY
3	کامنیف	KAMENEV
4	سوکول نکو	SOKOLNIKOFF
5	ارٹسکی	URITSKY
6	لتونوف	LIVITANUFF
7	زینونوف	ZINOVINV
8	راڈرک	RADERK
9	کاجانووچ	KAGANOVITCH
10	اسٹالین	STALIN

یہ سب سخت متشدد یہودی تھے، اسٹالین کی بیوی یہودی تھی۔

بالشویک اِنقلاب کی مالی اِمداد میں پیش پیش مندرجہ ذیل یہودی تھے : (1) ماکس وار برگ (2) اُس کا بھائی پال یہ دونوں نیویارک کی Kuhnloeb & Co یہودی کمپنی سے متعلق تھے (3) کراسن (4) فرس ٹنبرگ

اِنقلاب کے اِبتدائی ایام ہی میں یہودی اِقتدار پر قابض ہو چکے تھے۔اُنہوں نے اِنقلاب کے

دَوران اور اِس کے بعد کروڑوں اِنسانوں کو قتل کر کے رُوسی قوم سے تاریخ کا بدترین انتقام لیا، اِنقلاب کے بعد سیاسی انتظامات میں جو چہرے سامنے آئے اُن میں یہودیوں کی نمائندگی حسبِ ذیل تھی :

1	لینن	مبہم
2	اسٹالین	اِس کی بیوی یہودی تھی
3	ٹروٹسکی	یہودی
4	کامینیف	یہودی
5	سوکول نکو	یہودی
6	زینوف	یہودی
7	پیتوف	رُوسی

اِنقلاب کے ذمّہ داروں اور جنگی اِنتظامات کے جرنیلوں میں یہودیوں کا تناسب مندرجہ ذیل تھا :

1	ٹروٹسکی	TROTSKY	یہودی
2	جوف	JOFFE	یہودی
3	بوکیج	BOKIJ	قفقازی
4	پوڈووسکی	PODWOISKI	رُوسی
5	مولوٹوف	MOLOTOV	اِس کی بیوی یہودی تھی
6	نیوسکی	NEWSKI	رُوسی
7	انشلخت	UNHSCHLICHT	یہودی
8	یورٹسکی	URITSKY	یہودی
9	سویرڈلوف	SWERDLOV	یہودی
10	انتونوف	ANTONOV	رُوسی
11	میکونوسنین	MECHONDSCNIN	رُوسی

12	گوسیف	GUSSEV	یہودی
13	ارمجیف	ERMENJEV	رُوسی
14	جرجنسکی	DJERJINSKI	پولینڈ کا
15	دبنکو	DYBENKO	یوکرائن کا
16	راسکول نکول	RASKOLNIKOV	رُوسی

بالشویک اِنقلاب کے ایک سال بعد رُوسی حکومت کے محکموں میں کس قدر یہودی اثر ونفوذ قائم ہو چکا تھا اِس کا اَندازہ مندرجہ ذیل اَعداد وشمار سے لگائیے :

نام اِدارہ	مجموعی ملازمین	یہودیوں کی تعداد
اِنقلاب کے بعد حکومت کے وزراء	22	17
جنگی منتظم	43	34
کمیٹی اُمور داخلہ	64	45
کمیٹی اُمور خارجہ	17	13
مالی اُمور	30	26
عدالتی اُمور	19	18
محکمۂ صحت	5	4
اُمورِ تعلیم	53	44
محکمۂ تعمیرات	2	2
رُوسی ریڈ کراس	8	8
صوبائی ڈائریکٹریٹ	23	21
صحافت	42	41

ملازمین کی جائزہ کمیٹی	7	5
زارِرُوس اوراُسکے خاندان کےقتل عام کی تحقیقات کمیٹی	10	7
اعلیٰ معاشی کمیٹی	56	45
ماسکو میں ملازمین اور فوج کا دفتر	23	19
چوتھی سوویت کانفرنس کی مرکزی کمیٹی	34	33
پانچویں سوویت کانفرنس کی مرکزی کمیٹی	62	34
کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی	13	9
ٹوٹل	532	425

ظاہر ہے کہ اِن تمام محکموں میں یہودیوں کا اَوسط تناسب 80% تھا۔ اَسٹالین کے زمانے میں سوویت یونین میں یہودیوں کا اَثر ونفوذ زبردست رہا وہی سیاست کی ہائی کمان کے ذمہ دار تھے۔ خروشچوف کی حکومت کے دَور سے یہودیوں کی گرفت کمزور پڑنا شروع ہوئی، یہودیوں کی مخفی حکومت نے جب یہ اَندازہ کرلیا کہ خروشچوف صہیونی گرفت سے باہر ہے اور وہ یہودیوں کے فلسطین منتقل ہونے کی اجازت دینے کو تیار نہیں ہے تو عالمی یہودی حکومت نے سوویت یونین کے خلاف زبردست مہم شروع کی اور اُس پر یہ الزام لگایا کہ یہ ''سامی دُشمن'' حکومت ہے۔ آج یہ پروپیگنڈہ زور وشور سے چل رہا ہے کہ سوویت یونین میں یہودیوں پر ظلم ہورہا ہے۔ (خیال رہے کہ یہ بات ۱۹۶۴ء کی ہے) میں نے ماسکو ریڈیو کی نشریات میں یہودی پروپیگنڈہ کی تردید کے سلسلہ میں یہ بیان پڑھا تھا :

''سوویت یونین کی آبادی ۲۲۵ ملین ہے، اِن میں دوملین (۲۰/لاکھ) یہودی سوویت یونین میں شہریت کے تمام حقوق سے مستفید ہورہے ہیں جس کی دلیل یہ ہے :

77,000 یہودی طلباء یونیورسٹیوں میں پڑھ رہے ہیں۔

427000 معاشی ماہرین یہودی ہیں۔

36,000 سائنسداں یہودی ہیں۔

تردیدی بیان میں یہ بھی کہا گیا تھا کہ یہودی 105% فیصد ہیں اِن کی نمائندگی کی فیصد مندرجہ ذیل ہے

14.7% ڈاکٹر	1.4% وکلاء	14% رائٹرز
63% فنکار	23% موسیقار اور میوزک کے موضوع کے قلمکار	

اور یہ کہ 7647 یہودی حکومت کے اہم مناصب اور عہدوں پر فائز ہیں، یہ عہدے سوویت اعلیٰ کونسل کی ممبرشپ سے لے کر میونسپلٹی کی ذمہ داریوں پر محیط ہیں۔ ایک تعداد فوجی جرنیلوں کی یہودی ہے اِن کے متعدد روزنامے ہیں اور سوویت یونین کے اکثر پرچوں اور روزناموں میں وہ کسی نہ کسی حیثیت سے شریک ہیں۔ (جاری ہے)

قسط : ۱۵

یہودی خباثتیں

﴿ تحریر : فلسطینی مفکر عبداللہ التل ، ترجمہ و تلخیص : مولانا سیّد سلمان صاحب ندوی ﴾

4 - جرمنی میں :

جرمنی میں یہودی اَثر و نفوذ اور اِقتدار کی کہانی کچھ مختلف ہے، جرمنی میں یہودیوں کے نفوذ نے اُس کو زبردست نقصانات اور دو عالمی جنگوں میں تباہ کن شکست سے دوچار کرایا، جنگوں میں ابتداء جرمنی کا پلہ بھاری تھا لیکن اندر اور باہر کے یہودیوں نے اِس کو شکست کے غار میں دھکیل دیا۔

پہلی جنگِ عظیم کے دوران اور اُس سے پہلے اور اُس کے بعد بھی یہودی جرمنی حکومت کے مرکزی عہدوں پر مسلط تھے، ذیل کی فہرست سے اِس کا اَندازہ لگایئے :

1	ہاس	HAASE	یہ اور مندرجہ ذیل افراد جرمنی وزارتوں میں دخیل تھے
2	لینڈز برگ	LANDSBERG	یہ اور مندرجہ ذیل افراد جرمنی وزارتوں میں دخیل تھے
3	کوٹسکی	KAUTSKI	یہ اور مندرجہ ذیل افراد جرمنی وزارتوں میں دخیل تھے
4	الزخ	ALZECH	یہ اور مندرجہ ذیل افراد جرمنی وزارتوں میں دخیل تھے
5	کون	KOHN	یہ اور مندرجہ ذیل افراد جرمنی وزارتوں میں دخیل تھے
6	پرٹس فلڈ	PERTZFELD	یہ اور مندرجہ ذیل افراد جرمنی وزارتوں میں دخیل تھے

1	شیور	SCHIFFER	مالیات پر حاوی تھے
2	برنس ٹائن	BERNSTIEN	مالیات پر حاوی تھے

1	پروس	PREUSS	اُمورِ داخلہ میں دخیل تھے
2	فروند	FREUND	اُمورِ داخلہ میں دخیل تھے

پیروسیا میں ''روزنفلڈ'' ROSENFELD کی قیادت میں سو فیصد وزارتِ عدل یہودیوں کے ہاتھ میں تھی اور ''ہرش'' HIRSCH وزیر داخلہ تھا، اور ''سمن'' SIMN وزیر مالیات تھا، سکسونیا میں دو یہودی ''لیپنکی'' LIPINSKI اور ''شوارٹز'' SCHWARTZ حکومت کو کٹھ پتلی بنائے ہوئے تھے۔

وری ٹمبرگ میں دو یہودی ''ٹال ہائمر'' TALHEIMER اور ہائی مین HEIMAN حکومت پر قابض تھے، ''ھس'' علاقہ میں فولڈ FULD نامی یہودی اپنا تسلط قائم کیے ہوئے تھا۔

میونخ کے بالشویک اِنقلاب ۱۹۱۸ء کے علمبردار سب ہی یہودی تھے جن کے نام حسبِ ذیل ہیں :

1	LIEBKNECHT	8	REIS
2	WOLHEIM	9	BIREHBAUM
3	ROSEFELD	10	ROSENHEK
4	LOWEHBERY	11	KRANOLD
5	EISNER	12	ARNOLD
6	LUXENBOURGE	13	ROTSCHILD
7	KAISER		

برلین، فرانکفرٹ، میونخ اور آسن کے پولیس ڈائریکٹر یہودی تھے، مزدور کونسل اور فوج کونسل کے لیڈران یہودی تھے۔

یہی وجوہات تھیں کہ جرمن کو پہلی جنگِ عظیم میں شکست ہوئی کیونکہ جنگ یہودیوں کی سازش کے نتیجہ میں ہوئی تھی اور اُنہوں نے اِس کا پورا فائدہ اُٹھایا، جرمنی میں ہٹلر کی آمد ۱۹۳۳ء سے پہلے تک یہودیوں کا تسلط رہا، ہٹلر نے جرمنی کو یہودیوں کے تسلط سے آزاد کرنے کی کوشش شروع کی لیکن یہودیوں نے دُوسری جنگِ عظیم کا منصوبہ بنانا شروع کر دیا۔ یہودیوں نے برطانیہ فرانس اور امریکہ میں اپنی مخفی حکومت کے کارندوں کا بڑے

پیمانہ پر استعمال شروع کیا اور آخر وہ خوفناک تباہ کن قیامت خیز جنگِ عظیم ثانی بھڑک اُٹھی جس نے کروڑوں اِنسانوں کو لقمۂ اَجل بنالیا اور بے حد وحساب دولت واَملاک نیست ونابود ہوگئیں۔ یہودیوں نے دورانِ جنگ اور مابعد جنگ ایک سازش کے ساتھ شور مچانا شروع کیا کہ اِن کے ساٹھ لاکھ افراد نازی ظلم کے شکار ہوگئے، یہ ایک سفید جھوٹ تھا جس کے دھوکہ میں اَندھی حکومتیں اور فریب خوردہ قومیں آگئیں۔

۱۹۴۸ء میں یہودی روزنامہ نیویارک ٹائمز نے شائع کیا کہ پوری دُنیا میں یہودی ۱۵ ملین ۷۰۰ ہزار ایک کروڑ ستاون لاکھ ہیں، ۱۹۴۷ء کی سالانہ یہودی تقویم نے شائع کیا تھا کہ ۱۹۳۹ء میں دُنیا میں یہودیوں کی تعداد ۱۵ء۵ ملین تھی، اب اگر ہم یہودی پروپیگنڈہ مان لیں اور ۶ ملین الگ کردیں جن کو ہٹلر نے ماردیا تو یہودی صرف ۹.۵ ملین باقی رہ جاتے ہیں، یہودی اِس تعداد کو تسلیم نہیں کرتے، اِس سے اُن کا جھوٹ، فریب، مغالطہ انگیزی اور بے حیائی پوری طرح ظاہر ہے۔ (جاری ہے)

بقیہ : دینی مسائل

مسئلہ : اگر دو عورتوں کا دُودھ باہم مل گیا تو رضاعت دونوں عورتوں سے ثابت ہوگی خواہ دونوں دُودھ برابر کی مقدار کے ہوں یا کم وبیش ہوں۔

مسئلہ : مردہ عورت کا دُودھ نکال کر کسی بچے کو پلادیا تو اِس سے بھی رشتے حرام ہوگئے۔

مسئلہ : نوسال اور اُس سے زائد عمر کی کنواری لڑکی کے دُودھ اُتر آیا اور اُس کو کسی بچے نے پی لیا تو رضاعت ثابت ہوگئی۔

مسئلہ : آیسہ کے پستانوں میں سفید یا زرد رنگ کا پانی آئے اور اُسے بچہ پی لے تو رضاعت ثابت ہوتی ہے۔

قسط : ١٦

یہودی خباثتیں

﴿ تحریر : فلسطینی مفکر عبداللہ التل ، ترجمہ و تلخیص : مولانا سیّد سلمان صاحب ندوی ﴾

5 - امریکا میں :

براعظم امریکا کا اِنکشاف پندرہویں صدی میں ہوا، اور اُنیسویں صدی میں یہودی بہت بڑی تعداد میں وہاں پہنچے، اُنیسویں صدی کے نصف سے بیسویں صدی کے نصف تک تقریباً سو سال کے عرصہ میں اِتنی بڑی تعداد میں یہودی امریکا میں داخل ہوئے کہ اُن کی آبادی چھ ملین کے قریب ہوگئی جن میں سے نصف تعداد صرف نیویارک میں رہتی ہے۔

اُنیسویں صدی کے اَواخر سے بیسویں صدی کے اَواسط تک یہودی اپنی معاشی و مالیاتی پالیسیوں کے ذریعہ امریکا میں دولت و ثروت کے بادشاہ بن گئے ، اُنہوں نے سونے ، معدنیات اور پٹرول کے سرچشموں پر قبضہ کرلیا۔ تجارتی صنعتی اور زراعتی کمپنیاں اِن کی دست نگر ہوگئیں ، بنک اور اِسٹاک ایکسچینج اِن کے قبضہ میں آگئے ، اِنہوں نے سپلائی مارکٹس ، اناج کے گوداموں اور تمام غذائی اشیاء پر اپنا قبضہ جما دیا، سینما سٹی (ہولیوڈ) بھی اِن کی گرفت میں آگیا جس کو اُنہوں نے پروٹوکول کے مطابق خاص منصوبہ کے تحت استعمال کیا۔ صحافت ، اشاعتی اِداروں ، ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر بھی اِنہوں نے قبضہ کرلیا، اِس سب پر مستزاد اور عالمی خطرہ کی گھنٹی یہ تھی کہ اِنہوں نے جمہوریہ کے صدور، وہائٹ ہاؤس کے ارکان اور حکومتی اداروں پر بھی اپنی کمندیں ڈال دیں۔

امریکا میں یہودیوں کے اثر و نفوذ کا اندازہ دونوں عظیم جنگوں کے دوران ذیل کے نقشہ سے لگائیے:

۱۹۱۴ء - ۱۹۱۸ء		۱۹۳۹ء - ۱۹۴۵ء
ولسن کے دَور میں		روز ولٹ کے دَور میں

معاشی اُمور کے ایڈوائزر یہودی برنارڈ باروخ جس نے اعتراف کیا تھا کہ وہ سب سے زیادہ طاقت کا مالک ہے۔		**مشیر معاشیات** برنارڈ باروخ
مشیر مالیات یہودی ملیز ہنری مارگانٹو		**مشیر مالیات** ہنری مارگانٹو جو بعد میں وزیر مالیات ہو گیا تھا، دو ہزار ملین ڈالر کا وہ خود مالک تھا۔
مشیر سیاسیات یہودی کرنل مانڈل		**مشیر سیاسیات** صموئیل روزنمین
مشیر بین الاقوامی قانون یہودی وولٹر لیمان		**مشیر بین الاقوامی قانون** یہودی وولٹر لیمان
قانونی مشیر یہودی جسٹس لوئس برانڈس ممبر عدالت علیا		**قانونی مشیر** یہودی جسٹس لوئس برانڈس
صدر مشیرانِ سیاست یہودی ملیز فلیکس فرانکفورٹ		**صدر مشیرانِ سیاست** فلیکس فرانکفورٹ

روز ولٹ خود بھی یہودی تھا، اُس کے خاندان کا نام ROSENVELT تھا، اُس نے اپنی حکومت کے دوران ہر محکمہ میں یہودیوں کو بھر دیا اور اُنہیں معاشیات اور طبعی پیداوار کے ذخائر کا مالک بنا دیا، روز ولٹ کے دور میں ''ستارۂ داؤد'' کو محکمہ ڈاک کی علامت بنا دیا گیا، فوج کی چھٹی بٹالین کے خود پر اُس کا نشان لگایا گیا، امریکی بحری طاقت کی مہروں، ڈالر اور صدر جمہوریہ مڈل شیکا گو کی پولیس کے طغرے اور متعدد

علاقوں کے میئر کے سینہ پر علامت کے لئے ''مڈل'' ستارۂ داؤد'' کا انتخاب کیا گیا۔

امریکی مجاہد ''انڈ منڈسن'' نے اپنی کتاب (I Testify) میں اُس یہودی مونوگرام کی تصویر دی ہے جس کے چھ کناروں پر اُن بڑے یہودیوں کے نام ہیں جو ''روز ولٹ'' اور اُس کے بعد کے حکام کے دوروں میں اپنی حکومت چلاتے رہے، تصویر اِس طرح ہے۔

(جاری ہے)

بقیہ : اللہ ہی خالق ہے اور وہی راہ دِکھانے والا ہے

وہ کہتا ہے میں آٹھ سال نہیں لگاؤں گا اور تبلیغ والا سال نہیں لگاؤں گا چلّا نہیں لگاؤں گا پوری زندگی لگاؤں گا۔ کیسے لگاؤں گا؟ نہ روٹی کھاؤں گا نہ چائے پیوں گا نسوار بھی نہیں کھاؤں گا بیٹھا ہی رہوں گا ڈٹ کے بیٹھا ہوں اور آگے سے حملہ پیچھے سے حملہ دائیں سے حملہ بائیں سے حملہ کوئی کوئی تیرے تک پہنچے گا پھر دیکھ لینا۔ اور اللہ نے اِس کی تصدیق کی کہ قَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ. وَلَاتَجِدُ اَکْثَرَھُمْ شَاکِرِیْنَ. (جاری ہے)

قسط : ۱۷

یہودی خباثتیں

﴿ تحریر : فلسطینی مفکر عبداللہ التل ، ترجمہ و تلخیص : مولانا سیّد سلمان صاحب ندوی ﴾

2- ٹرومین کا دور :

روز ولٹ کی موت کے بعد اُس کا نائب ٹرومین امریکا کا صدر منتخب ہوا وہ اصلاً یہودی تھا اگرچہ دعوی اپنی عیسائیت کا کرتا تھا، ٹرومین یہودیوں سے اپنے تعلق و محبت کا اظہار کرتا تھا، اُس نے متعدد بار بصراحت یہ کہا کہ اُس کی سب سے زیادہ پسندیدہ کتاب ''تلمود'' ہے۔ ٹرومین نے اپنے اِرد گرد بڑے بڑے یہودیوں اور اُن کے ایجنٹوں کو اکٹھا کرلیا تھا، حکومتی ادارے بھی اِن سے بھر رکھے تھے بلکہ روز ولٹ سے زیادہ اِس کا برا حال تھا، ٹرومین کا حلقہ اِن لوگوں پر مشتمل تھا :

یہودی	سام برگر	مشیر خاص
یہودی	ڈیوڈ نابلز	مشیر خاص
آدھا یہودی	ڈین اتشی سن	مشیر اُمور خارجہ
یہودی	تھیوڈور سیلز	''ڈین اتشی سن'' کا برائے یورپ اسسٹنٹ
یہودی	برنارد باروخ	صدر ایٹمی کمیٹی
یہودی	بٹنوایزر	جرمنی میں اسسٹنٹ گورنر
یہودی	پول وار برگر	لندن میں اسسٹنٹ سفیر
یہودی	کرونگ	گورنر ''الاسکا''
یہودی	فلیخ مین	ڈائریکٹر جنگی ساز و سامان
یہودی	وائن برگ	اسسٹنٹ ڈائریکٹر دفاعی انتظامات
یہودی	ماکس لیو	سیکرٹری وزارت دفاع
یہودی	انّا روزنبرگ	سیکرٹری وزارت دفاع

یہودی	فینلٹر	سیکرٹری فضائی افواج
یہودی	جنرل مارک کلارک	کمانڈر امریکن افواج
یہودی	جنرل جینز برگ	ڈائریکٹر مخابرات عامہ (محکمہ جاسوسی)
یہودی	جنرل لیمان	خارجی جنگی امداد کے ڈائریکٹر
یہودی	جنرل کیرٹس لیمی	فضائی کمانڈر کی اسٹرٹیجی کے ذمہ دار
آدھا یہودی	ڈائٹ ایزن ہاور	مشترک افواج کا کمانڈر اِن چیف
یہودی جنرل	فیلڈ مین	کمانڈر انچیف اور جنگی انتظامات کا ڈائریکٹر
یہودی جنرل	فلپ برلمین	وکیل (حکومت کے مقدمات کے لیے)
یہودی جنرل	فلپ کیسر	نائب سیکرٹری (لیبر منسٹری)
یہودی	رابر	مغربی جرمنی میں گورنر کے مشیر سیاسی
یہودی	ولف سن	مددگار وزیر داخلہ
یہودی	اسپینگرن	مددگار خاص ٹرومین
یہودی	مورس کاسٹرو	گورنر جزیرۂ فرجین
یہودی	ولیم بالی	صدر کمیٹی خام مواد
یہودی	ہارس	اسسٹنٹ اٹارنی جنرل
یہودی	لیون کیسر لنگ	صدر معاشی مشاورتی کونسل
یہودی	بنیامین کوہین	اقوام متحدہ میں سیکرٹری اُمور صحافت
یہودی	لیو باخوسکی	مددگار وزیر خارجہ (جس نے اقوام متحدہ کا میثاق تیار کیا)
یہودی	جولیوس کلین	مشیر یہودی کونسل برائے دفاعی اُمور

ٹرومین کے دور میں اگر اُن ملازمین کے اعداد و شمار پیش کیے جائیں جن کو اُس نے وزارتوں اور حکومتی

اداروں کی چابیاں سپرد کر رکھی تھیں تو اُس کے لیے ایک مضمون یا کتاب کی ایک فصل ناکافی ہے۔ہم ذیل میں ۱۹۵۰ء کے اعداد و شمار کی ایک فہرست دے رہے ہیں [۱] جس سے حکومت کے مختلف محکموں، اداروں اور دیگر کمپنیوں، بورڈز اور آزاد تنظیموں میں یہودیوں کے تناسب کا اَندازہ کیا جا سکتا ہے :

وکلاء	70%	یہودی	30%	امریکی اقوام
اطباء	69%	یہودی	31%	امریکی اقوام
تاجر	77%	یہودی	23%	امریکی اقوام
صنعت کار	43%	یہودی	57%	امریکی اقوام
حکومتی ملازمین	38%	یہودی	62%	امریکی اقوام
صنعتی مزدور	2%	یہودی	98%	امریکی اقوام
کاشتکار	0.1%	یہودی	99.9%	امریکی اقوام
عام مزدور اور بیکار	0.0%	یہودی	100%	امریکی اقوام

یہ اعداد و شمار اُس وقت کے ہیں جبکہ یہودیوں کا امریکا میں تناسب ۴% تھا، جہاں تک پٹرول اور اُس کی کمپنیوں کا تعلق ہے جو امریکا کے دولتمندوں کا سب سے بڑا سرمایہ ہے، جو عرب و اِسلامی ممالک کے پٹرول پر قابض ہوتا چلا جا رہا ہے اور جس کی چار بڑی کمپنیاں عالمی طور پر فعال ہیں، اُن میں یہودیوں کے تناسب اور اُن کے منافع کا اَندازہ ذیل کے نقشہ سے لگائیے :

کمپنی	یہودیوں کا تناسب	یہودیوں کے منافع کا تناسب
سٹینڈرڈ آئل نیو جرسی	30%	55%
سٹینڈرڈ آئل کالی فورنیا	37%	60%
سٹینڈرڈ ٹکساس	40%	63%
سوکونی موبیل آئل	55%	70%

[۱] دیکھیے : ''امریکا مستعمرۃ صہیونیۃ'' (امریکا صہیونی کالونی ہے) اَز صلاح دسوقی، قاہرہ ۱۹۵۷ء

ٹرومین کے بعد آیزن ہاور کا دور آیا وہ بھی یہودی خاندان کا فرد تھا، صدارت کی کرسی تک پہنچنے سے پہلے اُس کے جذبات خالص یہودی، صہیونی، ماسونی تھے، وہ یہودی دہشت گرد تنظیم ''بنائی برت'' کا فعال ممبر تھا اور ''یہوہ کے گواہ'' نامی یہودی تنظیم کا دوست تھا، آیزن ہاور کا مشیر کار، جب وہ یورپ میں متحدہ افواج کا کمانڈر تھا۔ ''سڈنی ہیل مین'' یہودی تھا ایزن ہاور، ٹرومین کی طرح اپنے پورے دورِ حکومت میں یہودیوں کا خادم اور اُن کے مقاصد کی تکمیل کے لیے کوشاں رہا، اُسے بھی ٹرومین کی طرح یہودیوں کے ہاں ۳۳ کا گریڈ حاصل تھا۔

3 - جہاں تک امریکن سیاسی پارٹیوں پر یہودی اَثرات کا تعلق ہے، تو اُس کی کہانی بڑی طویل ہے، دونوں امریکن پارٹیاں، ڈیموکریٹک اور ری پبلیکن ہمیشہ یہودی ڈالر کے زیرِ اَثر رہیں، یہودی دونوں پارٹیوں میں شامل رہے اور ڈالر کا کھیل کھیلتے رہے، لہٰذا دونوں میں سے جو بھی جیتے جیت اِنہی کی ہوتی ہے۔

سب سے زیادہ خطرناک بات یہ ہوئی کہ ہروز وِلٹ، ٹرومین، آیزن ہاور، کنیڈی اور جانسن اِن سب کے دورِ حکومت میں یہودیوں کو اِس کا موقع دیا گیا کہ وہ امریکہ کی ایٹمی طاقت کے نگرانِ کار رہیں، ٹرومین کے دور میں ایٹمی سرگرمیوں کی نگرانی کرنے والی ہائی کمیٹی مندرجہ ذیل یہودی افراد پر مشتمل تھی :

1	ڈیوڈ لیلنتھال	یہودی	DAVID LALLENTHAL
2	لیوس اسٹراس	یہودی	LWEIS STRAUSS
3	رابرٹ بیچر	یہودی	ROBERT BACHER
4	ولیام وماک	یہودی	WILLIAM WAYMACH
5	سمز پائک	یہودی	SUMNER PIKE

اِس کمیٹی پر مستزاد باروخ، فرانکفورٹ، مارگونٹو کے اَثر ونفوذ اور یہودی مالیاتی مرکز WALL STREET کے اثرات پر بھی اگر نگاہ رکھیں، جس کے دباؤ میں ہمیشہ وہائٹ ہاؤس رہا، تو آپ اُس تباہی اور دلدل کا اَندازہ لگا سکتے ہیں جس کے ذریعہ امریکا پورے اَندھے پن کے ساتھ صہیونیت اور عالمی یہودیت کے چکر میں پھنستا جا رہا ہے۔ (جاری ہے)

✿ ✿ ✿

عالمی خبریں

امریکہ نے گوانتانامو جیل کے بدنام اِنچارج جنرل ہڈ کو پاکستان میں تعینات کر دیا

اسلام آباد (نیوز ڈیسک) امریکی محکمہ دفاع کے ایک پریس ریلیز کے مطابق میجر جنرل جے ڈبلیو ہڈ کو پاکستان میں دفاعی نمائندگی آفس کا چیف مقرر کیا گیا ہے۔ جنرل ہڈ گوانتانامو بے جیل کے سابق کمانڈنگ جنرل ہیں اور امریکی نیشنل پبلک ریڈیو کے مطابق جنرل ہڈ کو گوانتانامو بے جیل میں تعیناتی کے دوران کئی ایسے سکینڈل اور تنازعات سامنے آئے جن کا تعلق قید اور تفتیش سے متعلق پالیسیوں سے تھا۔ قیدیوں سے بہیمانہ سلوک کے علاوہ قرآن پاک کی بے حرمتی کے واقعات بھی جنرل ہڈ کی تعیناتی کے دوران ہی منظرِ عام پر آئے۔ اِس حوالہ سے خود امریکی محکمہ نے 5 واقعات کی تصدیق کرتے ہوئے اُن کی تفصیلات بھی جاری کیں۔ واشنگٹن پوسٹ میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ کے مطابق محکمہ دفاع نے اعتراف کیا ہے کہ فوجیوں اور تفتیش کاروں نے قرآن پاک کو ٹھوکریں ماریں اُس پر پاؤں رکھ کے کھڑے ہوگئے اور اُس پر پیشاب کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا، بعدازاں اِن واقعات کی انکوائری کرنے کے بعد جنرل ہڈ نے قرار دیا کہ یہ تمام واقعات غیر اِرادی طور پر سرزد ہوئے۔ اِس طرح اِنکوائری کے ذریعے اِن انتہائی توہین آمیز واقعات جو جان بوجھ کر کیے گئے تھے، پردہ ڈالنے کی کوشش کی گئی۔ اب ایک ایسے متنازعہ شخص کو پاکستان میں تعینات کیا گیا تو سوال اُٹھتا ہے کہ ایسے نامعقول اقدام کے ذریعے پینٹا گون پاکستانیوں کو کیا پیغام دینا چاہتا ہے۔

میزبان حکومتوں کا ہمیشہ یہ استحقاق رہا ہے کہ وہ کسی متنازعہ سفارتی تقرری کو مسترد کرسکتی ہیں بہت سے ممالک اپنے اِس استحقاق کو اِستعمال کرتے ہوئے حکومتِ پاکستان کی جانب سے سفارتی نامزدگیوں کو مسترد کر چکی ہیں۔ سوال یہ ہے کہ حکومتِ پاکستان نے اپنے عوام کے احساس کا خیال رکھے بغیر امریکی محکمہ دفاع کے تقرر کردہ ایک متنازعہ شخص کو سوچے سمجھے بغیر خاموشی سے کیوں قبول کرلیا۔ اِدھر امریکی سفارت خانے کے ترجمان کا کہنا ہے کہ میجر جنرل ہڈ کو پاکستان میں امریکی فوج نے تعینات کیا ہے اور اِس تقرری کی محکمہ دفاع کے اعلیٰ ترین حکام نے منظوری دی ہے اور میجر جنرل کی سطح کی اِس تقرری سے پاکستانی فوج کے ساتھ تعاون کے امریکی مقاصد کے تسلسل کی عکاسی ہوتی ہے۔ (روزنامہ نوائے وقت ۲۱؍ مارچ ۲۰۰۸ء)

قسط : ۱۸، آخری

یہودی خباثتیں

﴿ تحریر : فلسطینی مفکر عبداللہ التل ، ترجمہ و تلخیص : مولانا سیّد سلمان صاحب ندوی ﴾

4 - یہ یاد رکھنے کی بات ہے کہ تقریباً دو صدیوں سے امریکا کے ذرائع ابلاغ پر یہودیوں نے ایسا قبضہ کر رکھا ہے کہ کیا مجال ہے کہ امریکا کا کوئی مخلص، وفادار، امریکن قوم کا کوئی فرد یہودیوں کے خلاف زبان کھول سکے، کتنے آزاد فکر، صاف اور کھری بات کرنے والے جنہوں نے یہودی اَثر و نفوذ پر تنقید کی، یہودیوں کے بدترین مظالم کا نشانہ بن چکے ہیں، جب بھی کبھی اِن کے خلاف آواز اُٹھتی ہے تو وہ اپنے ذرائع ابلاغ کا استعمال کر کے اور مخالفین پر اِلزامات کی بوچھاڑ کر کے اُسے ''سامی دشمن، نازی دوست'' قرار دے کر مجرموں کے کٹہرے میں کھڑا کر دیتے ہیں۔ اگر وہ کوئی بڑی شخصیت ہوتا ہے تو یہودی زعماء اور اُن کے ایجنٹ اِسے باعزت وسائل زندگی سے محروم کر کے دم لیتے ہیں اور ایسے تاجروں کو کنگال کر کے چھوڑتے ہیں، وزیر دفاع فارستال کا کیا حشر ہوا؟ جس نے ٹرومین کے عہد حکومت میں یہ چاہا تھا کہ امریکا کی خارجہ سیاست غیر جانبدار ہو، اور اُس نے دونوں پارٹیوں سے مطالبہ کیا تھا کہ یہودیوں کے دباؤ کو ختم کریں، اس کا انجام کیا ہوا؟ ٹرومین نے اِس کو برخاست کر دیا اور اُسے بے یار و مددگار، یہودیوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا جنہوں نے چند دنوں میں اُس کا کام تمام کر دیا اور اُسے اُس کے کئی منزلہ مکان کی اُوپر کی کھڑکی سے نیچے سڑک پر پھینک دیا، آخر وہ یہودی جرائم کا نشانہ بن کر رُخصت ہوا۔

یہودیوں نے امریکا کی صحافت پر اس درجہ مکمل قبضہ کر رکھا ہے، امریکا کے ۲۲۰ روزناموں، میگزین اور نیوز ایجنسیاں سو فیصد اِن کے ہاتھ میں ہیں، امریکی قوم کی آنکھوں پر پٹیاں باندھ دی گئی ہیں، اب وہ صرف وہی دیکھتی ہے جس کو یہودی صحافت دکھاتی ہے۔ حالت یہ ہے کہ صدارت اور پارلیمنٹ کی ممبر شپ کے لیے جو اُمیدوار کھڑا ہوتا ہے، وہ یہودی افیم سے بے ہوش یا مدہوش ہو جاتا ہے، ایک مخفی طاقت کے ہاتھ کٹھ پتلی بنا رہتا ہے، امریکہ میں الیکشن صدارتی ہوں یا کانگریس کے ممبران کے یا میونسپلٹی کے یا مختلف یونین اور کمپنیوں

کے، ہر جگہ اُمیدوار یہودیوں سے بھیک مانگتے نظر آتے ہیں، امریکن قوم پوری کی پوری یہودیوں کے ہاتھوں گروی یا یرغمال ہے، غلامی کی اِس دور میں شاید سب سے بدترین شکل یہی ہے۔

بنیامین فرانکلین :

امریکا کے وزیر دفاع فارستال کے المیہ سے ۱۶۰ سال پہلے ایک معروف امریکن نیشنلسٹ بنیامین فرانکلین نے امریکن قوم کو یہودیوں کے خطرہ سے متنبہ کرنا شروع کیا تھا، اُس نے ۱۷۸۹ء میں دستور کے اعلان کے موقع پر منعقدہ کانفرنس میں کہا تھا :

''ایک بڑا خطرہ امریکا کے سروں پر منڈلا رہا ہے، وہ یہودی خطرہ ہے۔ حضرات! ہم دیکھتے ہیں کہ جہاں بھی یہودی ہیں وہ امریکن قوم کے عزم واِرادہ کو کمزور کرتے ہیں، شریفانہ تجارتی کردار کی بنیادیں ہلا دیتے ہیں، وہ قوم کے ساتھ مدغم نہیں ہوتے، انہوں نے حکومت کے اندر ایک حکومت بنا رکھی ہے، ان کا حال یہ ہے کہ اگر کسی طرف سے مخالفت ہوتی ہے تو وہ مالی دباؤ ڈالتے ہیں اور پوری قوم کو نقصان پہنچاتے ہیں، جیسا کہ پرتگال اور اسپین میں ہوا، وہ سترہ سو سال سے اپنے غموں کا رونا رو رہے ہیں، صرف اس دعوی کی بنیاد پر کہ اُن کو اُن کے اصل وطن سے نکال دیا گیا، لیکن آپ یقین رکھیں کہ اگر اِنہیں متمدن دُنیا فلسطین دِلوا بھی دے تو وہ بہت سے عذر وطن واپس نہ جانے کے تراش لیں گے، کیوں؟ وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے آپ میں نہیں رہ سکتے، یہ اپنے درمیان آپس میں زندگی نہیں گزار سکتے، یہ لوگ لازماً عیسائیوں اور دیگر قوموں کے درمیان ہی رہیں گے جن کا اِن سے تعلق نہیں۔

اگر دستور کے بموجب اِنہیں امریکا آنے سے روکا نہ گیا، تو سو سال سے کم مدت میں وہ سیلِ رواں کی طرح اِس ملک میں داخل ہوتے جائیں گے، ہم پر حکومت کریں گے، ہمیں تباہ کریں گے اور اِس حکومت کا حلیہ بدل دیں گے جس کے قیام کی خاطر ہم نے اپنی جان، اپنا مال، اپنی شخصی آزادی کو داؤ پر لگایا اور اپنا خون بہایا۔

اگر یہودیوں کو نہ روکا گیا تو دو سو سال نہیں گزریں گے کہ ہماری اولاد کمپنیوں میں مزدور

ہوں گی جس کا کام یہودی مالکوں کی غذا کا انتظام ہوگا جو اپنے گھروں میں مالکانہ حقوق کے ساتھ آرام سے بیٹھے دادِعیش دے رہے ہوں گے۔

حضرات ! میں آپ کو متنبہ کرتا ہوں، اگر آپ نے یہودیوں کی آمد پر پابندی نہ لگائی تو آپ کی آئندہ نسلیں آپ پر لعنت بھیجیں گی، اِن یہودیوں کے دماغ، اِن کی سوچ ہم سے بالکل الگ ہے، اِن کی دس نسلیں بھی ہمارے بیچ رہیں تو یہ بدل نہیں سکتے، چیتا اپنی شکل نہیں بدل سکتا۔

یہودی اِس ملک کے لیے خطرہ ہیں، اگر اِنہیں اِس ملک میں آنے اور رہنے کی اجازت دی گئی تو یہ ہمارے دستور اور ہماری ترقیات کو تباہ کردیں گے، دستوری طور پر ہمیں اِن پر پابندی لگادینی چاہیے''۔ [1]

غور فرمائیے کہ یہ پیش گوئی کتنی سچی تھی، اگرچہ اِس کی مدت کا اَندازہ صحیح نہیں لگایا جاسکا کہ امریکا ایک یہودی کھیت بن جائے گا جس میں کاشتکار اور مزدور امریکی ہوں گے اور مالک یہودی۔

بنیامین فرانکلین نے دوسوسال کا اَندازہ لگایا تھا جو مدت ۱۹۸۹ء میں پوری ہوئی تھی لیکن یہودیوں نے اِس سے پچاس سال پہلے ہی امریکا کو ایک یہودی اسٹیٹ بنالیا، اب امریکی سیاست، ہتھیار، علم وفن، دولت وثروت، وسائل آمدنی اور ذرائع ابلاغ عالمی یہودیت اور اُس کے تنفیذی اعضاء ماسونت اور صہیونیت کے مکمل تابع زیردست اور غلام ہیں۔!!!

---

[1] دیکھیے The Nameless War از Captan Ramsay لندن ۱۹۵۲ء